٣٩٧١
~~٥٢٧٣~~

تحقیق الرجعت

۴۸۷/۱۲۱ الوقف منجانب احقر سید زوار حسین ولد السید بشیر حسین رئیس بہادر ضلع بجنور
۳۹۷۲ع

[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران
رسالۂ نافعہ متضمن برحالات رجعت حضرت حجۃ
المسمی بہ

تحقیق رجعت

موٴلفۂ عالیجناب معلی القاب عمدۃ الافاضل جناب مولانا نواب سید
الطاف حسین صاحب عرف نواب منے صاحب رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد
باہتمام احقر الانام مرزا صفدر حسین مالک مطبع بماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

در مطبع ناظر المومنین لکھنؤ طبع شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِيَآءِ وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ مُحَمَّدٍ وَّعِتۡرَتِهِ الطَّاهِرِيۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِيۡنَ

اما بعد اس طرح کہتا ہی فقیر خاکسار محمد باقر بن محمد تقی حشرہما اللہ تعالی مع الأئمة الابرار جو کہ کافۂ ارباب فطنت و ذکا و عامۂ اصحاب بصیرت و اہتدا پر ظاہر و ہویدا ہے کہ ادائے شکر نعمت سلسلۂ عالیۂ صفویہ انار اللہ برہانہم و شید اللہ ارکانہم کہ اساطین دین مبین اون کے اجداد طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے برکات تائیدات سے مضبوط ہین اور قوانین شریعت منورہ اور افنان دوحۂ ملت مطہرۂ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اون کی سعی جمیل سے مایہ دار ہین کافۂ مومنان اور عامۂ فرقۂ ناجیۂ شیعیان پر لازم و متحتم ہی کہ اس دولت ابد پیوند کے ہمیشہ باقی رہنے کی دعا درگاہ الٰہی مین کرین اور چونکہ اس سلطنت روزافزون کی آفتاب کے پرتو سے اس ذرۂ بیمقدار نے توفیق پائی کہ اخبار حضرات ائمہ

(بمعنے شاخین — یعنی درخت بزرگ — لازم اور واجب)

اظہار صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو ضمن مین چھبیس مجلد کتاب بحار الانوار
کے جمع کیا اور عموم طلبۂ علم دینیہ کو کتاب مزبور سے انتفاع عظیم حاصل ہوا
اثنائے جمع احادیث مین دو حدیثین نظر قاصر سے گذرین کہ ائمہ اہلبیت
علیہم السلام نے اس دولت علیہ کے ظہور سے خبر دی ہی اور اس سلطنت
بہیہ کی اتصال کو دولت قائم آل محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے
شیعون کو بشارت فرمائی ہی خاطر فاتر مین آیا کہ ترجمہ ان دونو حدیث
شریف کا بارہ اور حدیثون کے ساتھہ کہ مشتمل ہین احوال شریف حضرت خاتم
اوصیاء ونقادۂ ازکیا شفیع روز جزا مخزن اسرار سید انبیا اعنی صاحب الزمان
خلیفۃ الرحمان علیہ وعلی آبائہ الصلوۃ والسلام کی موقف عرض مین نواب
کامیاب فلک قباب خورشید حجاب اعنی شہریار عادل کامل بالا ذل گردون
بارگاہ ملائک سپاہ گلدستۂ گلستان مصطفوی نوبادۂ بوستان مرتضوی ثمرۂ
شجرۂ نبوت ورسالت غصن دوحۂ امامت وولایت خلاصۂ احفاد سید المرسلین
نقاوہ اولاد ائمۂ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین باسط مہاد امن وامان
رافع لوائے عدل واحسان بانی مبانی مروت وانصاف ماحی مراسم جور
واعتساف قاسم ظہور قیاصرۂ دوران کاسر اعناق اکاسرۂ زمان سلطان
(اکاسرہ جمع کسری سلاطین متکبر ۱۲ ع)
سلاطان نشان خاقان گیتی ستان السلطان ابن السلطان السلطان
المظفر السلطان شاہ سلیمان الصفوی الموسوی بہادر خان خلد اللہ تعالی

ملکہ واجرے فی بحار الظفر والنصرۃ فلکہ کے پونہچائے اور ان چودہ[۱۴] درشہوار کو کہ دریاے علوم اہلبیت رسالت صلواۃ اللہ علیہم اجمعین سے استخراج کیا ہی حمائل بردوش شاہد دولت بدتوامان کرے امید کہ طنابہاےاس سلطنت عظمےٰ کی اوتاد خیام سعادت فرجام خاتم الاوصیاء علیہم السلام کے ساتھ پیوند پائین اور صبح صادق اس دولت کبریٰ کی تا طلوع خورشید عالم افروز قائم آل محمد علیہم السلام آسیب ظلمت فتنہاے زمان سے تیرگی نہ پائے بمحمد وآلہ الطاہرین

مَنۡ قَالَ اٰمِیۡنَ اَبۡقَی اللّٰہُ مُحِبَّتَہٗ فَاِنَّ ہٰذَا دُعَآءٌ یَشۡمَلُ الۡبَشَرَ

جو شخص کہے آمین باقی رکھے اللہ محبت اسکی حضرت سے تحقیق کہ یہ دعا شامل ہی بشارت کو

حدیث اول۔ شیخ عالی مقدار محمد ابن ابراہیم النعمانی نے کہ اعاظم محدثین سے ہین کتاب غیبت مین بسند معتبر ابو خالد کابلی سے روایت کی ہی کہ حضرت امام ہمام محمد ابن علی باقر علوم الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین نے فرمایا کَاَنِّیۡ[۱] بِقَوۡمٍ قَدۡ خَرَجُوۡا بِالۡمَشۡرِقِ یَطۡلُبُوۡنَ الۡحَقَّ فَلَا یُعۡطَوۡنَہٗ ثُمَّ یَطۡلُبُوۡنَہٗ فَلَا یُعۡطَوۡنَہٗ فَاِذَا رَاَوۡا ذٰلِکَ وَضَعُوۡا سُیُوۡفَہُمۡ عَلٰی عَوَاتِقِہِمۡ فَیُعۡطَوۡنَ مَا سَاَلُوۡا فَلَا یَقۡبَلُوۡنَہٗ حَتّٰی یَقُوۡمُوۡا وَلَا یَدۡفَعُوۡنَہَا اِلَّا اِلٰی صَاحِبِکُمۡ قَتۡلَاہُمۡ شُہَدَآءُ

یعنی گویا مین دیکھتا ہون ایک گروہ کو کہ جانب مشرق سے ظاہر ہون اور طلب دین حق کی آدمیون سے کرین اور آدمیون کو اوس دین حق کی طرف

---

[۱] کَاَنِّیۡ یہان دیکھنے کے معنے کا کوئی جملہ بعد کانی کے سہواً شاید رہ گیا ہی مثل النظر یا ابصر وغیرہ کے کیونکہ بغیر اس کے مطلب عبارت مین توضیح ما یحتاج نہین ہی لہذا راقم نے خالی جگہ چھوڑ دی کہ عالم عربی اسکو درست کرے ۱۲

دعوت کریں پس وہ اون کی دعوت قبول نہ کرینگے پھر بار دیگر طلب کرین
اور وہ قبول نہ کرین پس جب ایسی کیفیت وہ دیکھین تو اپنی تلوارون کو کاندھون پر
رکھین اور جہاد کرین پس آدمی دین حق مین آئین پس وہ اوس سے راضی نہ ہون
یہان تک کہ اون پر پادشاہ والی ہون اور بادشاہی اون مین رہے اور کسی کو
وہ شاہی نہ دین مگر تمھارے صاحب کو یعنی حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ
علیہ کو اور جو کوئی اون کے ساتھ مین مارا جائے لڑائی مین وہ شہید ہے اور ثواب
شہدا رکھتا ہے مترجم کہتا ہے کہ صاحبان بصیرت پر ظاہر ہے کہ مشرق کی طرف سے
جس شخص نے کہ دین حق کی طلب کی اور آدمیون کی دین حق کی طرف دعوت
کی اور بادشاہی پائی بغیر سلسلہ عالیہ صفویہ خلد اللہ ملکہم کے اور کوئی نہین ہے
اور اس حدیث شریف مین سب شیعون کے خصوصاً اس دولت ابد توامان کے
انصار و اعوان کیلئے بشارتین ہین کہ عاقلون پر پوشیدہ نہین ہین۔

حدیث دوم پھر شیخ نعمانی نے کتاب مذکور مین بسند معتبر حضرت امام
بحق ناطق جعفر ابن محمد الصادق صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ اون
حضرت نے فرمایا کہ ایک دن حضرت امیر المومنین و امام المتقین علی ابن ابیطالب
صلوات اللہ علیہ خبر دے رہے تھے اون وقائع کی جو بعد اونحضرت کے ظہور مین
آوینگے ظاہر ہونے تک قائم آل محمد صلوات اللہ علیہم کے پس حضرت سید الشہدا
و حسن ابن علی صلوات اللہ علیہم نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین کس وقت حق سبحانہ تعالی

زمین کو ظالمون سے پاک کرے گا حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے
فرمایا کہ خدائے تعالیٰ زمین کو لوث کافرین سے پاک نہ کرے گا جب تک کہ
خون حرام بہت سا زمین پر نہ گرے گا بعد اوس کے بادشاہی بنی امیہ اور
بنی عباس خذلہم اللہ کو مفصل بیان فرمایا حدیث طولانی مین کہ راوی نے
اوس کا اختصار کیا ہی پس فرمایا کہ إِذَا قَامَ الْقَائِمُ بِخُرَاسَانَ وَ
غَلَبَ عَلَى أَرْضِ كُوفَانَ وَالْمُلْتَانَ وَجَازَ جَزِيرَةَ بَنِي
كَاوَانَ وَقَامَ مِنَّا قَائِمٌ بِجِيلَانَ وَأَجَابَتْهُ الْآبَرُ وَالدَّيْلَمُ
وَظَهَرَتْ لِوَلَدِي رَايَاتُ التُّرْكِ مُتَفَرِّقَاتٍ فِي الْأَقْطَارِ
وَالْحَرَامَاتِ وَكَانُوا بَيْنَ هَنَاتٍ إِذَا خَرِبَتِ
الْبَصْرَةُ وَقَامَ أَمِيرُ الْأُمَرَةِ فَحَكَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
حِكَايَةً طَوِيلَةً ثُمَّ قَالَ إِذَا جُهِّزَتِ الْأُلُوفُ
وَصُفَّتِ الصُّفُوفُ وَقُتِلَ الْكَبْشُ الْخَرُوفُ
هُنَاكَ يَقُومُ الْآخِرُ وَيَثُورُ الثَّائِرُ وَيَهْلِكُ
الْكَافِرُ ثُمَّ يَقُومُ الْقَائِمُ الْمَأْمُولُ وَالْإِمَامُ
الْمَجْهُولُ لَهُ الشَّرَفُ وَالْفَضْلُ وَهُوَ مِنْ
وُلْدِكَ يَا حُسَيْنُ لَا ابْنَ مِثْلُهُ يَظْهَرُ بَيْنَ
الرُّكْنَيْنِ فِي ذَرِّيسِيرٍ يَظْهَرُ عَلَى الثَّقَلَيْنِ

وَلَا یَتْرُکُ فِی الْاَرْضِ الّا دُنْیَنِ طُوْبٰی لِمَنْ اَدْرَکَ زَمَانَهُ وَلَحِقَ اَوَانَهُ وَشَهِدَ اَیَّامَهُ

یعنی جس وقت خروج کرے ایک بادشاہ خراسان سے اور غالب ہو اوپر زمین کوفہ اور ملتان کے اور گذرے جزیرہ بنی کاوان سے کہ حوالی بصرہ مین ہی اور خروج کرے ہم مین سے ایک بادشاہ گیلان مین اور اسکو قبول کرین اور اوس کی یاری کرین اہل ابر کہ حوالی استرآباد مین ہی اور دیلم کہ قزوین اور حوالی اوس کے ہین اور ظاہر ہون واسطے میری فرزندگی بہت سے علم ترکون کے اور متفرق ہون اطراف عالم مین اور مکانہائے شریف مین اور لڑائیان اور فتنہائے عظیم ان کی پیش آوین جس وقت کہ جنگ کرین بصرہ مین اور اوٹھے بادشاہ بادشاہان پس حکایت طولانی بیان فرمائی کہ راوی نے بیچ مین سے چھوڑ دیا ہی پس فرمایا کہ اوس وقت اتنا ہزارون لشکر مہیا ہو اور صفین کھینچی جائین اور قتل کرے فوج اپنے فرزند کو تو اوس وقت دوسرا بادشاہ ہو اور طلب خون اوس کشتہ کا کرے اور کافرون کو ہلاک کرے پس بعد ایک زمانہ کے قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عالم کے لوگ اون کے ظاہر ہونے کی آرزو مین ہین ظاہر ہون اور وہ ایسا امام ہی کہ آدمی اوس کی قدر نہین جان سکتے یا اوس کے مکان کا پتہ نہین لگا سکتے اور اوس کو شرف و بزرگی ہی

اہل عالم پر اور وہ تمھاری فرزندان سے ہی اے حسین ع وصف اوس کا نہین کر سکتے
مثل اُسکی نہین بہم پہونچ سکتی ظاہر ہووہ درمیان رکن کعبہ معظمہ کی ایک تھوڑی
جماعت کے ساتھ اور جن وانس پر بعون الٰہی غالب ہو اور مردم دون یعنی کافرون
اور ظالمون کو زمین سے گرادیگا[۱] اور خوشا حال اوس شخص کا جو اوس کی زمانے
کو پائی اور اس کی دولت کے زمانے کو پہونچی اور اوسکی خدمت مین حاضر ہو
مترجم کہتا ہی کہ ظاہر ہے کہ خروج کنندہ خراسان کا اشارہ ہو امرائے ترکان
مثل چنگیز خان وہلاکو خان کے طرف اور گیلان مین خروج کرنے والے کا اشارہ ہی
شاہ دین پناہ رضوان مکان شاہ اسماعیل حشرہ اللہ مع الائمۃ الابرار الطاہرین
کی طرف لہذا حضرت نے فرمایا کہ ہم مین سے ہے اور اون کو فرزند کے لقب کے
ساتھ یاد فرمایا اور خسروان زمانہ مین اس نسبت عالی مقدار سے بھی سلسلہ علیہ
ممتاز و سرافراز ہین اور بادشاہ بادشاہان سے یا تو مراد وہی خسرو خلد آشیان ہین
یا اور کوئی اون کی اولاد کرام مین بادشاہان عظام سے اور جو کہ راوی نے بہت کچھ
حدیث سے چھوڑ دیا ہی لہذا خصوصیت کے ساتھ نہین حکم کر سکتے اور قتل کرنا فوج
کا اپنے فرزند کو یہ گمان حقیر مین اشارہ ہی طرف شہادت شاہزادۂ عالی تبار صفی
مرزا نور اللہ مضجعہ کے اور دوسرا بادشاہ کہ طلب خون کرے اشارہ ہی سلطنت سلطان
علیین آشیان شاہ صفی افاض اللہ علیہ شآبیب[۲] الغفران کی طرف اور چونکہ حدیث

[۱] گرادے ترجمہ ہو برانداز کا جس سے غالباً مراد نابود کرنے کی ہو گی ۱۲ [۲] شآبیب یعنی حد ہر چیز ۱۲ از منتہی العرب ۱۲ ترجمہ قاموس۔

کا اختصار کیا ہے لہذا تھوڑا مطلب حالات بعید کا جاتا رہا ہی لیکن بشارت
بہ تعجیل ظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی اور ملجانا اس دولت دین پرور کا
دولت حق امام بشر سے آخر حدیث سے ظاہر ہے

حدیث سوم

شیخ محمد ابن مسعود عیاشی کہ ثقات محدثین سے ہین اپنی تفسیر مین روایت
کرتے ہین لبید مخزومی سے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بعد اسکے کہ مدت
دولت مملکت شقاوت اساس بنی عباس کو بیان فرمایا ارشاد فرمایا کہ یا ابا لبید
إِنَّ فِي حُرُوفِ الْقُرْآنِ الْمُقَطَّعَةِ لَعِلْمًا جَمًّا إِنَّ
اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَ الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ فَقَامَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى ظَهَرَ نُورُهُ
وَثَبَتَ كَلِمَتُهُ وَوُلِدَ يَوْمَ وُلِدَ وَقَدْ مَضَى
مِنَ الْأَلْفِ السَّابِعِ مِأَةَ سَنَةٍ وَثَلَاثُ سِنِينَ
ثُمَّ قَالَ وَتِبْيَانُهُ فِي كِتَابِ اللهِ فِي الْحُرُوفِ
الْمُقَطَّعَةِ إِذَا عَدَدْتَهَا مِنْ غَيْرِ تَكْرَارٍ وَلَيْسَ
مِنْ حُرُوفٍ مُقَطَّعَةٍ حَرْفٌ يَنْقَضِي إِلَّا وَ
قِيَامُ قَائِمٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عِنْدَ انْقِضَائِهَا
ثُمَّ قَالَ الْأَلِفُ وَاحِدٌ وَاللَّامُ ثَلَاثُونَ
وَالْمِيمُ أَرْبَعُونَ وَالصَّادُ تِسْعُونَ

فَذٰلِكَ مِائَةٌ وَوَاحِدٌ وَسِتُّوْنَ ثُمَّ كَانَ
بِهٖ وَخُرُوْجُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ الٓمّٓ اللّٰهُ فَلَمَّا بَلَغَتْ مُدَّتُهٗ
قَامَ قَائِمُ وُلْدِ الْعَبَّاسِ عِنْدَ الٓمّٓصٓ وَ
وَيَقُوْمُ قَائِمُنَا عِنْدَ اِنْقِضَائِهَا بِالٓرٰ
فَافْهَمْ ذٰلِكَ وَعِهْ وَاكْتُمْهُ

ترجمہ حدیث شریف

یعنی بتحقیق کہ حروف مقطعہ مین کہ اول مین سورہ ہاے قرآنی کے ہین بہت سے
علم مستتر ہین بتحقیق کہ اللہ تعالی نے نیچے بھیجا الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ کو
پس حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنی پیغمبری کا اظہار فرمایا
تا اینکہ نور حقیقت انکا ہویدا اور کلمہ حق اسلام کا اُنکے ثابت و محکم ہوا اور
جسدن کہ متولد ہوئے تھے اُس دن ساتوین ہزار سے خلق آدم کے ایک سو
تین سال گذرے تھے۔ پس فرمایا کہ بیان اس کا کتاب خدا مین ہے
حروف مقطعہ مین اول مین سورہ ہاے قرآنی کے جسوقت کہ گنے تو بہ تکرار
اور کوئی حرف حروف مقطعہ سے نہین ہی۔ مگر یہ کہ نزدیک اُسکی انتہا کے
ایک شخص بنی ہاشم سے خروج کرتا ہی پس فرمایا کہ الف کا ایک ہی لام کے تین ۳۰
ہین میم کے چالیس ۴۰ ہین اور صاد کے نوّے ۹۰ ہین پس یہ ایکسو اکسٹھ ۱۶۱ ہوتے ہین

پس تھا خروج حضرت امام حسین ابن علی علیہم السلام کا الٓمٓ اللہ مین
پس جب اُسکی مدت تمام ہوئی خروج کیا پہلے بادشاہ نے شاہان بنی عباس
سے نزدیک الٓمٓصٓ کے اور خروج کرینگے قائم اہلبیت علیہم السلام نزدیک
منقضی ہونے ان حروف کے ساتھ الٓرٰ کے پس سمجھ اور نگاہ رکھ اور چھپا مترجم
کہتا ہے کہ یہ حدیث جملہ احادیث مشکلہ سے ہو اور کتنی ہی وجہین اشکال سے رکھتی ہے
ابتک مین نے نہین سُنا کہ کسی نے اس حدیث کا حل کیا ہو اور اس حقیر کی
خاطر قاصر مین چند وجہین آئی ہین کہ کتاب بحار الانوار مین اُن کا تذکرہ
کیا ہے اور ایک وجہ اُسکی یہان لکھتا ہون اوّل جاننا چاہیئے کہ حساب
ابجد جیسا کہ کتب معتبرہ حساب سے معلوم ہوتا ہے کتنے ہی صورتون سے زمان
سابق مین مقرر تھا چنانچہ بنا اس حدیث کی اوپر حساب ابجد اہل مغرب کے
ہے کہ سابقًا درمیان عرب کے شائع ہوئی ہی اور ابجد اُنکی ایسی ہی صعفض قرشت
ثخذ ظغش یعنی صاد کے ساٹھ اور ضاد کے نوّے اور سین کے تین سو اور طوے
کے آٹھ سو اور غین کے نو سے اور شین کے ہزار لیتے تھے اور باقی حروف
موافق مشہور ہین پس جاننا چاہیئے کہ اول تاریخ ولادت حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع فواتح سے نکالا ہی اسطرح کہ مکرّر جو ہون
اُن کو چھوڑ دو یعنی الٓمٓ اور الٓرٰ اور حٰمٓ وغیرہم سے کہ مکرّر واقع
ہوئے ہین ایک کا حساب کرو اور حروف مبسوطہ کو بھر روش بینات حساب کرو

مثل اسکے کہ الف کے تین حرف لو اور لام کے تین حرف لو اسی طرح اور
بھی پس الف لام میم الف لام میم صاد الف لام را الف لام میم را کاف ہا یا
عین صاد طاہا طاسین میم یاسین صاد حامیم عین سین قاف نون ان
سب کے حروف کو گنو تو چھ ہزار ایکسو تین ہوتے ہین اور خلق آدم
سے تا ولادت شریف حضرت سید البشر موافق اس حدیث معتبر کے چھ ہزار
ایکسو تین سال گذرے تھے اور اول ہر ہزار سال مبداء تاریخ ہی اور اول
ہزار ہفتم سے ایکسو تین سال گذرے تھے اور عدد ان حروف کے بھی ایکسو
تین ہین جیساکہ تم نے جانا پس فرمایا کہ الم کہ اول سورۂ بقر مین ہے
اشارہ ہے بعثت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اور
جو کہ حضرت نے فرمایا کہ نزدیک گذرنے ہر ایک فواتح سورہ کے خروج ایک
شخص کا بنی ہاشم سے ہوتا ہی اور اول دولت بنی ہاشم کی حضرت عبد المطلب سے
تھی پس اول ظہور دولت عبد المطلب سے ظہور دولت خاتم انبیاء علیہ وآلہ الصلواۃ
والسلام والثناء تک نزدیک اکھتر کے ہے کہ عدد الم ہین بحساب ابجد
بحسب ترتیب قرآن بعد از الم بقرہ الم آلعمران ہی اور وہ اشارہ
ہے خروج حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اسواسطے کہ ابتداء رواج
امر رسالت سے خروج انحضرت تک قریب اکھتر کے تھے اور دوسرے بحسب
ترتیب سورہ قرآنی المص ہی اور وہ اشارہ ہی خروج بنی عباس کیطرف

کہ وہ بھی بنی ہاشم سے تھے ہرچند خروج اُنکا از راہ باطل تھا بحساب ابجد

مغاربہ ایک سو اکتیس ١٣١ ہین اور اوائل بعثت سے اوائل ظہور تک اُن کی

دولت کے ایکسو اکتیس ١٣١ تھے ہرچند بعثت تک اُنکی کہ پیشتر تھی اور احتمال ہے

کہ ابتدا اس تاریخ کی نزول سورۂ اعراف سے ہو پس اُنکی بعثت سے بھی

[illegible]

موافق آتا ہی اور توضیح اس کی کہ بنائے حساب مص بجد مغاربہ پر ہی ضمن

مین ایک حدیث کے کہ بحار الانوار مین معانی الاخبار سے نقل ہوئی ہی حاصل

ہوتی ہی لیکن وہ کہ قیام قائم آل محمد علیہم السّلام نزدیک المرٓ ٢٧١ کے ہے

فقیر حقیر کی خاطر مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ پانچ المرٓ ٢٣١ ہین کہ

قرآن مجید مین وارد ہین سب کا حساب کرنا چاہیئے اُس قرینہ سے

کہ المصٓ ٢ مین کہ ایک مراد تھا اور جزو آیہ کو بعد کو ضم فرمایا دونو مقام پر اور

الرٓ ١٣١ مین جو سب مراد تھی بیان نہین فرمایا اور مجموع ایکہزار ایکسو پچپن ١١٥٥

ہوتے ہین کہ تقریباً سنہ تحریر سے اس سالہ کے کہ ایکہزار اور اٹھتر ١٠٧٨ ہجرت سے

ہین پینسٹھ ٦٥ سال مین رہا جو کہ بدلہ اُن تاریخون کا اوائل بعثت سے تھا اور یہ

ایک بات بسبیل احتمال سے ہے اس حدیث کے حل مین اور مقرر کرنا وقت

ظہور آنحضرت کا بغیر از جناب مقدس آلہی اور محرمان اسرار رسالت پناہی

کماہی کوئی نہین جانتا اور چند احادیث دیگر مثل اس حدیث کے واقع

ہوئے ہین کہ مقرر کرنا وقت کا مجملاً اثمین ہوا ہی جیسا کہ کتاب کافی وغیرہ مین مذکور ہی

اور احادیث دیگر وارد ہوئے ہین کہ دروغ کہتے ہین وہ لوگ کہ تقرر وقت

واسطے ظہور اس دولت مبارک کے کرتے ہین اور شاید اسطرح حدیثون مین

جمع کر سکین کہ اگر کوئی بر سبیل ختم خبر دے کاذب ہو اور اگر اس طرز پر خبر دے

کہ احتمال تغیر کا اس مین ہو تو مجبور رہو اور تفصیل اس کلام کی دوسرا موقع اور

دوسری جگہ طلب کرتی ہی اور یہ رسالہ اس کے ذکر کی گنجایش نہین رکھتا

حق تعالی جلد دیدۂ جمیع مومنان کو غبار لشکر ہمایون سے آنحضرت کے منور فرمائے

الٰہی آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین علیہم السلام

حدیث چہارم

دو شیخ بزرگوار شیخ محمد ابن بابویہ قمی اور شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہما نے کتابہائے

غیبت مین سند معتبر سے روایت کی ہی بشیر ابن سلیمان بردہ فروش سے

کہ فرزندان ابو ایوب انصاری سے تھے اور شیعیان خاص امام علی نقی اور

امام حسن عسکری صلوات اللہ علیہما سے تھے اور اُنکے ہمسایہ تھے شہر سُرّمن رای

مین وہ کہتے ہین کہ ایکدن حضرت امام علی نقی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا

خادم کافور نام میرے پاس آیا اور مجھے حضرت کی طرف سے پیام

طلب پہونچایا چنانچہ مین خدمت مین حضرت کی حاضر ہوا اور جب بیٹھا

تو فرمایا کہ تو فرزندان ابو ایوب انصاری سے ہے اور ولایت و صحبت

ہم اہلبیت کی ہمیشہ تمھارے درمیان رہی ہے حضرت رسول خدا کے

زمانے سے ابتک اور تم ہمیشہ محل اعتماد ہمارے رہے ہو اور مین تمکو اختیار کرتا ہون

اور مشرف کرتا ہون ایسی فضیلت کے ساتھ کہ بسبب اُسکے شیعون پر تمکو سبقت
حاصل ہو ہماری ولایت مین یعنی تمکو ایک راز پنہان سے مطلع کرتا ہون اور
ایک کنیز کے خریدنے کے لیے بھیجتا ہون پس حضرت نے ایک خط پاکیزہ بخط
و لغت انگریزی مین تحریر فرمایا اور مہر شریف اپنی اُسپر ثبت کی اور ایک
تھیلی زر نقد کی نکالی جسمین دو سو بیس اشرفیان تھین پس فرمایا کہ لے یہ خط
اور روپیہ اور بغداد کیطرف روانہ ہو وقت چاشت یعنی پہر دن چڑھے فلان
فلان روز پل[۱] پر حاضر ہونا پس جب اسیرونکی کشتیان کنارے پر پہنچین گی تو
ایک جماعت کنیزونکی اُن کشتیون مین تو دیکھے گا اور ایک جماعت خریدارونکی
وکیلان امرائے بنی عباس سے اور تھوڑے عرب کے جوانون سے تو دیکھے گا کہ انھین
اسیرون کے نزدیک جمع ہونگے پس دور سے نظر کرنا اُس بردہ فروش کی
طرف کہ عمر ابن یزید اُس کا نام ہے تمام دن مین جسوقت کہ وہ ظاہر کرے
خریدارون کے لیے اُس کنیز کو کہ فلان فلان صفت رکھتی ہو پس تمام وصف
اُسکے ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ گندہ ریشمی کپڑا پہنے ہے اور منع و انکار کرتی
ہے اپنی طرف نظر کرنے اور ہاتھ لگانے سے مشتریونکے اور سنے گا تو کہ پس
پردہ سے صدائے رومی اُس کی ظاہر ہووے پس جان کہ زبان رومی مین
وہ کہتی ہے کہ وائے پردہ عفت میرا دریدہ ہوا پس ایک شخص خریدارون سے

[۱] بغداد مین ایک دریا ہی اور اُسپر پُل بندھا رہتا ہی بصرہ سے آنیوالے یا بغداد کیطرف سے آنیوالے اُس پُل پر سے اُترتے ہین ۱۲ مترجم

کہے گا کہ مین تین ہزار اشرفی اس کنیز کی قیمت مین دیتا ہون کہ عفت نے اسکی
مجھے خریدنے پر زیادہ راغب کیا ہے پس وہ کنیز لغت عربی مین اُس
شخص سے کہے گی کہ اگر حضرت سلیمان کے رمی[1] کے ساتھ تو ظاہر ہوا اور
انھین کے سامنے بادشاہی کو پہونچ جائے تو بھی مین تجھ سے رغبت نکرونگی
اپنے مال کو ضائع نکر اور میری قیمت ندے پس وہ بردہ فروش کہے گا
کہ مین تیرا کیا علاج کرون کہ کسی خریدار سے تو راضی ہی نہین ہوتی اور تیرے
فروخت کا کوئی علاج ہی نہین ہے کنیز کہے گی کہ جلدی کیا کرتا ہے ہان البتہ یہ
چاہیئے کہ خریدار ایسا بہم پہونچے کہ دل میرا اُس کی طرف میل کرے اور اعتماد
وفا و دیانت پر اُسکے مین رکھتی ہون پس اُسوقت تو صاحب کنیز کے پاس
چلا جانا اور کہنا کہ ایک خط میرے پاس ہی کہ ایک شخص نے جو اشرافون اور
بزرگون سے ہین ازروے مہربانی لغت وخط فرنگی مین لکھا ہو اور اُس خط مین
کرم و سخاوت و وفاداری کا اپنے اور بزرگی کا اپنے وصف فرمایا ہی یہ
نامہ اُس کنیز کو دے کہ پڑھے اگر اس نامہ کے صاحب سے وہ راضی ہو تو مین وکیل
ہون اُن بزرگ صاحب نامہ کی طرف سے کہ اس کنیز کو اُن کے واسطے
خرید کرون بشیر ابن سلیمان کہتا ہے کہ جو کچھ اُن حضرت نے خبر دی تھی سب
واقع ہوا اور جو کچھ حکم فرمایا تھا سب کو مین عمل مین لایا پس جب کنیز نے

[1] رمی بمعنی انداختہ ۱۲ منہ۔

خط پر نظر کی بہت روئی اور عمر ابن یزید سے کہا کہ مجھکو اس صاحب نامہ کے واسطے فروخت کر اور بہت قسمین کھائین کہ اگر مجھکو اُن کے لئے نہ فروخت کریگا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی پس مین نے قیمت کے باب مین بہت گفتگو کی تا آنکہ وہ اُسی قیمت پر راضی ہوا جو حضرت امام علیٰ نقی علیہ السلام نے مجھکو عنایت فرمائی تھی پس زر قیمت مین نے دیدیا اور کنیز خرید لی اور کنیز شاد وخندان ہوئی اور میرے ساتھ اُسی ایک حجرہ تک کہ بغداد مین مین نے لیا تھا آئی جب حجرہ مین پہونچی تو نامۂ امام علیہ السّلام کو نکالا اور چوما اور آنکھون سے لگایا اور مُنھ پر ملتی تھی اور بدن پر ملتی تھی پس مین نے تعجب سے کہا کہ اُس نامہ کو تو چومتی ہے کہ جس کے صاحب کو تو نہین پہچانتی کنیز نے کہا کہ اے عاجز کم معرفت بزرگی فرزندان واوصیاے پیغمبران کے لیے تو کان اپنے میرے سپرد کر اور میری بات سُننے کے لیے دل کو اپنے فارغ رکھ یعنی بگوش دل سماعت کر تو احوال کو اپنے مین تیرے لیے مشرح بیان کرون وہ یہ ہے کہ مین ملیکہ دختر یشوعا فرزند قیصر روم کی ہون اور مان میری فرزند شمعون ابن حمون الصّفا وصی حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ہین تجھکو خبر دیتی ہون مین امر عجیب سے جان تو کہ میرے دادا قیصر نے چاہا کہ میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دے اُسوقت کہ مین تیرہ ۱۳ برس کی تھی پس جمع کیا اُس نے اپنے قصر مین تین ۳ سو لوگون کو نسل حواریان عیسیٰ ؑ سے علماے نصاریٰ سے

اور ان کے عباد کو اور دیگر صاحبان قدر و منزلت سے سات سو آدمیونکو
اور امرائے لشکر اور سرداران عسکر اور بزرگان سپاہ اور سرگروہ قبائل سے
چار ہزار آدمیون کو اور فرمایا کہ ایک تخت حاضر کرین چنانچہ وہ تخت حاضر
کیا گیا کہ جسکو قیصر نے اپنے بادشاہی کے دنون مین انواع جواہر سے مرصع
بادشاہی کے دنو نسے غالباً تخت نشینی اول سے مراد ہوگی ۱۲ عفی عنہ
کیا تھا اور اس تخت کو چالیس پایہ پر آراستہ کیا اور اپنے بتون اور صلیبون کو
بلندیون پر رکھا اور اپنے بھتیجے کو تخت پر بھیجا پس جب کشیشون یعنی علمائے
نصاریٰ نے انجیلون کو ہاتھون مین لیا اور چاہا کہ پڑھین کہ یکایک سب بت
اور صلیبین اُلٹی سرنگون زمین پر گر پڑین اور پائے تخت کے خراب ہو گئے
اور تخت بھی زمین پر گر پڑا اور وہ بھتیجا بھی قیصر کا تخت سے گر پڑا اور
بیہوش ہو گیا اُسوقت علمائے نصاریٰ کے رنگ متغیر ہو گئے اور اعضا اُنکے
لرزنے لگے اُن مین سے بزرگ علماء نے میرے دادا سے خطاب کیا اور
کہا کہ اے بادشاہ ہمکو معاف رکھئے ایسے امر سے کہ اُس کے سبب سے ایسی نحوستین
ظاہر ہوئین کہ دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ دین مسیحی جلد زائل ہو جائیگا
پس میرے دادا نے اس امر کو فال بد جانا اور کہا نصاریٰ کے عالمون سے
کہ اس تخت کو پھر دوبارہ درست کرو اور صلیبونکو اپنی جگہ پر قرار دو اور
حاضر کرو اس برگشتہ روزگار کے بھائی کو کہ اس لڑکی کا اس سے نکاح
کردون یعنی تزویج کردون تا سعادت اس بھائی کے دفع نحوست اس بھائی کی

کرے پس جب ایسا سامان درست کیا اور دوسرے بھائی کو تخت پر لے گئے اور جیسے ہی انجیل کو پڑھنا شروع کیا تو وہی پہلی سی حالت پھر ظاہر ہوئی اور اس بھائی مین بھی نحوست اُسی بھائی کی طرح ثابت ہوئی اور بھید اس واقعہ کا نہ جانا کہ یہ ایک سردار کی سعادت کے سبب سے ہے نہ کہ نحوست سے اُن دونون بھائیون کی پس سب آدمی متفرق ہوگئے اور دادا میرا غمناک حرم سرا مین چلا آیا اور شرمندہ ہوا جب رات ہوئی اور مین سو رہی تو خواب مین مین نے دیکھا کہ حضرت مسیح اور شمعون اور ایک جماعت حواریون سے میرے دادا کے قصر مین جمع ہوئی ہے اور ایک منبر نور کا نصب کیا گیا ہے جو کہ رفعت مین آسمان پر سر بلندی کرتا ہے اور اُسی جگہ آراستہ کیا گیا ہے کہ جہان میرے دادا نے تخت رکھا تھا پس حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ نے مع اپنے وصی و داماد علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہم کے مع ایک جماعت امامون اور اپنے فرزندان بزرگوار علیہم السلام اُس قصر کو اپنے نور قدوم سے منور فرمایا پس حضرت مسیح بقدم ادب از روے تعظیم و اجلال باستقبال خاتم الانبیا دوڑے اور ہاتھ گردن مبارک آنحضرت مین ڈالدیے پس حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ یا روح اللہ مین آیا ہون اسلئے کہ ملیکہ تمھارے وصی شمعون کی دختر کو واسطے اپنے فرزند سعادتمند کے خواستگاری کرون

اور اشارہ فرمایا ماہ برج خلافت و امامت امام حسن عسکری علیہ السّلام اُس بزرگ کے فرزند کیطرف کہ جن کا خط تو نے مجھے دیا ہے پس حضرت عیسیٰ نے دیکھا شمعون کی طرف اور کہا کہ دونون جہان کا شرف تمھاری طرف متوجہ ہوا ہے پس پیوند کرو اپنے رحم کو رحم آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین سے شمعون نے کہا کہ مین راضی ہون پس سیّد و صاحب اُس منبر پر تشریف لے گئے اور حضرت رسول نے خطبہ انشا فرمایا مقابلہ مین حضرت مسیح کے اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے ساتھ میرا عقد باندھا اور فرزندان حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حواریون کے ساتھ گواہ ہوئے پس جب اس خواب سعادت انتساب سے مین بیدار ہوئی تو وہ خواب مین نے اپنے باپ اور دادا سے قتل کے ڈر سے نہین کہا اور اس گنج شایگان کو سینہ مین اپنے پنہان رکھا لیکن آتش محبت اُس خورشید فلک امامت کی روز بروز میرے کانون سینہ مین مشتعل ہوتی جاتی تھی اور سرمایۂ صبر و قرار کو میرے زائل کرتی جاتی تھی یہانتک کہ کھانا پینا مجھ پر حرام ہو گیا تھا اور ہر روز میرا چہرہ کاہی ہوتا جاتا تھا اور بدن میرا گھٹتا جاتا تھا اور آثار عشق نہانی ظاہر ہوتے جاتے تھے پس شہرون مین روم کے کوئی طبیب باقی نہین رہا کہ میرے دادا نے میرے معالجہ کے لیے نہ بلایا ہو اور میرے

درد کی دوا اُس سے نہ طلب کی ہو مگر کچھ فائدہ نہوتا تھا بس جب میرے
درد لاعلاج سے مایوس ہوا تو ایک دن مجھ سے کہا کہ اے نور چشم میری اگر دنیا مین
تیری کوئی آرزو ہو تو بیان کر کہ مین اُس کا سامان تیرے لیے مہیا کر دون
مین نے کہا کہ اب مین در ہاے سرور و کشایش کو اپنے لیے بند دیکھتی ہون یعنے
اپنے مرض کا علاج کوئی میرے ذہن مین نہین آتا بجز اسکے کہ اگر اُن قیدی مسلمانونکو
جو آپ کے زندان مین قید ہین رہا اور آزاد کر دیجئے تو مجھے امید ہے کہ حضرت مسیح
اور انکی مان جناب مریم سے کہ مجھے عافیت و راحت بخشین پس جب قیصر نے مسلمان
قیدیونکو آزاد کیا تو مین نے تھوڑی صحت اپنی ظاہر کی اور تھوڑا کھانا کھایا پس
دادا میرا خوش ہوا اور دیگر قیدی مسلمانونکی بھی اُس نے عزت و توقیر کی پس بعد
چودہ شب کے مین نے خواب مین دیکھا کہ بہترین زنان عالم حضرت فاطمہ زہرا
علیہا السلام میرے دیکھنے کے لیے تشریف لائین اور حضرت مریم علیہا السلام نے
مجھ سے کہا کہ یہ خاتون محترمہ بہترین زنان تیرے شوہر امام حسن عسکری علیہ السلام
کی مان ہین پس مین نے دامن اُن محترمہ کا پکڑ لیا اور رونے لگی اور شکایت
کی کہ حضرت امام حسن عسکری مجھپر جفا کرتے ہین کہ میرے دیکھنے سے انکار رکھتے ہین
پس اُن حضرت نے فرمایا کہ فرزند میرا کیونکر تیرے دیکھنے کو آوے حالانکہ
خداے تعالی کے ساتھ تو شرک کو روا رکھتی ہے اور مذہب ترسایان رکھتی ہے
یہ دیکھ میری خواہر مریم بنت عمران خدا پرست ہین اور بیزاری چاہتی ہین تیرے دین کی

نسبت اگر تیری خواہش و آرزو ہے کہ حق تعالی اور حضرت مسیح و مریم تجھ سے
خوش ہون اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام تیرے دیکھنے کو آئین تو چاہیئے
کہ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ اَبِیْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس
جیسے ہی ان دونون کلمۂ طیبہ کو مین نے پڑھا حضرت سیدة النساء علیہا السلام
نے مجھے اپنے سینہ مطہر سے لگایا اور دلداری فرمائی اور ارشاد کیا کہ اب
میرے فرزند کے آنیکی تو منتظر رہ کہ مین اُسکو تیرے پاس بھیجتی ہون
پس میری آنکھ کھل گئی اور وہی دونون کلمۂ طیبہ میری زبان پر جاری
تھے اور انتظار ملاقات گرامی کا اُن حضرت کے مین کرتی رہی جب رات
ہوئی اور مین سوئی تو خواب مین خورشید جمال اُن حضرت کا طالع ہوا یعنی وہ
حضرت تشریف لائے مین نے عرض کیا کہ اے سید و آقا میرے بعد اسکے
کہ میرے دلکو آپ نے اپنی محبت کا اسیر کیا۔ کیون مفارقت دیدار جمال عدیم المثال
سے مجھپر جبر کیا۔ فرمایا کہ دیر مین میرا آنا تیرے پاس بجز اسکے اور کسی سبب سے
نہ تھا کہ تو مشرک تھی اب کہ تو مسلمان ہوئی ہر شب تیرے پاس آیا کرونگا
یہانتک کہ حق تعالی بظاہر مجھکو اور تجھکو ملائے اور اُس جدائی کو مبدل بہ یکجائی
فرمائے پس اُس رات سے ابتک کوئی رات ایسی نہین گذری کہ اُس میرے
درد جدائی کی لبنے شربت دیدار تقدس آثار سے دوا نہ فرمائی ہو بشیر ابن سلیمان نے
کہا کہ آپ قیدیون مین کیونکر آئین کہا مجھکو خبر دی تھی امام حسن عسکری علیہ السلام نے

ایک رات کو کہ فلان روز تیرا دادا ایک لشکر مسلمانون سے لڑنے کو بھیجے گا
اور آپ پیچھے سے اُنکے جائیگا پس تو بھی اپنے تئین کنیزون اور خدمتگارون مین
ڈال دینا اس طرح کہ تجھکو کوئی پہچان نہ سکے اور اپنے دادا کے پیچھے پیچھے فلان
راہ سے روانہ ہونا چنانچہ ایسا ہی مین نے کیا اور طلیعہ یعنی پیشرو مسلمانون کے
لشکر کا مجھکو ملا اور مجھکو اسیر کیا اور آخر کار میرا یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور ابتک سوائے
تیرے کسی کو بھی یہ حال نہین معلوم کہ مین بادشاہ روم کی بیٹی ہون اور ایک بڈھا
آدمی کہ جسکے حصہ مین مال غنیمت اور لوٹ سے مین آئی ہون اُس نے پوچھا
مجھ سے کہ تیرا نام کیا ہے مین نے کہا کہ میرا نام نرجس ہے اُس نے کہا کہ یہ نام تو لونڈیونکا
ہے۔ بشیر نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ آپ ہین تو اہل فرنگ سے مگر زبان عرب کو
خوب جانتی ہین کہا ہان یہ اُس بہت محبت و اُلفت کا نتیجہ ہے کہ میرا دادا میرے
ساتھ رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجھے آداب حسنہ یاد دلاے چنانچہ ایک زن
مترجمہ کو کہ زبان عربی اور فرنگی دونون جانتی تھی مقرر کیا تھا کہ ہر صبح و شام
لغت عربی مجھے سکھاتی تھی تا آنکہ اُس لغت پر میری زبان جاری ہو گئی بشیر
کہتا ہے کہ جب مین جناب نرجس کو سُر من رای مین لے گیا اور خدمت مین حضرت امام علی نقی
علیہ السلام کے پہونچایا تو حضرت نے نرجس خاتون سے ارشاد فرمایا کہ کیونکر
حق سبحانہ تعالی نے تجھکو عزت دین اسلام اور مذلت دین نصاری کی دکھائی اور شرف
و بزرگواری محمد و اہلبیت محمد علیہم السلام سے کیونکر آگاہ فرمایا عرض کیا کہ کیا وصف

بیان کرون مین اُس چیز کا آپ کے سامنے کہ جسکو اے فرزند رسول خدا آپ بہتر جانتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تجھکو بزرگی دون پس ان دونون چیزون سے کونسی چیز تیرے نزدیک بہتر ہے یعنی ایک تو یہ کہ دس ہزار اشرفی تجھکو دون دوسری یہ کہ تجھکو خوشخبری و بشارت دون حصول شرف ابدی سے۔ جناب نرجس نے عرض کیا کہ بشارت شرف ابدی کی مین چاہتی ہون اور مال دنیا نہین چاہتی ہون حضرت نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھکو ایسے فرزند کی کہ بادشاہ مشرق و مغرب عالم ہوگا اور زمین کو پُر از عدل و داد کرے بعد اُسکے کہ ظلم و جور سے مملو ہو گئی ہو عرض کیا کہ یہ فرزند کس سے حاصل ہوگا فرمایا اُس شخص سے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے لیے تیری خواستگاری فرمائی ہے پس کنیز سے پوچھا کہ حضرت مسیح نے اور اُن کے وصی نے تمھارا کس سے عقد کیا عرض کیا کہ آپ کے صاحبزادہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے حضرت نے فرمایا کہ اُنکو پہچانتی ہو عرض کیا کہ اُس رات کے بعد کہ جس رات مین بہترین زنان کے دست حق پرست پر مین مسلمان ہوئی ہون کوئی رات ایسی نہین گذری کہ جسمین حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی مین نے زیارت نہ کی ہو پس حضرت نے اپنے خادم کافور نامی کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ جا میری بہن حکیمہ خاتون کو

---

۵ اوپر کے مضمون خواب بیان سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ اور حضرت عیسٰے نے باہم عقد پڑھایا اور یہان حضرت عیسٰی اور اُنکے وصی کا عقد باندھنا ظاہر ہوتا ہے آمین کیا عجب ہے کہ کسی کاتب کا سہو ہوا ہو۔
عفی عنہ

بُلالا جب حضرت حکیمہ خاتون حاضر ہوئین تو حضرت نے فرمایا کہ یہ کنیز وہی ہے جس کی بابت مین تم سے کہتا تھا حکیمہ خاتون نے نرجس خاتون کو گلے سے لگایا اور بہت عنایت و مہربانی فرمائی اور شاد ہوئین پس حضرت نے فرمایا کہ اے دختر رسول خدا اس کو اپنے گھر لیجاؤ اور واجبات اور سُنتین یاد دلاؤ اور سکھاؤ کہ یہ زوجہ ہے حضرت امام حسن عسکری کی اور مان ہے حضرت صاحب الزمان علیہ السّلام کی۔

حدیث پنجم مشائخ عظام ذوی الاحترام محمد ابن یعقوب کلینی اور محمد ابن بابویہ قمی اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضیٰ اور سوا اُنکے اور بھی محدثین عالیشان نے بسندہاے معتبر روایت کی ہے حکیمہ خاتون رضی اللہ عنہا سے کہ ایک دن حضرت امام حسن عسکری میرے گھر مین تشریف لائے اور ایک نگاہ تند سے رُخ نرجس خاتون کیطرف دیکھا مین نے کہا کہ اگر تمکو خواہش اُسکی ہے تو مین اُسکو تمھاری خدمت مین بھیجدون فرمایا کہ اے پھوپھی یہ نگاہ میری ازراہ تعجب کے تھی اس لیے کہ اتنے جلدی حق تعالےٰ اُس کے بطن سے ایسا فرزند بزرگوار خلق و عطا فرمائیگا کہ عالم کو بعد پُر ہونے کے ظلم وجور وستم سے مملواز عدل وداد و راحت کردیگا سبحان اللہ کہا مین نے کہ اچھا اب اُسکو مین تمھارے پاس بھیجون فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار سے اجازت لے لیجئے حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ مین نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنے بھائی امام علی نقی علیہ السلام کے پاس گئی اور جب سلام کرکے بیٹھی تو بے اس کے کہ مین کوئی بات کہون حضرت نے ازراہ اعجاز ابتداے کلام فرمایا اور ارشاد کیا

کہ اے حکیمہ نرجسؑ کو اب بھیجدو فرزند کے پاس مین نے کہا کہ اے سید میرے اسی
مطلب کے لیے مین خدمت مین حاضر ہوئی تھی کہ آپ سے اس امر مین اجازت
لون فرمایا حضرت نے کہ اے ہمشیرہ صاحب برکت خداے تعالی چاہتا تھا کہ
آپ کو ایسے ثواب مین شریک فرمائے اور بہرۂ عظیم خیر و سعادت آپکو کرامت فرمائے
لہذا آپکو واسطہ ایسے امر نیک کا کیا حکیمہ کہتی ہین کہ یہ سنکر مین جلدی اپنے گھر
پھری اور سامان زفاف اس معدن فتوت و عفاف کا مہیا کیا چنانچہ بفضلہ تعالی
زفاف میرے ہی گھر مین واقع ہوا بعد چندروز کے حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے
رحلت فرمائی ملک بقا کیطرف اور امام حسن عسکری علیہ السلام اُن کے جانشین
امامت ہوئے اور مین ہمیشہ بھائی کے زمانہ کی عادت کے موافق امام حسن عسکری
علیہ السلام کے پاس جایا کرتی تھی پس ایکدن نرجس خاتون آئین اور مجھ سے کہا
کہ اے میری خاتون آپ پاے مبارک بڑھائین تو مین آپ کے پانون سے
کفش اُتارون مین نے کہا کہ اب تم میری خاتون ہو اب ہرگز ایسا نہین کرونگی
کہ مین تم سے کفش اُتروائون یا خدمت لون بلکہ مین خدمت تمہاری کرونگی
اور یہ احسان تمہارا اونگی حضرت نے جو یہ بات سنی فرمایا خدا آپکو جزاے خیر
عطا فرمائے اے پھوپھی پس حضرت کی خدمت مین غروب آفتاب تک مین بیٹھی
رہی اُسوقت مین نے اپنی کنیز کو آواز دی کہ میرے کپڑے لا تا کہ مین جاؤن
حضرت نے فرمایا کہ اے پھوپھی آج کی رات آپ ہمارے ہی پاس رہئین کہ آج کی رات پیدا ہوگا

ایک ایسا فرزند گرامی کہ حق تعالی اُسکے سبب سے زندہ فرمائیگا زمین کو ساتھ علم و ایمان و ہدایت کے بعد اُسکے کہ مردہ ہو گئی ہو شیوع کفر و ضلالت سے مین نے کہا کہ یہ لڑکا کس سے پیدا ہوگا اے سید میرے حالانکہ نرجس خاتون مین تو کوئی آثار حمل کے مین نہین پاتی آپنے فرمایا نرجس سے پیدا ہوگا نہ کہ اور کسی سے پس مین جلدی سے اُٹھی اور پشت و شکم نرجس خاتون کو دیکھا مگر کسی طرح اثر حمل کا نہ پایا پس پھری مین اور عرض کیا حضرت مُسکرائے اور فرمایا جب صبح ہوگی تو اثر حمل کا اُسپر ظاہر ہوگا اور اُسکی مَثَل مثل مادرِ موسی ہے کہ پیدا ہونے تک موسی کے کوئی تغیر اُنپر ظاہر نہین ہوا اور کوئی اُنکے حال پر مطلع نہین ہوا کیونکہ فرعون ملعون زنان حاملہ کا پیٹ چیر ڈالتا تھا طلب موسی مین اور حال اس فرزند کا بھی مشابہ ہے حال موسی سے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمل ہم اوصیاء پیغمبران کا شکم مین نہین ہوتا بلکہ پہلو مین ہوتا ہے اور رحم سے باہر نہین آتے بلکہ ران مادر سے باہر آتے ہین اس لیے کہ ہم نور ہین حق تعالے کے اور اُسنے ہم سے چرک و کثافت و نجاست کو دور فرمایا ہے حکیمہ کہتی ہین کہ مین نرجس کے پاس گئی اور یہ حال اُن سے کہا اُنھون نے کہا کہ اے خاتون میری مین تو کوئی اثر اپنے مین حمل کا نہین دیکھتی پس مین اُس رات کو وہین رہی اور وہین افطار کیا اور نرجس خاتون ہی کے پاس سوئی اور ہر ساعت اُنکی خبر لیتی رہی اور وہ بہ حال خود سوتی تھین اور ہر ساعت میری حیرت بڑھتی جاتی تھی اور خصوصًا اُس شب مین بہ نسبت اور راتون کے پہلے سے نماز تہجد کے لیے مین اُٹھی اور نماز شب

مین نے ادا کی جب وتر کی نماز تک مین پہونچی تو دیکھا کہ حضرت نرجس خواب سے بیدار ہو کے جلدی سے اُٹھین اور وضو کیا اور نماز شب ادا کی اُسوقت جو مین نے دیکھا تو صبح کاذب شروع ہو گئی تھی پس قریب اسکے ہوا کہ میرے دل مین معاذ اللہ شک پیدا ہوا اُس وعدہ سے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ناگاہ اُن حضرت نے اپنے حجرہ سے آواز دی کہ شک نہ کیجیے کہ اب قریب وقت ولادت فرزند ارجمند پہونچا ہے اسی حال مین نرجس خاتون سے مین نے گھبراہٹ مشاہدہ کی اُن کو مین نے اپنی گود مین لیا اور اسماے الٰہی اُنپر پڑھنے لگی ادھر حضرت نے آواز دی کہ سورۂ انا انزلنا فی لیلۃ القدر اُسپر پڑھیئے پس نرجس سے پوچھا مین نے کہ کیا حال ہے تمھارا کہا ظاہر ہوا اثر اُس کا جو کچھ میرے مولا نے ارشاد فرمایا تھا پس جو ہین مین نے انا انزلنا پڑھنا شروع کیا تو سُنا مین نے کہ وہ بچہ بھی ماں کے شکم مین میری ہمراہی پڑھنے مین کر رہا ہے اور مجھپر سلام کرتا ہے مین خائف ہوئی کہ یکایک حضرت نے آواز دی کہ قدرت الٰہی مین تعجب نکیجیے حق تعالیٰ اچھوٹون کو ہمارے ساتھ حکمت کے گویا فرماتا ہے اور ہمکو بزرگی مین حجت اپنی قرار دیتا ہے زمین پر پس جونہین کلام حضرت کا ختم ہوا اُسیوقت نرجس خاتون میری آنکھون کے سامنے سے غائب ہو گئین گو یا پردہ میرے اور اُنکے درمیان مین حائل ہو گیا پس مین دوڑی ہوئی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس فریاد کنان گئی حضرت نے فرمایا کہ اے پھوپھی پھر جائیے اور دیکھین گی آپ کہ وہ اپنی جگہ پر موجود ہے جب مین پھری تو پردہ ہٹا یا گیا اُس وقت جو مین نے

نرجس خاتون کو دیکھا تو ایسا نور اُن مین پایا کہ اُس نور کے دیکھنے سے میری
آنکھون کو خیرگی ہوئی اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا کہ رو بقبلہ سجدہ
مین زانو کے بھل جھکے ہین اور کلمہ کی انگلیون کو آسمان کی طرف بلند کیے کہہ رہے
ہین کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ
اَبِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ - اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ وَعْدِیْ وَاَتْمِمْ لِیْ اَمْرِیْ وَ
ثَبِّتْ وَطْاَتِیْ وَامْلَاِ الْاَرْضَ بِیْ قِسْطًا وَّعَدْلًا یعنے خدا وندا وعدہ
نصرت کہ تو نے مجھ سے فرمایا ہے اُس کو وفا فرما اور امر خلافت و امامت میرا
تمام کر اور استیلاے انتقام میرا دشمنون سے ثابت فرما اور بھر دے زمین کو میرے
سبب سے عدل و داد سے اور دوسری روایت مین ایسا ہے کہ جب حضرت
صاحب الامر علیہ السلام متولد ہوئے تو ایک نور اُن حضرت سے ساطع ہوا اور
آسمان مین پھیل گیا اور مرغان سفید کو دیکھا مین نے کہ آسمان سے نیچے آتے ہین
اور اپنے پرونکو سر اور منھ اور بدن مطہر پر اُن حضرت کے ملتے ہین اور اُڑ جاتے ہین
پس حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے آواز دی کہ لے پھوپھی اس فرزند کو
گود مین لیجیے اور میرے پاس لے آئیے پس مین نے اُس فرزند کو گود مین لیا تو دیکھا ختنہ کیے
ہوئے اور ناف بریدہ اور پاک و پاکیزہ ہین اور بازوے راست پر اُنکے لکھا تھا کہ
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی حق آیا اور باطل مضمحل و زائل ہوا
بتحقیق کہ باطل زائل و مضمحل ہی ہونیوالا ہے اور ثبات و بقا نہین رکھتا پس حکیمہ کہتی ہین

که جب اُس فرزند سعادتمند کو لگ انکے پدر بزرگوار کے پاس مین لے گئی تو جیسے ہی
نظر انکی اپنے پدر پر پڑی اُسیوقت سلام کیا پس حضرت نے گود مین لے لیا اور زبان مبارک کو
اپنی دونون چشم مبارک پر انکے ملا اور مُنھ مین اور دونون کانون مین انکی زبان کو
پھیرا اور اپنے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر انکو بٹھایا اور دست اطہر اپنا سر اور مُنھ پر انکے پھیرا
اور فرمایا کہ اے فرزند بات کرو اُسوقت بقدرت خداوندی حضرت صاحب الامر علیہ السلام
نے استعاذہ کیا یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی قسم سے کچھ فرما کے فرمایا۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ
جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ اور یہ آیہ کریمہ موافق احادیث معتبرہ شان مین اُن
حضرت کے اور انکے آبائے بزرگوار کے نازل ہوا ہے اور ترجمہ ظاہر الفاظ کا اُسکے یہ ہے
کہ مین چاہتا ہون احسان رکھون اُس جماعت پر کہ اُنکو ستمگارون نے زمین مین ضعیف
کر دیا ہے اور مقرر کر دون مین اُنکو دین کے پیشوا و زمین اور مقرر کر دون مین اُنکو وارثان
زمین اور تمکین و استیلا بخشون مین اُنکو زمین مین اور دکھلاؤن مین فرعون و ہامان
یعنے ابو بکر و عمر کو اور اُنکے لشکرونکو اُن امامونکو جن سے وہ حذر کرتے تھے پس اب مین
پھر متوجہ ہوتا ہون طرف ترجمہ حدیث کے پس حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے حضرت رسالت
پناہ اور حضرت امیر المومنین اور سب امامون علیہم السلام پر درود بھیجا اپنے
تا جد تک پس اس حال مین بہشتی جانور نزدیک سر مبارک اُن حضرت کے پیدا ہوئے

پس حضرت نے ایک جانور کو آواز دی کہ اس بچّہ کو اُٹھا لے اور اچھی طرح حفاظت کر
اور ہر چالیس روز مین ایکبار میرے پاس لے آیا کر جانور نے اُن حضرت کو لیا اور
آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور سب جانور باقیماندہ بھی اُسکے پیچھے اُڑ گئے پس حضرت
امام حسن عسکری علیہ السّلام نے فرمایا کہ سونپا مین نے تجھکو اُسکو کہ مادر موسٰیؑ نے
موسٰیؑ کو جسکو سپرد کیا تھا پس نرجس خاتون رونے لگین حضرت نے فرمایا چپ رہو
کہ یہ لڑکا دودھ سوائے تمہارے کسی کا نہین پیئے گا اور جلد ہی تمہارے پاس اُسکو
واپس کرینگے جیسا کہ حضرت موسٰیؑ کو اُنکی مان کے پاس واپس کر دیا تھا جیسا کہ حق تعالٰی
نے فرمایا ہے کہ واپس کیا ہم نے موسٰیؑ کو اُنکی مان کی طرف تا آنکھین اُنکی مان کی اُن سے
روشن ہون پس حضرت حکیمہ نے پوچھا کہ یہ کون جانور تھا کہ صاحب الامر علیہ السّلام کو آپ نے
جسکے سپرد کیا فرمایا کہ یہ روح القدس ہے کہ موکل ہے ائمہ علیہم السلام پر کہ اُن کو
موفق کرتا ہے جانب خدا سے اور خطا سے محافظت کرتا ہے اور اُنکو علم و حکمت سے
زینت دیتا ہے حکیمہ فرماتی ہین کہ جب چالیس دن گذر گئے تو مین خدمت مین اُن
حضرت کے گئی دیکھا مین نے ایک بچّہ کو کہ گھر مین چلتا ہو پھرتا ہے مین نے کہا کہ اے سید میرے
یہ بچّہ تو دو برس کا ہوگا حضرت مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ پیغمبرونکی اور اوصیاء کی اولاد
جبکہ امام ہون تو بخلاف اور بچونکے اتنا بڑھتے ہین کہ اُنکا ایک مہینے کا سن اور بچّونکے
سن ایک برس کیطرح ہوتا ہے اور مان کے شکم مین بات کرتے ہین اور قرآن پڑھتے ہین
اور عبادت پروردگار کرتے ہین اور دودھ پینے کے زمانے مین ملائکہ اُنکے حکم کی بجا آوری

کرتے ہین اور ہر صبح و شام اُنپر نازل ہوتے ہین حکیمہ فرماتی ہین کہ ہر چالیس دنمین ایکبار
مین خدمتِ آنحضرت مین جاتی تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ مین تاآنکہ چند روز
قبل وفات امام حسن کے خدمت مین آنحضرت کے مین حاضر ہوئی تو دیکھا مین نے آنحضرت کے
فرزند حضرت صاحب کو کہ بفضلہ تعالیٰ بصورت مرد کامل بیٹھے ہین پس نہ پہچانا مین نے
اپنے بھتیجے کو اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ یہ کون مرد ہے کہ جسکے
پاس بیٹھنے کو آپ مجھسے فرماتے ہین ارشاد فرمایا کہ یہ فرزند نرجس ہے اور میرا خلیفہ ہے
بعد میرے اور عنقریب مین تم سے جدا ہونیوالا ہون چاہیئے کہ تم بات کو اسکی قبول کرو
اور اسکے حکم کی اطاعت کرو پس بعد چند روز کے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
نے عالم قدس کی طرف ارتحال فرمایا اور مین حضرت صاحب الامر صلوات اللہ وسلامہ
علیہ کی ملازمت ہر صبح و شام کیا کرتی تھی اور جو کچھ مین اُن سے سوال کرتی تھی
اُسکے جواب سے وہ مجھے مطلع کرتے تھے اور کبھی مین کچھ پوچھنے کو ہوتی تھی تو قبل سوال میرے
مطلب کا جواب دیتے تھے اور دوسری روایت مین وارد ہے کہ جناب حکیمہ نے
فرمایا کہ بعد تین روز کے ولادت حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے مین اُنکی
زیارت کی مشتاق ہوئی اور گئی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت مین اور پوچھا مین نے
کہ میرا مولا کہان ہے فرمایا مین نے اُنکو ایسے کو سپرد کیا ہے کہ میری اور آپکی نسبت سے
وہ سپردگی کے لیے احق واولی ہے جب ساتوان روز ہو تو آپ میرے پاس آئیگا
جب ساتوان روز ہوا تو مین گئی دیکھا گہوارہ پر اپنے مولا کو کہ مانند چودھوین رات کے

چاند کے کہ میرے سامنے ہنستے تھے اور مسکراتے تھے پس حضرت نے آواز دی
کہ میرے فرزند کو لے آؤ جب مین لے گئی تو حضرت نے زبان مبارک اپنی
اُس طفل کے دہن مطہر مین پھیری اور فرمایا کہ اے بیٹا کلام کرو حضرت صاحب الامر
علیہ السّلام نے شہادتین پڑھی اور صلوات حضرت رسالت پناہ اور تمام
ائمہ ہدا علیہم السلام پر بھیجی اور بسم اللہ کہکر وہ آیت جو اوپر مذکور ہوئی پڑھی
پس حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام نے فرمایا کہ پڑھو اے فرزند اُن چیزونکو
جنکو حق تعالی نے اپنے پیغمبرون پر بھیجا ہے پس ابتدا کی حضرت صاحب الامر
علیہ السّلام نے حضرت آدم کے صحیفون سے اور اُنکو بزبان سُریانی پڑھا اور
کتاب ادریس اور کتاب نوح اور کتاب ہُود اور کتاب صالح اور ابراہیم کے
صحیفے اور توریت موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل عیسیٰ اور قرآن جناب
محمد مصطفےٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا اُن سب کو پڑھا پھر
پیغمبرون کے قصّونکو یاد فرمایا پس حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام نے
فرمایا کہ جب حق تعالی نے اس امت کے مہدی کو مجھے عطا فرمایا ہی تو دو
فرشتونکو بھیجا کہ اُسکو سراپردہ ہاے عرش رحمانی پر لے گئے پس حق تعالی نے خطاب
فرمایا اسطرح کہ مرحبا تجھکو اے بندے میرے تجھکو مین نے پیدا کیا ہے اپنے
دین کی یاری اور اپنی شریعت کے امر کے اظہار کے لیے اور تو ہی ہدایت یافتہ
میرے بندون سے ہے قسم اپنی ذات مقدس کی کھاتا ہون کہ تیری اطاعت

کرنے والونکو مین ثواب دونگا اور نافرمانی کرنے مین تیرے عذاب و عقاب
کرونگا نافرمانی کرنے والونکو اور بسبب تیری شفاعت و ہدایت کے بندون کے
بخش دونگا اور مخالفت مین تیری انکو عذاب کرونگا ای دو فرشتو پھیر لیجاؤ اُس
اُسکے باپ کی طرف اور میری طرف سے سلام پہونچاؤ اور کہو کہ وہ میری پناہ
و حفظ و حمایت مین ہے اور اُسکی حراست و محافظت مین کرونگا اُسکے دشمنونکے شر سے
اُسوقت تک کہ اُسکو ظاہر کرون اور حق کو اُسکے سبب سے قائم کرون اور باطل کو
کردون اور دین حق میرے لیے خالص ہو - اور نسیم خادم امام حسن عسکری علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جس ساعت حضرت صاحب الامر علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپنے
چھینک لی اور فرمایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ پس فرمایا
کہ ظالمونکو گمان ہے کہ حجت الٰہی کو باطل و ضائع کرسکتے ہین حالانکہ جسوقت حق تعالے
مجھے بات کرنیکی اجازت عطا فرمائیگا اُسوقت ضرور شک برطرف ہو جائینگے اور
جب ایک شب اُن حضرت کی ولادت سے گذری تو مین خدمت مین حاضر تھا
کہ مجھے چھینک آئی حضرت نے فرمایا یرحمک اللہ مین خوش ہوا پس فرمایا کہ تو چاہتا
ہے کہ تجھکو چھینک کی بابت بشارت دون مین نے عرض کیا ہان مولا میرے فرمایا
امان ہے مرگ سے تین روز تک **حدیث ششم** شیخ صدوق محمد
ابن بابویہ قمی اور سوائے اُنکے اورون نے اکابر محدثین رضوان اللہ علیہم سے
بسند معتبر سعد ابن عبداللہ قمی سے روایت کی ہے کہ اُسنے کہا کہ ایک دن مبتلا ہوا

ماخذ قسیمہ حدیث اول و دوم۔

مین لمباحثہ، بدترین نواصب اور بہت سے مناظرون کے بعد اُس ناصبی نے
مجھ سے کہا کہ وائے تم پر اور تمہارے اصحاب پر تم سب گروہ، روافض طعن کرتے ہو
مہاجر و انصار پر اور انکار محبت پیغمبر کا اُنکی نسبت کرتے ہو یہ دیکھو ابوبکر کو کہ کیسا بہ سبب
جلد مسلمان ہو جانے کے سب صحابہ سے بہتر ہو گیا تھا از بسکہ پیغمبر اُسکو دوست رکھتے
تھے شب غار کو اُسکو اپنے ساتھ لے گئے چونکہ حضرت جانتے تھے کہ بعد آنحضرت کے
وہ خلیفہ ہو گا پس مباد اتلف ہو جائے اور امور مسلمین اُس کے بعد معطل ہو جائین
بنابران حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اپنی جگہ پر سلایا اس لئے
کہ اگر یہ معاذ اللہ قتل کئے جائین گے تو کچھ ضرر امور مسلمین کا نہو گا پس مین نے اس کلام
کے بہت جواب دیے مگر وہ چپکا نہوا پھر کہنے لگا کہ اے گروہ روافض تم کہتے ہو کہ عمر و
ابوبکر منافق تھے اور حکایت شب عقبہ اور دبی پھیکنے کو اپنے لئے دلیل لاتے ہو
پس یہ کہو کہ اسلام اُن کا از روے رغبت تھا یا از روے اکراہ پس مین نے
بجاے خود فکر کی کہ اگر کہتا ہون کہ طوع و رغبت سے تھا تو یہ کہے گا کہ پس نفاق چہ
معنے دارد اور اگر کہتا ہون کہ اکراہ و جبر سے تھا تو یہ کہے گا کہ مکہ مین کوئی جبر نہ تھا
اور اسلام اسوقت کوئی ایسی قوت نہ رکھتا تھا کہ اُسکے اتباع مین آدمی مجبور ہوتے
ایسے خیال سے مین اُسکے جواب مین ساکت ہو رہا لیکن اپنے نہ جواب دینے کا مجھے
رنج و ملال ضرور ہوا پس دلگیر مین اپنی جگہ پھر آیا تا آنکہ مین نے ایک طومار لکھا
جسمین چالیس سے زائد مسائل مشکلہ درج کیے اور یہ دو مسئلے بھی لکھ دیے حضرت

امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت مین بھیجنے کو احمد ابن اسحاق وکیل آنحضرت کے ساتھ
کہ قم مین تھے جب مین نے اُنکو قم سے طلب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ شہر من رای کو
گئے ہین پس یہ دریافت کرکے مین بھی عقب مین اُنکے روانہ ہوا پس جب اُنکے پاس
مین پہونچا تو حقیقت حال اپنی مین نے اُن سے بیان کی احمد نے کہا کہ میرے
ساتھ تم خود چلو اور حضرت سے سوال کرو پس مین اُنکے ساتھ ہوا اور پہونچے ہم
در دولت سرای حضرت تک اور اجازت داخل ہونے کی طلب کی جب اجازت
ملی تو ہم داخل ہوئے احمد ابن اسحاق کے پاس ایک ہمیانی تھی جسکو وہ اپنی عبا مین
چھپائے ہوئے تھے اور اُس ہمیانی مین ایکسو ساٹھ تھیلیان سونے اور چاندی سے
تھین کہ ہر ایک کو ہر ایک نے شیعیان علی سے مُہر لگا کے حضرت کی خدمت مین
بھیجا تھا جب نظر ہماری روے مبارک حضرت پر پڑی تو نور وضیا و حسن و
صفا مین حضرت کا چہرۂ اطہر چودھوین رات کے چاند کی طرح معلوم ہوا اور دیکھا
کہ حضرت کے دامن پر ایک بچہ بیٹھا ہے کہ کمال حسن و جمال مین مانند مشتری تابان
و درخشان ہے اور سر مبارک پر اُنکے دو کاکلین ہین اور آنحضرت کے پاس ایک
جڑاؤ انار سونے کا جسپر نگینے اور جواہر گران بہا جڑے تھے موجود ہے جو کسی بزرگ نے
بصرہ سے ہدیہ کے طور پر حضرت کی خدمت مین بھیجا تھا اور ہاتھ مین حضرت کے
ایک نامہ ہے کہ اُسکو لکھ رہے ہین اور جب وہ بچہ مانع تحریر ہوتا ہے تو حضرت
اُسی انار کو ڈالدیتے ہین صاحبزادہ اُس انار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے

تو آپ لکھنے مین مصروف ہوتے ہین پس جب احمد نے ہمیانی کھولی اور حضرت کے
پاس رکھی تو حضرت نے اُس طفل سے فرمایا کہ یہ تحفے اور ہدیے تمھارے شیعونکی
طرف سے ہین کھولو اور تصرف کرو بس حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے عرض کیا
کہ اے مولا میرے آیا جائز ہے کہ ہین اپنے طاہر ہاتھ کو کہ جمیع گناہون سے پاک
ہین بڑھاؤن ایسے مال کیطرف جو حرام و نجس و باطل ہدیون سے ملا ہوا ہو بس
حضرت نے فرمایا کہ اے پسر اسحاق نکال جو تیری ہمیانی مین ہو تا مال حلال و حرام کو
آپس سے جدا کرین ہم پسر اسحاق نے ایک تھیلی نکالی حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا کہ یہ فلان شخص کی مرسلہ ہو کہ فلان محلۂ قم مین رہتا ہے اور باسٹھ
اشرفیان اس تھیلی مین ہین جس مین پنیتالیس دینار یعنی اشرفیان تو اُس ملک کی
قیمت سے ہین جو اسکو اپنے باپ کی میراث سے بہم پہونچی ہین اور اسکو اُس نے
فروخت کیا ہے اور چودہ دینار اُن سات جامون[1] یعنی کپڑون کی قیمت ہو جو اُس نے
وہ بھی فروخت کیے ہین اور دو کان کے کرایہ کے تین دینار ہین۔ حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو اے فرزند اب یہ کہو کہ اُس مین حرام کیا چیز ہے
تا نکال لیجاے فرمایا اس ہمیانی مین ایک اشرفی رے کے سکہ کی ہو کہ فلان تاریخ
اُسکو ضرب کیا ہے اور تاریخ اُسکی اُسپر نقش ہو اور آدھا نقش اُسکا مٹ گیا ہو اور ایک
اشرفی کٹی ہوئی اور ناقص ہو کہ ڈیڑھ دانگ وزن مین ہو بس حرام اس تھیلی مین یہی

[1] جامہ یعنی پہنے اور بچھانے کا کپڑا ۱۲ ع۔

دو دینار ہین اور اُنکے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُس تھیلی کے مالک کا فلان سال
اور فلان ماہ مین ایک جولاہے کے پاس ڈیڑھ من ریسمان[۱] تھا اور ایک مدت اُس پر
گذر گئی تھی تاآنکہ چور اُسکو لے گئے جولاہے نے کہا کہ سوت چور لے گئے اُس نے باور نکیا
اور اُس سے تاوان مین اپنے سوت سے باریک تر اُسی وزن کے برابر اور سوت لیلیا
اور اُسکا کپڑا بنا کر فروخت کیا یہ دو دینار اُسی کپڑے کی قیمت کے ہین اور حرام ہین جب
تھیلی کو احمد نے کھولا تو دو دینار اُسی حیثیت کے نکلے جیسا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے
فرمایا تھا پس وہ نکال کے باقی کو حضرت کے پیشکش کیا پھر دوسری تھیلی نکالی حضرت
صاحب الامر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مال اُس شخص کا ہی کہ فلان محلہ قم مین رہتا ہی اور
پچاس اشرفیان اس تھیلی مین ہین اور ہم اُنکی طرف ہاتھ نہین بڑھائینگے پوچھا کیون
فرمایا کہ یہ اُن گیہوُنکی قیمت مین سے ہین جو اُسکے اور برزگرون[۲] کے اشتراک مین تھین اور
اُس نے اُن برزگرون سے اپنے حصہ سے زیادہ وزن کیل مین لے لی تھین حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ سچ کہا تم نے اے فرزند میرے پس احمد سے
کہا کہ ان تھیلیونکو اُٹھا لو اور وصیت کر دو کہ اُنکے مالکونکو پھیر پہنچا دین کہ ہم انکا لینا نہین چاہتے
اس لیے کہ یہ حرام سے ہین بعد ازان فرمایا کہ وہ کپڑا نکالو جو فلان بڑھیا نے ہمکو بھیجا
ہے سعد کہتا ہی کہ احمد نے کہا کہ مین نے اُسکو خرجی مین پوشیدہ رکھا تھا لیکن نکالنا اور لانا

[۱] ریسمان یعنی رسی و تار باریک کہ پنبہ یعنے روئی وغیرہ سے بنائی جائے ۱۲ ع یہان مراد سوت سے ہے
جسکا کپڑا بنا جاتا ہی ۱۲ عفی عنہ [۲] برزگر یعنے زارع و کاشتکار ۱۲ عفی عنہ ۔

بھول گیا تھا یہ کہکے وہ لانے کے لیے اُٹھا اور حضرت میری طرف ملتفت ہوئے اور
ارشاد فرمایا کہ اے سعد کس مطلب کے لیے تو آیا ہی عرض کیا مین نے کہ شوق ملازمت
وقدمبوسی حضور مجھکو لائی ہے فرمایا کہ وہ مسائل جو تمھارے پاس تھے کیا ہوئے
عرض کیا حاضر ہین فرمایا میرے نور چشم سے پوچھو جو چاہو اور اشارہ کیا حضرت
صاحب الامر علیہ السلام کیطرف مین نے عرض کیا کہ مولا میرے اور فرزند میرے مولاکے
مجھکو روایت پہونچی ہے کہ حضرت پیغمبر نے حکم طلاق دینے کا اپنی عورتونکو اختیار مین
حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے دیدیا تھا یہانتک کہ روز جمل مین
حضرت امیر نے ایک قاصد کو عائشہ کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اسلام اور اہل اسلام کو
تو نے ہلاک کیا اُس فریب وکھاپے سے جو تجھ سے صادر ہوا اپنے فرزندونکو تو نے جہالت
وہلاکت وضلالت مین ڈالا ہی اگر اس عمل قبیح سے تو دست بردار ہو تو بہا ورنہ تجھکو
طلاق دیدونگا پس ارشاد ہو کہ یہ کیسی طلاق تھی کہ بعد وفات جناب رسول خدا کے
جناب امیر کے سپرد کی گئی تھی حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
شان پیغمبر کی عورتون کی بڑی مقرر فرمائی تھی اور اُنکو مومنونکی مان کے لقب کا
شرف مخصوص عنایت فرمایا تھا مگر رسولخدا نے ارشاد فرمادیا تھا حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام سے کہ شرف مذکور اُنکے لیے جبھی تک باقی رہے گا جبتک مطیع خدا رہین
اور جو کوئی اُنمین سے بعد میرے معصیت خدا کرے اور تمپر خروج کرے تو تم اسکو
طلاق دیدینا اور جو شرف اُنکو دیا گیا ہے اُس سے گرادینا بعد اسکے پوچھا مین نے

کہ یا ابن رسول اللہ مجھکو خبر دیجئے تفسیر سے اس آیہ کی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی حضرت موسیٰ سے
کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى کہ ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہ ہی کہ نکال
ڈال اپنے پانون سے نعلین تحقیق کہ تو وادی پاکیزہ مین ہے کہ نام اُس کا طوی ہی بہ تحقیق
کہ علما کا اتفاق ہی کہ نعلین اُن حضرت کی پوست مردہ کی تھی لہذا خداے تعالیٰ نے
حکم دیا کہ اُتار ڈالو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ بات کہتا ہے تو وہ حضرت موسیٰ پر
افترا باندھتا ہی اور اُنکو ساتھ رتبہ نبوت کے جاہل جانتا ہی کیونکہ خالی دو صورتون سے
یہ اُنکا فعل نہ تھا کہ یا نماز موسیٰ کی اُس نعلین سے جائز تھی یا نہ تھی اگر جائز تھی تو پہننا بھی اُنکا
اُس بقعہ مین جائز ہوگا ہر چند کہ وہ مکان مقدس و مطہر ہو اور اگر نماز اُس سے جائز نہ تھی
پس موسیٰ معاذ اللہ حرام و حلال کو گویا نہ جانتے تھے اور جاہل تھے اُس چیز سے کہ جس سے
نماز نہین پڑھ سکتے اور یہ قول کفر ہے پس عرض کیا مین نے اب حضور ارشاد فرمائین
معنے اس آیہ کے فرمایا کہ موسیٰ وادی مقدس قرب مین تھے پس عرض کی کہ خداوندا
مین نے اپنی محبت کو تیرے واسطے خالص کیا ہے اور دلکو اپنے تیرے غیر کی یاد سے
دھو ڈالا ہی حالانکہ دل مین زن و فرزند کی محبت اُس وقت تک موجود تھی کیونکہ اُنکے
لیے آگ لینے کو آئے تھے لہذا حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ محبت اہل کو اپنے دل سے
دور کرو اگر میری محبت خالص ہی اور خیال سے اورونکے دل پاک ہی اور میری محبت کے
وادی مقدس مین ثابت قدم ہو تم پس نعلین کنایہ اُن محبتون سے ہی چنانچہ بعض اس
بات کی تائید مین یہ نقل کرتے ہین کہ خواب کے عالم مین مثالون مین جو چیزین نظر آتی ہین

اُس مین کفش مثال عورت کی ہی پس جوکوئی خواب مین دیکھے کہ کفش اُسکی چوری گیا ہی
تو عورت اُسکی مرجائے گی یا اُس سے دور ہوجائے گی سعد کہتا ہے کہ پھر پوچھا مین نے
تاویل کہیعص سے فرمایا کہ یہ حروف اخبار غیب سے ہین کہ حق تعالیٰ نے حضرت
زکریا کو خبر دی تھی بعد ازان حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر فرمایا اور
سبب یہ تھا کہ حضرت زکریا نے خدا سے طلب کیا تھا کہ اسماء مقدسۂ آل عبا
اُنکو تعلیم فرماے کہ سختیون مین اُن نامون کے ذریعے سے پناہ حاصل کرین پس
جبرائیل آئے اور نام آل عبا اُنکو تعلیم کیے پس جب حضرت زکریا نام محمد و علی و فاطمہ
و حسن صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو یاد کرتے تھے تو غم اُنکا زائل و برطرف ہوجاتا تھا
اور جب نام مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتے تھے تو گریہ اُن پر
ایسا غالب ہوتا تھا کہ اپنے تئین ضبط نہ کرسکتے تھے پس ایکدن مناجات کی
کہ خداوندا یہ کیا بات ہی کہ جب نام ان چارون بزرگوارون کا مین لیتا ہون تو
غم میرا زائل ہوجاتا ہے اور مسرور ہوتا ہون اور جب نام خامس آل عبا علیہ السلام
کا لیتا ہون تو غم و رنج میرا جوش مین آتا ہی اور روتے روتے مجھ مین طاقت نہین
رہتی پس خداوند عالمیان نے قصۂ شہادت اور مظلومیت کا اُن حضرت کے
حضرت زکریا کو وحی فرمایا اور ارشاد ہوا کہیعص پس کاف اشارہ نام کربلا ہے
اور ہا ہلاک عترت طاہرۂ سید الانبیا ہے اور یا یزید ملعون ہے کہ کشندہ اور ظالم
اُنکا ہے اور عین عطش اور تشنگی اُنکی ہی اُس صحرا مین اور صاد صبر اُنکا ہے جب

حضرت زکریا نے یہ قصہ دردناک سُنا تو تین دن تک مسجد سے حرکت نکی اور نہ
کسی کو اپنے پاس آنے دیا اور مشغول گریہ وزاری ونالہ وبیقراری رہے اور تُحفہ تکی
مصیبت مین مرثیہ پڑھتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ بارالٰہا تو دل کو بہترین مخلوق کے
اُسکے فرزند کی مصیبت سے درد مین لائے گا آیا اس بلا کو اور ایسی مصیبت کو ایسے
صاحب عزت کے لیے راہ دیگا آیا جناب فاطمہ علیہا السّلام کو ایسی مصیبت کا جامہ
پہنائیگا آیا ایسے درد والم کو منزل رفعت وجلال مین اُنکے داخل کریگا بعد ان بانو نکے
عرض کیا کہ الٰہی مجھکو بھی ایک فرزند عطا فرما کہ پیری مین میری آنکھین اُس کے دیکھنے سے
روشن ہون بعد ازان مجھے اُسکی محبت کا فریفتہ فرما پھر ایسا کر کہ دل میرا اُس فرزند کی
مصیبت مین ایسا درد مین آئے جیسا کہ دل تیرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اُنکے فرزند کی مصیبت سے درد مین آئیگا پس حق تعالیٰ نے اُنکو حضرت
یحییٰ عطا فرمائے اور وہ بھی مانند حضرت امام حسین علیہ السّلام کے شہید ہوئے اور
حضرت یحییٰ چھ مہینے شکم مادر مین رہے تھے اور یہی چھ مہینے کی مدت حمل حضرت
امام حسین علیہ السّلام کی بھی تھی پس عرض کیا مین نے کہ فرمائیے کیا دلیل ہے
اس بات کی کہ امت اپنے واسطے امام نہین اختیار کر سکتی فرمایا ایسا امام اختیار کرینگے
کہ اُنکے احوال کا مصلح ہو یا ایسا کہ اُنکے احوال کا مفسد ہو عرض کی مین نے کہ ایسا امام اختیار
کرینگے جو باعث اصلاح اُنکا ہو فرمایا کیا وہ جانتے ہین کہ وہ امام باعث اصلاح ہی

لـه یعنی یحییٰ ایسے فرزند عطا فرمایا ۱۲ عفی عنہ۔

اُنکا ہوگا حالانکہ ضمیر سے اُسکے آگاہ نہین ہین کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گمان کرتے
ہین کہ یہ مصلح ہی اور آخر مین وہ مفسد ظاہر ہوتا ہے چنانچہ یہی سبب ہے کہ آدمی
اپنے لیے امام مقرر نہین کرسکتا پس فرمایا کہ اس مطلب کی تائید مین ایک دلیل تیرے
لیے بیان کرون کہ تیری عقل اُسکو قبول کرے بتا کہ جن پیغمبرونکو خداے تعالےٰ نے
خلق مین بھیجا اور اُنکو خلائق سے برگزیدہ کیا اور کتابونکو اُنپر نازل کیا اور اُنکو مؤید
بوحی وعصمت فرمایا اور وہ علم ہدایت امت کے ہین اور اختیار سب امت کا اُنکو
ہے اور امت سے وہ بہتر جانتے ہین اور موسیٰ اُنھین مین سے ہین اور عیسیٰ اُنھین
مین سے ہین پس آیا ہوسکتا ہے اور جائز ہے کہ باوفور عقل وکمال و لپنے علم کے اگر
کسی شخص کو وہ امت سے اپنی عقل کے موافق اچھا سمجھ کے اختیار کرین اور وہ
برگزیدہ اُنکا منافق ظاہر ہو حالانکہ اُنکا گمان اُسکی مومنیت کا ہو عرض کیا مین نے
نہین یعنی برگزیدہ پیمبر کا منافق نہین ظاہر ہوسکتا فرمایا موسیٰ کلیم اللہ نے باوجود
حصول کمال علم وعقل ونزول وحی اعیان قوم سے اپنے اور اپنے لشکر کے بزرگون سے
ستر آدمیونکو اچھا سمجھ کے چُنا تھا اپنے ساتھ کوہ طور پر لیجانے کے لیے اور اُن سبکو
حضرت مومن جانتے تھے اور مخلص ومعتقدین مین شمار کرتے تھے لیکن آخر مین
وہ منافق ظاہر ہوئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اُنکا حال بیان فرمایا ہے پس جبکہ
برگزیدہ پیغمبر خدا کا اصلح امت چُنا ہوا افسد امت ظاہر ہوا تو عوام الناس و مہاجر
انصار کے برگزیدہ و مختار پر کب اور کیونکر اعتماد ہوسکتا ہے کہ ما فی الضمیر

دسرائر مردم سے خبر نہین رکھتے پس چاہیئے کہ امام ایسے شخص کی طرف سے
منسوب ہو کہ عالم الضمائر و خفیات امور ہو بعدازان ازراہ اعجاز حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ اے سعد تمھارا دشمن کہتا تھا کہ حضرت رسول براہ شفقت ابوبکر کو غار مین
لے گئے تھے اس لیئے کہ جانتے تھے کہ وہ خلیفہ ہو ایسا نہو کہ مارا جائے پس
تم نے جواب یہ کیون نہ دیا کہ تم لوگ روایت کرتے ہو کہ پیغمبر نے فرمایا ہے
کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی اور ان تیس سالون کو تم نے چار خلفا کی عمر پر
تقسیم کیا ہو اور تمھارے گمان فاسد مین یہ چارون خلیفہ برحق ہین پس اگر اس
سبب سے ابوبکر کا غار مین لیجانا تھا تو چاہیئے تھا سب کو اپنے ساتھ لیجاتے پس
تمھارے کہنے کے موافق گویا حضرت نے ان تینون باقی خلفا کے باب مین تقصیر
اور ترک شفقت کیا اور انکے حق کو ہلکا شمار کیا اور جو تجھ سے تیرے دشمن نے یہ پوچھا
کہ اسلام ابوبکر و عمر کا رغبت سے تھا یا کراہت سے تو کیون تو نے نہ کہا کہ رغبت
تھا مگر صرف واسطے طمع دنیا کے اس لیے کہ وہ کافران یہود سے مخلوط تھے
ازروے توریت اور اپنی کتابون کے احوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہود
لوگ انکے لئے پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت عرب پر غالب ہونگے
بادشاہ ہونگے اور بادشاہی انکی ازبابت[1] بادشاہی بخت النصر ہوگی لیکن دعوی
پیغمبری کا کرینگے اور کفر و عناد سے کہتے تھے کہ دراصل وہ پیغمبر نہین ہین لیکن

[1] بابت بمعنی لائق و سزاوار و لائقی و سزاواری ۱۲ غ —

معاذ اللہ یہ دروغ دعوی کرینگے پس جب حضرت نے دعوی رسالت کیا تو ابوبکر
و عمر نے یہود کے کہنے سے کلمتین[1] پڑھ لیے اس طمع سے کہ شاید کوئی ولایت
و حکومت حضرت انکو دیدین حالانکہ باطن مین کافر تھے اور جب آخر مین مایوس ہوئے
تو منافقونکے ساتھ عقبہ پر گئے اور اپنے مُنھ چھپائے تا کوئی پہچانے نہین اور دبّے[2]
اس لیے لگائے کہ حضرت کا اونٹ بھڑک جائے اور خدانخواستہ حضرت کو ہلاک کرے
پس حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا اور پیغمبر کو اپنے اُن کفار کے شر سے محفوظ رکھا کہ وہ
لوگ ضرر نہ پونہچا سکین اور حال اُنکا مثل حال طلحہ اور زبیر کے تھا کہ حضرت امیر المومنین سے
از روے طمع ظاہر مین بیعت کی کہ شاید حضرت ہر ایک کو اُنمین سے کوئی ولایت
و حکومت عنایت فرمائین لیکن جب مایوس ہوئے تو بیعت کو توڑ ڈالا اور خروج کیا
اور جزاے عمل پر دُنیا و آخرت مین پہونچے سعد کہتا ہے کہ جب بات حضرت کی
تمام ہوئی تو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نماز کے لئے اُٹھے اور حضرت
صاحب الامر بھی اُنکے ساتھ اُٹھے اور مین اپنی جگہ پر پھر آیا پس احمد ابن اسحاق کو راہ مین
دیکھا مینے کہ روتے چلے آتے ہین مینے کہا کہ دیر کرکے کیون آئے اور روتے کیون ہو
کہا کہ وہ جامہ جو حضرت نے طلب فرمایا تھا نہ ملا مینے کہا کچھ ڈر نہین ہی جاؤ اور
حقیقت حال کو حضرت سے عرض کردیں وہ گیا اور ہنستا ہوا پھر ا اور صلوات محمد و آل محمد پر

---

[1] کلمتین یعنی دو کلمے غالبًا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مراد ہے ۱۲ عفی عنہ [2] دبّہ بالفتح و تشدید مفتی
ظرف چرمین بند از موم خام کہ اکثر دران روغن پر کنند ۔ ۱۲ غ اور ہندی مین اُسکو کُپّہ کہتے ہین غالبًا بجاے روغن کے کافرون نے
باروت وغیرہ مہلک چیز بھری ہو گی ۱۲ عفی عنہ و بقولے اُنمین کنکر پتھر بھرے تھے تا اونٹ حضرت کا ٹھوکر
کھائے اور وہ کُپّہ گرین اور اُسکی صدا سے حضرت کا اونٹ بھڑکے ۱۲ مصحح۔

بھیجا تھا اور کہتا تھا کہ اُسی جامہ کو مین نے دیکھا کہ حضرت کے بالائے مبارک کے نیچے بچھا تھا
اور اُسی پر حضرت نماز پڑھ رہے تھے سعد کہتا ہے کہ ہم نے شکر الٰہی ادا کیا اور چند روز
جو وہان رہے تو ہر روز خدمت حضرت مین جایا کرتے تھے اور حضرت کے پاس حضرت
صاحب الامر علیہ السلام کی بھی زیارت و ملازمت حاصل کرتے تھے تاآنکہ جب روز وداع ہمارا آیا
تو مین اور احمد معہ دو اور اہل قم کے بوڑھے آدمیون کے خدمت مین آنحضرت کے حاضر ہوئے
اُسوقت احمد کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ اب رخصت میری نزدیک ہوئی ہے
اور رنج مفارقت آپکا بہت دشوار ہے خدا سے سوال کرتا ہون کہ صلوات بھیجے تم پر اور
تمھاری جد محمد مصطفےٰ اور پدر علی مرتضےٰ اور تمھاری مان سیدۃ النسا اور بہترین جوانان
اہل بہشت تمھارے باپ اور چچا اور سب ائمہ اطہار پر آپکے آبا طاہرین سے اور تمھارے
فرزند پر اور خدا سے طلب کرتا ہون مین یہ امر کہ شان کو تمھارے لئے رفیع و بلند فرمائے اور دشمن کو
تمھارے مخذول و منکوب فرمائے اور تمھارے جمال باکمال کا یہ دیکھنا میرا آخری نہو جب مین نے
یہ کہا تو حضرت رونے لگے ایسا کہ آنسو روے مبارک پر سے نیچے گرے اور فرمایا کہ اے
پسر اسحاق دعائین زیادہ نہ طلب کر اس لیے کہ اس معاودت مین تو جوار رحمت الٰہی
مین ہوگا احمد نے جو یہ سُنا بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو عرض کیا کہ مین آپ سے
سوال کرتا ہون از برائے خدا اور بحرمت آپ کے جد جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے کہ مجھکو ایسا کپڑا مرحمت فرمائیے کہ اُسکو مین اپنا کفن کرون پس حضرت نے بچھونے کے
نیچے اپنا دست مبارک بڑھایا اور تیرہ درہم نکلے اور فرمایا کہ یہ لے اور سوائے اس کے

اپنا روپیہ نہ خرچ کرنا اور کفن جو تونے طلب کیا ہو تو وہ بھی نشاء اللہ تعالےٰ تجھکو پہونچے گا اور نیک کارونکی مزدوری کو خدائے تعالیٰ ضائع نہین فرماتا سعد کہتا ہو کہ جب ہمنے معاودت کی اور مین قریب منزل حلوان کے پہونچا تو احمد کو بخار آگیا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا جب ہم حلوان مین پہونچے اور کاروان سرائے مین اُترے تو احمد نے ایک شخص کو اہل قم سے طلب کیا کہ حلوان مین رہتا تھا اور بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ سب میرے پاس سے چلے جاؤ اور مجھکو تنہا چھوڑ دو پس ہم سب اپنی اپنی جگہ پر چلے آئے جب صبح نزدیک ہوئی اور آنکھ میری کھُلی تو دیکھا کافور خادم حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو کہ موجود ہے اور کہتا ہے کہ خدا تمکو اچھا صبر عطا فرمائے مصیبت مین احمد بن اسحاق کے اور انجام اس مصیبت کا تمھارے لئے نیک فرمائے غسل و کفن احمد سے تو ہم فارغ ہو گئے اب تم لوگ اُٹھو اور اُسکو دفن کرو اسلیئے کہ وہ تم سب سے عالی مرتبہ تھا تمھارے امام و پیشوا کے نزدیک پس یہ کہکر کافور نظروں سے غائب ہو گیا پس ہم اُٹھے اور باگریہ وزاری اُسکو دفن کیا رحمۃ اللہ تعالےٰ **حدیث ہفتم** محمد ابن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہو ابوالادیان سے کہ کہا اُنھون نے کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام بجالایا کرتا تھا اور نامے آنحضرتؑ کے شہرون مین لیجایا کرتا تھا پس اکبر دفعہ اُسی بیماری مین کہ جسمین حضرتؑ نے عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی آنحضرت کیخدمت مین حاضر ہوا حضرتؑ نے چند خطوط مدائن کے لئے لکھے اور ارشاد کیا کہ پندرہ روز کے بعد پھر تو سامرہ مین داخل ہوگا اور صدائے گریہ و شیون و زاری

میرے گھر سے سُنیگا اور اُسوقت مجھکو غُسل دینے والے غسل دینگے ابو الادیان کہتا ہے کہ اے سید میرے ہرگاہ یہ واقعہ ہائلہ[1] ظاہر ہوگا اُسوقت امر امامت کون کریگا فرمایا کہ جو شخص میرے خطوط کا جواب تجھسے طلب کرے وہی میرے بعد امام ہے عرض کیا مین نے اور کوئی علامت ارشاد ہو فرمایا جو کوئی مجھپر نماز پڑھے وہی جانشین میرا ہے عرض کیا مین نے اور کوئی علامت فرمایئے فرمایا جو کوئی کہے کہ ہمیانی مین کیا چیز ہے[2] وہی امام تمھارا ہے ابو الادیان کہتا ہے کہ اسکے بعد ہیبت اور رُعب حضرت کا ایسا مجھے مانع ہوا کہ مین یہ نہ پوچھ سکا کہ کونسی ہمیانی پس باہر آیا مین اور خطونکو اہل مدائن کو پہونچا دیا اور جواب لیے اور حضرت کی طرف معاودت کی اور جیسا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا اُسی طرح پندرھوین روز مین داخل سامرہ ہوا اور افسوس ہے کہ سُنی صدائے نوحہ و شیون جو منزل منور سے آنحضرت کے بلند تھی جب در دولت پر پہونچا تو مین نے دیکھا کہ جعفر کذاب بیٹھا ہے اور شیعہ گرد اُسکے مجتمع ہین اور رسم تعزیت اُسکے بھائی کی وفات کی اور رسم تہنیت اُسکی امامت کی لوگ ادا کر رہے ہین اُسوقت مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر یہ امام ہے تو معلوم ہوا کہ امامت کسی دوسرے طور و طرز پر معاذ اللہ ہو گئی ہے یہ فاسق کب قابلیت امامت کی رکھتا ہے کیونکہ مین اُسے پیشتر سے پہچانتا تھا کہ شراب پیتا ہے جوا کھیلتا ہے طنبور بجاتا ہے پس مین آگے گیا اور کلمات تعزیت و تہنیت ادا کیے لیکن اُسنے کوئی سوال

---

[1] ہائل یعنی ہولناک و شدید و ترسانندہ ۱۲ منہ [2] کیا چیز ہے۔ یہ ترجمہ ہے چہ چیز است کا پس یہان مراد اُس سے ظاہر فلان چیز ہی سے معلوم ہوتی ہے یعنے ہمیانی مین جو شے ہوگی وہ قبل اظہار حضرت بتا دینگے ۱۲ عفی عنہ۔

مجھسے نہین کیا تا آنکہ اسی حال مین عقید خادم باہر آیا اور جعفر سے کہا کہ اے سید
تمہارے بھائی کے کفن سے فراغت ہو گئی اب چلو اور اُنپر نماز پڑھو جعفر اُٹھے اور
شیعہ لوگ اُنکے ساتھ ہوئے جب صحن خانہ مین ہم سب پہونچے تو دیکھا کہ حسن عسکری
علیہ السلام کو کفن دیکے تابوت مین رکھدیا ہے پس جعفر آگے کھڑے ہوئے اس لیے کہ
برادر اطہر پر نماز پڑھین جیسے ہی چاہا کہ تکبیر کہین کہ ایک طفل گندم گون گھونگر والے بال
کشادہ دندان مانند پارہ ماہ کے باہر آئے اور جعفر کی ردا کھینچ کے فرمایا کہ اے چچا پیچھے
کھڑے ہو کہ مین سزاوار تر ہون اپنے باپ پر نماز پڑھنے کے لیے تم سے پس جعفر پیچھے
ہٹ گئے اور رنگ اُنکا متغیر ہو گیا اور وہ طفل ذیشان آگے کھڑے ہوئے اور اپنے
والد بزرگوار پر نماز پڑھی اور آنحضرت کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے پہلو مین دفن کیا
پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے بصری دے جواب نامون کے
جو تیرے پاس ہین پس اُن خطوط کو مین نے پیش کیا اور اپنے دل مین کہا کہ دو
نشان تو اُنمین سے جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمائے تھے ظاہر ہوئے
اب ایک علامت اور باقی رہی ہو پس مین باہر آیا حاجز وشائی اصحاب جعفر سے اتمام
حجت کے لیے کہ وہ امام نہین ہین اور خود جعفر سے یون کہا کہ یہ لڑکا کون تھا جعفر نے
کہا کہ واللہ مینے ہرگز نہین دیکھا تھا اور نہ مین اُسکو پہچانتا ہون اسی حال مین ایک
جماعت اہل قم کی آئی اور دریافت کیا احوال حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا جب
معلوم ہوا کہ آنحضرت نے وفات پائی پوچھا کہ اب امام کون ہے آدمیون نے اشارہ کیا جعفر

کذّاب کیطرف پس وہ لوگ جعفر کے پاس گئے اور کلمات تعزیت اور تہنیت کے ادا کئے اور کہا کہ ہمارے
پاس چند خطوط ہین اور چند مال ہین بتاؤ خط کس کے ہین اور مال کس مقدار مین ہی تاکہ تم کو
دیدیوین جعفر نے جو یہ سُنا مارے غصّہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے واہ لوگ مجھ سے غیب کا
حال پوچھتے ہین اسی اثنا مین حضرت صاحب الامر علیہ السلام کیطرف سے خادم باہر آیا اور کہا کہ
تمھارے پاس فلان و فلان شخص کے خط ہین اور ہمیانی ہی کہ اُسمین ہزار اشرفیان ہین اور اُنمین
دس اشرفیان ایسی ہین کہ طلار کو اُنپر روکش[1] کر دیا ہی پس اُن لوگون نے مال و خطوط خادم کو
دیے اور کہا کہ جسنے تمکو اس مال و خطوط کے وصول کرنیکے لیے ہمارے پاس بھیجا ہی وہی امام
زمان ہی اور مراد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی اسی ہمیانی سے تھی پس جعفر کذّاب گیا
معتمد کے پاس جو خلیفہ جور اُس زمانے کا تھا اور تمام حالات و وقائع کو خلیفہ کے سامنے
نقل کیا معتمد نے اپنے خدمتگار و نوکر بھیجا کہ صیقل کنیز حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو لے آوے
اُن لوگون نے اُس کنیز کو پکڑا اور کہا کہ اُس طفل کا نشان بتا کنیز نے انکار کیا اور اُن کے
رفع گمان کے لئے کہا کہ مجھے آنحضرت کا حمل ہی یہ سُن کے کنیز کو اُن لوگون نے ابن ابی الشوارب
قاضی کے حوالہ کیا اور کہا کہ جب اس کنیز کے لڑکا ہو تو اسکو قتل کرنا تا آنکہ عبداللہ ابن یحیی
وزیر مر گیا اور صاحب الزنج نے بصرہ مین خروج کیا اور وہ لوگ اپنے حال پر رہ گئے اور
کنیز گھر قاضی کے گھر سے اپنے گھر پر آئی اور شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے بروایت دیگر رشیق سے

---

[1] روکش معنی حریف و مقابل و شرمندہ کنندہ ۱۲ غ یہان ان تینون کلمات کے معنے فی الجملہ مناسبت
سے حاصل مطلب سونے کا ملمع کرنے سے غالبًا معلوم ہوتے ہین ۱۲ عفی عنہ

روایت کی ہی کہ رشیق کہتا ہے معتمد خلیفہ نے مجھکو معہ اور دو آدمیونکے طلب کیا اور حکم دیا کہ ہر ایک ہم مین سے دو دو گھوڑے اپنے ساتھ لیوے اسطرح کہ ایک پر سوار ہو اور ایک اپنے ساتھ کوتل رکھے اور یکبار بتعجیل سامرہ کو چلے جائین اور دولتخانہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ہمکو نشان دیا اور کہا کہ جب در خانۂ مبارک پر پہونچو گے تو ایک غلام سیاہ کو دروازہ پر بیٹھا دیکھوگے پس گھر مین چلے جانا اور جسکو اُس گھر مین پانا قتل کرنا اور سر اُسکا میرے پاس لے آنا پس جب در دولت حضرت پر ہم پہونچے تو دیکھا دہلیز پر ایک غلام سیاہ بیٹھا ہے اور ازاربند بن رہا ہے مین نے پوچھا کہ اس گھر مین کوئی ہی اُس نے کہا گھر کا مالک پس پھر بعد اس کہنے کے کسیطرح ہماری طرف متوجہ نہوا اور نہ ہماری کچھ پروا کی پس جب ہم داخل خانہ ہوئے تو بہت پاک و پاکیزہ گھر کو پایا اور مقابل در گاہ کے پردہ دیکھا کہ اُس سے بہتر کبھی نہ دیکھا تھا گویا معلوم ہوتا تھا کہ یہ پردہ ابھی کاریگر کے ہاتھ سے بنکر آیا ہی لیکن گھر مین کوئی نہ تھا جب پردہ کو اُٹھایا تو ایک بڑا سا حجرہ[۱] دکھائی دیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس حجرہ مین پانی کا دریا بھرا ہے اور انتہائے حجرہ پر ایک بوریا پانی پر بچھا ہے اور اُسپر ایک مرد بہترین مردم صاحب ہیبت استادہ ہین اور مشغول نماز ہین اور کسیطرح ہمارا طرف التفات نہین کرتے احمد ابن عبداللہ نے چاہا کہ حجرہ مین داخل ہو ویسکو رکھا کہ یکبارگی غرق ہوگیا اور بہت اضطراب کرنے لگا مین نے ہاتھ پکڑ کر نکال تو لیا

---

[۱] حجرہ یہ لفظ گوشہ و کوٹھری کے اقسام کے معنون مین جو مستعمل ہی تو از روے تحقیق لغت تو حا کو زبر یعنے فتح اور جیم پر جزم ہے لیکن زبان زد عوام حا کو پیش اور جیم ساکن ہے یعنے حُجرہ ۱۲ عفی عنہ

مگر وہ بیہوش ہو گیا بعد ایکساعت کے جب ہوش مین آیا تو دوسرا رفیق داخل خانہ ہونے کے
ارادہ سے آگے بڑہا اس کا بھی حال اسی نہج پر گذرا مین متحیر ہوا اور عذر کرنے لگا اور کہا کہ
مین معذرت چاہتا ہون خدا سے اور تم سے اے مقرب درگاہ خدا واللہ مین جانتا تھا
کہ مین کس کے پاس جاتا ہون اور حقیقت حال سے مطلع نہ تھا اب مین توبہ کرتا ہون
خدا کیطرف اس کردار سے پس وہ کسی طرح میری گفتار کیطرف متوجہ نہوئے اور مشغول
نماز رہے اور ان دونون کے دلونپر انکی طرف سے ہیبت عظیم طاری ہوئی پس پھر چلے
ہم وہین کو جہان سے آئے تھے اور معتمد ہمارا انتظار کر رہا تھا اور اسنے دربانون سے
کہدیا تھا کہ جسوقت ہم لوگ پھر کر پہونچین اسیوقت ہم کو اسکے پاس پہونچا دین پس ہم
سب وہان پہونچے دربان ہمکو معتمد کے پاس لے گئے اور تمام قصہ ہمنے اپنا اسکو سنایا
پوچھا مجھ سے پہلے تو یہ قصہ کسی سے تم نے بیان تو نہین کیا ہی ہم نے کہا نہین پس بڑی
بڑی قسمین کھا کے کہنے لگا کہ اگر مین نے سن لیا کہ ایک کلمہ بھی تم نے اس واقعہ کا کسی دوسرے
سے سوائے میرے نقل کیا تو یقینی تم سب کو قتل کرونگا چنانچہ اس حکایت کو ہم کسی سے
نہ کہہ سکے مگر بعد اس ظالم کے مرجانے کے ۔ اور محمد ابن یعقوب کلینی نے روایت کی ہی ایک
سپاہی سے منجملہ سپاہیان عباسی خلیفہ کے کہ وہ کہتا ہے کہ مین ہمراہ تھا کہ سیما غلام
خلیفہ کا سرمن رائے مین آیا اور دروازہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے دولتخانہ کا توڑا بعد
وفات آنحضرت کے پس حضرت صاحب الامر علیہ السلام دولتخانہ سے باہر تشریف لائے اور دست
مبارک حضرت مین ایک تبر تھا سیما سے فرمایا کہ میرے گھر مین کیا کرتا ہے سیما مارے

ڈر کے کانپنے لگا اور کہنے لگا کہ جعفر کذاب کہتا تھا کہ آپ کے والد سے کوئی فرزند نہیں رہا ہو اگر یہ گھر آپ کا ہے تو میں پھر جاتا ہون پس سما خانہ اطہر سے باہر چلا آیا علی ابن قیس راوی حدیث کہتا ہے کہ خادمان خانہ حضرت سے ایک شخص باہر نکلا تو مین نے اُس سے پوچھا کہ یہ حکایت جو اُس شخص نے نقل کی ہو آیا راست ہو کہا کس نے تجھکو خبر دی مین نے کہا خلیفہ کے سپاہی نے وہ شخص بولا کوئی خبر عالم چھپی نہین رہتی۔

حدیث ہشتم شیخ معتمد حسن ابن سلیمان نے کتاب منتخب البصائر مین روایت کی ہے بسند معتبر مفضل بن عمر سے کہ کہا اُس نے سوال کیا مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آیا وہ امام کہ جسکے ظہور کا لوگ انتظار کر رہے ہین اور اُنکے آفتاب اقبال اور نیر حشمت و اجلال کے طلوع کی امید مین ہین یعنی مہدی صاحب الزمان صلوات اللہ وسلامہ علیہ پس اُنکے خروج کا کوئی وقت بھی مقرر ہے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے انکار کیا ہے اس امر سے کہ کوئی وقت اُن حضرت کے ظہور کے لیے مقرر فرمائے کہ شیعہ اُس سے واقف ہون پس فرمایا کہ جو آیتین کہ حق تعالیٰ نے امر قیام ساعت مین قرآن مجید مین فرمائی ہین وہ سب قیام آنحضرت مین نازل ہوئی ہین اور جو شخص کہ ہمارے مہدی کے ظہور کے بابت کوئی وقت مقرر کرے تو اُسنے گویا اپنے تئین خدا کے ساتھ علم غیب مین معاذ اللہ شریک گردانا ہے اور دعویٰ اطلاع اسرار آلہی کا کیا ہے مفضل نے عرض کیا کہ اے مولا میرے کیونکر ابتدا ہوگی ظہور آنحضرت کی فرمایا بے خبر ظاہر ہونگے اور نام اُن کا بلند ہوگا

اور حکم اُن کا ظاہر و ہویدا ہو گا اور آسمان سے منادی اُنکے نام و کنیت و نسب کی
ندا کرے گا تا آنکہ حجت اُنکی شناخت و پہچان کی خلق پر تمام ہو اس حجت کے ساتھ
جو ہم نے خلق پر لازم کی ہے اور قصّون کو اور احوال کو اُنکے ہم نے بیان کیا ہے اور نام و
نسب و کنیت کو اُنکی ہم نے تمام آدمیون پر ظاہر کر دیا ہے کہ نام و کنیت اُنکی مثل اُنکے
جد نامدار کے نام و کنیت کے ہے تا آنکہ آدمی یہ نہ کہین کہ ہم نام و نسب اُن کا نہین
جانتے تھے پس خدائے تعالیٰ اُنکو سب دینون پر غالب فرمائے گا جیسا اُس نے اپنے
پیغمبر سے وعدہ فرمایا ہے کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ یعنی حق تعالیٰ نے
بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تا اُسکو غالب کرے سب دینون پر
ہر چند کہ کراہت رکھتے ہون وہ لوگ جو خدا کا کسی کو شریک جانتے اور گردانتے ہین
اور دوسری آیت مین فرماتا ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ
یعنی قتال کرو کافرون سے یہانتک کہ زمین مین فتنہ و کفر باقی نہ رہے اور باقی رہ
جائین سب دین خدا کے لیے پھر فرمایا کہ اے مفضل واللہ اُٹھائے گا حق تعالیٰ سب
دینون اور ملتون کے اختلاف کو اور سب دین ایک دین حق کی طرف پھر جائین گے
اور کوئی شخص بغیر دین حق کے کوئی دین قبول نہ کرے گا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
ہے کہ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی
کوئی طلب کرے غیر دین اسلام کو تو ہرگز اُس سے نہ قبول کیا جائے گا اور وہ آخرت مین
زیان کارون سے ہو گا مفضل نے پوچھا کہ ایام غیبت مین وہ حضرت کس سے مخاطبہ

فرمائینگے کہ اُس سے بات کرین فرمایا کہ ملائکہ اور مومنین جن و انس سے اور امر و نہی اُنکا ظاہر ہوگا انھین حضرت کے معتمدون اور نائبون کی طرف کہ اُنکے شیعون کو پہچانین واللہ اے مفضل گویا مین دیکھتا ہون اُن حضرت کو کہ داخل ہوئے ہین اور چادر رسالت پناہ اُنکے بدن پر ہوگے اور زرد عمامہ سر مبارک پر ہوگا اور نعلین مبارک حضرت رسولخدا کی اُنکے دونون پانؤن مین ہوگی اور دستِ مبارک مین اُنکے عصا ہوگا آنحضرت کا اور چند بکریان آگے اُنکے ہونگی تا کوئی پہچانے نہین اور اسی ہیئت سے آئینگے خانہ کعبہ کے پاس تمھارے رفیق پس جب رات ہوگی اور سونے والے سو رہین گے تو جبرئیل و میکائیل اور صف در صف ملائکہ حضرت کے لیے نازل ہونگے پس جبرئیل کہین گے کہ اے آقا میرے سخن تمھارا مقبول ہے اور حکم تمھارا جاری ہے پس حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہاتھ روے مبارک پر پھیرین گے اور کہین گے کہ حمد و شکر ایسے خداوند کے لایق ہے کہ وعدہ کو ہمارے راست فرمایا اور زمین بہشت ہمکو میراث مین عنایت فرمائی کہ جہان چاہین ہم رہین پس خدا کے لئے مزدوری کرنیوالونکی نیک مزدوری ہے پس کھڑے ہون گے رکن حجر الاسود اور مقام ابرہیم کے بیچ مین اور صداے بلند سے ندا کرینگے کہ اے گروہ بزرگوران میرے مخصوصونکے اور وہ لوگ جو حق تعالی نے اُن کو میری مدد کے واسطے ذخیرہ فرمایا ہے میرے ظاہر ہونے سے زمین پر پہلے آؤ میری طرف پس حق تعالے اُنکی آواز پہنچا دیگا اُن لوگون تک ہر جگہ مشرق و مغرب عالم مین جہان کہین کہ وہ ہونگے پس ایک ہی آواز کو وہ لوگ سُن لین گے اور متوجہ ہون گے حضرت کی خدمت مین آنے کی طرف

اور بیک چشم زدن سب حاضر ہونگے حضرت کے پاس رکن و مقام کے بیچ مین پس
ایک عمود نور بلند ہوگا زمین سے طرف آسمان کے کہ جو مومن روئے زمین پر ہو اُس سے
روشنی پائے اور وہ نور مومنون کے گھرون مین پہنچے گا کہ جانین اُنکی اُس نور سے فرحت
پائین گی لیکن یہ نہ جانین گے کہ قائم آل محمد ظاہر ہوئے ہین پس جب صبح ہوگی تو تین سو
تیرہ تن جو طی الارض کرکے اطراف عالم سے حضرت کیطرف روانہ ہوئے ہونگے سب
حضرت کی خدمت مین حاضر و ایستادہ ہونگے پس حضرت پشت کو کعبہ کیطرف کرینگے
اور اپنے ہاتھ کو کھولینگے مانند دست موسیٰ کے نور سے عالم کو روشن کرینگے
پس فرمائینگے کہ جو کوئی اس ہاتھ پر بیعت کرے تو ایسا ہے جیسے خدا سے بیعت کی پس
اول جو شخص کہ دست مبارک کو آنحضرت کے بوسہ دیگا اور بیعت کریگا وہ جبرئیل ہونگے
پس تمام ملائکہ بیعت کرینگے پھر نجیبان جن شرف بیعت حاصل کرینگے پھر تین سو نقبا[1]
بیعت سے سرفراز ہونگے اُسوقت آدمی مکہ کے فریاد کرینگے اور کہینگے یہ کون ہے جو کعبہ کیطرف
ظاہر ہوا ہے اور یہ کون لوگ ہین جو اُسکے ساتھ ہین پس بعضے کہینگے کہ یہ وہی مالک ہے
بکر بونہا جو مکہ معظمہ مین داخل ہوا تھا اور پوچھینگے کہ تم لوگ اُنکے اصحاب مین سے کسی کو
پہچانتے ہو وہ کہینگے کہ ہم تو کسی کو نہین پہچانتے بجز آٹھ آدمیون کے کہ چار اُن مین سے
مکے رہنے والے ہین اور چار مدینہ کے بلکہ اُن آٹھونکو ہم اُنکا نام و نسب کے ساتھ پہچانتے ہین

[1] نقبا جمع ہے نقیب کی جسکی معنی ہین آدمیون کا گواہ اور اپنے اوپر کہنے والا آدمیون کا م کا ۱۲ اکثر
غ غالبا جس سے مراد معاد مین سمجھنا چاہیئے ۱۲

اور یہ بیعت اول طلوع آفتاب مین ہوگی پس جب آفتاب بلند ہوگا تو
مقابل قرص آفتاب منادی بآواز بلند ندا کرے گا کہ اہل آسمان و زمین
سن لو اے گروہ خلائق یہ مہدی آل محمد علیہم السلام ہین اور نام و کنیت ہے
انکے جد کے انکو یاد کریگا اور نسبت دیگا انکو انکے والد بزرگوار
امام حسن عسکری علیہ السلام گیارھوین امام سے اور دیگر آبا ے
طاہرین سے انکے اگلے یعنی شمار کریگا امام حسین ابن علی علیہم السلام تک
اور کہیگا کہ انکے ساتھ بیعت کرو تا ہدایت پاؤ اور مخالفت انکے حکم کی نہ کرو
کہ مخالفت مین گمراہ ہوگے پس اول جو شخص کہ اس ندا کو سنکر لبیک کہے گا
اور قبول کرے گا وہ ملائکہ ہونگے پھر مومنین جن پھر نقباء آنحضرت کہ تین سو
تیرہ نفر ہونگے اور کہین گے کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے اور کوئی صاحب
گوش خلائق سے باقی نہ رہے گا کہ وہ ندا نہ سنے اور متوجہ نہو یعنی جملہ شہرون
او صحراؤن اور چارپاؤن اور بیابانون وغیرہ مین خلائق سے پھر نزدیک
غروب آفتاب کے مغرب آفتاب سے شیطان علیہ اللعن ندا کریگا کہ پروردگار
تمھارا وادی الیابس مین ظاہر ہوا ہے اور وہ عثمان بن علیہ اور فرزندان
یزید بن معاویہ علیہم اللعنۃ والعذاب سے اس سے بیعت کرو تا ہدایت
پاؤ اور مخالفت مین اسکے گمراہ ہوگے پس ملائکہ اور جن اور نقباء سب
اس ملعون کی تکذیب کرینگے اور جان لینگے کہ وہ شیطان علیہ اللعن ہے

اور کہین گے کہ سُنا ہمنے مگر اس صدائے پُر فریب و فاسد کو باور نہین کیا پس جو
صاحب شک و منافق و کافر ہوگا اس ندائے آخر پر راہ سے پھر جائے گا
اور اُس تمام دن حضرت صاحب الامر علیہ السلام پشت کعبہ کو دئیے ہوے
فرمائین گے کہ جو کوئی چاہے کہ نظر کرے اور دیکھے آدم اور شیث اور نوح
اور سام اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور موسیٰ اور یوشع اور عیسیٰ اور شمعون کیطرف
تو دیکھے مجکو کہ علم و کمال اُن سب کا مجھ مین موجود ہی اور جو کوئی چاہے کہ
نظر کرے محمد و علی و حسن و حسین و ائمہ ذریت حسین علیہم السلام کی طرف تو مجھپر نظر
کرے اور جو چاہے مجھ سے سوال کرے کہ ان سب حضرات کا علم میرے
پاس ہی اور جو کچھ اُنھون نے مصلحت نہ جانا تھا اور خبر نہین دی تھی مین خبر
دیتا ہون اور جو کوئی کتب آسمانی اور پیغمبرون کے صحیفون کا سننا چاہتا ہی
تسے اور مجھ سے سنے پس ابتدا کرینگے حضرت صحف حضرت آدم و شیث سے
پڑھنے مین پس اُسوقت امت آدم و شیث کہے گی کہ یہ ہین واللہ صحیفی
آدم و شیث کے کہ کوئی تغیر اُنمین نہین ہوا ہی اور وہ پڑھا اُن حضرت نے
کہ ہم نہین جانتے پھر حضرت پڑھین گے نوح و ابراہیم کی کتابون کو اور
توراتِ موسیٰ اور انجیل عیسیٰ اور زبور داؤد علیہم السلام کو اُن صاحبون کی
ملت کے عالم گواہی دین گے اس امر کی کہ یہ سب کتابین اُسی طرح پر
حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے پڑھی ہین جیسی آسمان سے نازل ہوئی ہین اور

کوئی تغیر اُن مین نہین ہے اور جو ہم سے فوت ہو گیا تھا اور ہم تک نہ پہونچا تھا وہ بھی سب حضرت نے ہمکو پڑھ کے سُنا دیا پھر حضرت قرآن مجید کو اُسی طرح پڑھین گے جیسا کہ حق تعالی نے اُنکے جد امجد جناب رسول خدا پر نازل فرمایا تھا بغیر تبدل و تغیر کے جیسا کہ اور قرآنون مین ہو گیا ہے پس اسی حال مین ایک شخص اُن حضرت کی خدمت مین ایسا آئیگا کہ مُنھ تو اُسکا پشت کی طرف پھرا ہوگا اور حضرت سے عرض کرے گا کہ اے سید میرے مین ہون بشیر ایک فرشتہ نے مجھے حکم دیا کہ آپ کی خدمت مین حاضر ہون اور آپ کو بشارت دون لشکر سفیانی کے ہلاک ہونے کی پس حضرت فرمائین گے کہ اپنا اور اپنے بھائی کا قصہ لوگون کے سامنے بیان کر بشیر کہے گا کہ مین اور میرا بھائی لشکر سفیانی مین تھا کہ خراب کیا ہم نے دنیا کو دمشق سے بغداد تک اور کوفہ کو خراب کیا ہمنے اور مدینے کو بھی خراب کیا ہمنے اور منبر شکستہ کیے اور ہمارے خچرون نے مینگنیان کین مسجد مدینہ مین پھر باہر آے ہم اور ہمارا لشکر ہمارا تین سو ہزار[1] یعنی تیس لاکھ تھا پس متوجہ ہوے ہم کہ کعبہ کو معاذ اللہ خراب کرین اور اُسکے اہل کو قتل کرین پس جب صحراے بیدا مین کہ حوالی مدینہ طیبہ مین ہے آخر شب کو ہم پہونچے اور نیچے اُترے تو ایک

[1] ظاہرا یہان سہو کاتب ہو تو عجب نہین یعنی سہ صد ہزار کی جگہ کاتب نے سی صد ہزار لکھدیا ہے کیونکہ ایک وقت ایسی کثرت سے فوج کم سُنی گئی ہے بلکہ نہین سُنی گئی اور نہ کہین لکھی دیکھی ۱۲ عفی عنہ ع لیکن اگر صحیح بھی ہو تو عجب نہین اسوجہ سے کہ اس زمانہ مین بہت بڑے بڑے لشکر جمع ہو رہے ہین جو مشاہدہ مین لاکھون کی تعداد مین آ رہے ہین ۱۲ معصوم صفدر عفی عنہ

صدا آسمان سے آئی کہ اے بیدا ہلاک کر ان ستمگارون کے گروہ کو پس زمین پھٹی
اور سب لشکر کو معہ چارپاؤن اور اموال و اسباب کے نگل گئی اور کوئی شخص
ماشی زمین کے اوپر باقی نہین رہا بجز میرے اور میرے بھائی کے ناگاہ ایک
فرشتہ ہمارے پاس آیا اور ہم دونون کا منھ پُشت کی طرف پھیر دیا جیسا کہ
آپ ملاحظہ فرمارہے ہین اور میرے بھائی سے کہا کہ اے نذیر تو جا طرف
سفیانی ملعون کے دمشق مین اور اُسکو ڈرا ظاہر ہونے سے مہدی آل محمد
علیہ السلام کے اور خبر دے اُسکو کہ تیرے لشکر کو حق تعالی نے بیدا مین
ہلاک کیا اور مجھ سے اُس فرشتہ نے کہا کہ اے بشیر تو ملحق ہو جا کے
حضرت مہدی علیہ السلام سے مکہ مین اور حضرت کو بشارت دے ہلاک
ہونے سے ظالمون کے اور توبہ کر آنحضرت کے دست حق پرست پر
کہ وہ توبہ تیری قبول فرمائین گے پس حضرت اپنا دست مبارک بشیر کے
منھ پر ملین گے کہ بہ حالت اول ہو جاے اور حضرت کے ساتھ بیعت
کرے اور حضرت کے لشکر مین رہے مفضل نے پوچھا کہ اے سید میرے
ملائکہ اور جن بھی اُس زمانہ مین آدمیون پر ظاہر ہونگے فرمایا ہان واللہ
اے مفضل اور اُنکے ساتھ گفتگو کرینگے اس طرح جیسے کوئی مرد اپنے ہمشہر
سے صحبت رکھتا ہے مفضل نے پوچھا کہ ملائکہ و جن اُنکے ساتھ ہونگے
فرمایا ہان واللہ اے مفضل اور وہ حضرت اُس گروہ کے ساتھ زمین

ہجرت مین یا بین نجف و کوفہ اُترینگے اور اُسوقت حضرت کے اصحاب کی تعداد
چھیالیس ہزار ملائکہ اور چھ ہزار جن ہونگے اور بروایت دیگر چھیالیس ہزار
جن ہونگے اور حقتعالی اُن حضرت کو اتنے لشکر سے عالم پر فتح و ظفر عطا
فرمائیگا مفضل نے پوچھا کہ آنحضرت اہل مکہ سے کیا کرینگے فرمایا پہلے نیک
حکمت اور موعظت سے حق کی طرفداری اور اُنکی دعوت کرینگے پس وہ
اطاعت کرینگے تو کسی شخص کو اپنے اہلبیت سے اُنپر خلیفہ مقرر فرماکے باہر
تشریف لائین گے اور متوجہ مدینہ طیبہ ہونگے مفضل نے پوچھا کہ خانہ
کعبہ کو کیا کرینگے فرمایا کہ خراب کر کے جیسا کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے
بنایا تھا اُسی طرز پر از سر نو بنائین گے اور ظالمون کی بناؤن کو مکہ اور مدینہ
اور عراق اور تمام ولایتون مین خراب کر دینگے اور مسجد کوفہ کو خراب کر کے
بنیاد و طرز اوّل سے اُسکی بنا فرمائینگے اور قصر کوفہ کو خراب کر دینگے کیونکہ
جسنے وہ بنایا تھا وہ ملعون تھا مفضل نے پوچھا کہ مکہ معظمہ مین اقامت
فرمائینگے فرمایا نہ اے مفضل بلکہ ایک شخص کو اپنے اہلبیت سے وہان جانشین
کرینگے اور جب وہ حضرت مکہ سے باہر چلے آئین گے تو اہل مکہ اُنکے خلیفہ کو
قتل کر ڈالین گے پس حضرت پھر اُنکی طرف پلٹ کے تشریف لیجائینگے
تو وہ لوگ خدمت مین آوینگے اس طرح کہ نیچے سر ڈالے ہوے اور تضرع
اور گریہ کرتے ہوے اور کہین گے کہ اے مہدی آل محمد علیہم السلام

ہم توبہ کرتے ہین ہماری توبہ قبول کر پس حضرت اُنکو نصیحت کرینگے
اور عقوبات دنیا و آخرت سے اُنکو ڈرائین گے اور اہل مکہ سے ایک شخص کو
اُنپر والی و حاکم مقرر کرینگے اور باہر تشریف لائین گے پھر وہ لوگ والی کو
بھی قتل کرینگے اُسوقت حضرت نقباء جن سے اپنے یارون کو پھر اُن کی
طرف بھیجین گے اسلیے کہ اُن لوگون سے ہدایتاً کہین کہ حق کی طرف پھر
پس جو شخص اُن مین سے ایمان لائے گا اُسکو بخشدینگے اور جو ایمان نہ لائیگا
اُسکو قتل کرینگے پس جب عسکر فیروز اثر مکے کی طرف پھر گیا تو اُسوقت
سو آدمیون سے ایک ایمان نہ لائیگا مفضل نے پوچھا کہ اے مولا میرے دولتخانہ
حضرت مہدی علیہ السلام کا اور مقام مومنون کے جمع ہونیکا کہان ہوگا
فرمایا پائے تخت اُن حضرت کا تو شہر کوفہ ہوگا اور مجلس دیوان و حکم مسجد کوفہ
ہوگی اور موضع خلوت حضرت کا نجف اشرف ہوگا اور محل[1] جمع بیت المال
و قسمت غنیمتہا مسجد سہلہ ہوگی پس مفضل نے پوچھا کہ سب مومن کوفہ مین
ہونگے فرمایا ہان اے مُفضل واللہ کوئی مومن ایسا نہوگا کہ اُسوقت کوفہ
مین یا حوالی کوفہ مین نہو یا دل اُسکا مائل کوفہ کی طرف نہو اور اُس زمانہ مین
ایک گوسفند کے مقام خوابیدنے یعنی سونے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم
ہوگی اور اُس زمانہ مین شہر کوفہ کی وسعت بقدر چون میل یعنے اٹھارہ

[1] محل جمع بیت المال قسمت غنیمتہا یعنی مال خانہ اور لوٹون یا لوٹ کے اسباب و سامان کے بٹنے کی جگہ مسجد سہلہ ہوگی ۱۲

فرسخ کے ہوگی اور قصرہائے کوفہ کربلائے معلے سے مل جائینگے اور حق سبحانہ تعالی بقعہ کربلائے معلے کو جائے پناہ اور ایسی جگہہ مقرر فرمائے گا کہ ہمیشہ محل آمد و شد ملائکہ و مومنان ہو اور رہے اور حقتعالی اُس زمین مقدس کا بہت بلند مرتبہ فرمائیگا اور اتنی برکتین اور رحمتین اُسپر نازل فرمائیگا کہ اگر کوئی مومن وہان کھڑا ہو کے خداوند کریم سے دُعا کرے گا تو بہ تحقیق ایک دُعا مین مثل ہزار گونہ مُلک دنیا کے اُسکو عطا فرمائیگا پس حضرت صادق علیہ السلام نے ایک آہ کھینچی اور فرمایا کہ اے مفضل تحقیق زمین کے بقعون نے آپس مین فخر کیا پس کعبہ معظمہ نے کربلائے معلے پر فخر کیا حق تعالے نے وحی فرمائی کعبہ کو کہ چپ رہ کربلا پر فخر نہ کر تحقیق کہ وہ ایسا بقعہ مبارک ہے کہ وہان ندائے اِنِّی اَنَا اللّٰہُ شجرہ مبارک سے موسی کو پہونچی اور وہ وہی مکان بلند ہے کہ مریم و عیسی کو ہم نے وہان جگہہ دی اور جس مقام مین کہ سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کو بعد شہادت کے دھویا تھا اوسی جگہہ حضرت مریم نے حضرت عیسی روح اللہ کو وقت ولادت غسل دیا ہے اور آپ بھی وہین غسل کیا ہے اور وہ بہترین بقعہ ایسا ہے کہ رسول اللہ نے وہین سے عروج کیا ہے اور خیر و برکت و رحمت بے پایان ہمارے شیعوں کے لیے وہان مہیا ہے ظاہر ہونے تک قائم آل محمد علیہم السلام کے

مفضل نے پوچھا کہ اے سید میرے پس مہدی علیہ السلام پھر کہان
متوجہ ہونگے فرمایا کہ اپنے جد رسول کے مدینے کیطرف اور جب مدینہ مین
وارد ہونگے تو ایک امر عجیب اُن حضرت سے ظہور مین آئیگا کہ سبب سرور و شادی
مومنین اور باعث خواری کافرین ہوگا مفضل نے پوچھا وہ کیا امر ہے
فرمایا جب اپنے جد بزرگوار کی قبر منور کے نزدیک پہونچین گے تو فرمائینگے
کہ اے گروہ خلائق یہ قبر ہے میرے جد رسو لخدا کی وہ کہین گے کہ
ہان درست ہے اے مہدی آل محمد پس فرمائین گے کہ یہ کون لوگ ہین
جن کو رسول اللہ کے ساتھ دفن کیا ہے وہ کہین گے یہ دو مصاحب
ہین اُن کے اور دو باپ ہین اُن کی ازواج کے ابوبکر و عمر پس حضرت
صاحب الامر علیہ السلام حضور خلائق مین مصلحتاً استفسار فرمائین گے
کہ کون ابوبکر و عمر اور کس سبب سے ان کو سب سے مخصوص کر کے میرے جد کے
ساتھ دفن کیا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوا ہوگا کہ اُن کے سوائے اور
بھی کوئی یہان دفن ہوا ہوگا وہ لوگ کہین گے کہ اے مہدی آل محمد
سوائے ان کے اور کوئی یہان دفن نہین ہوا انکو صرف اس وجہ سے
یہان دفن کیا ہے کہ خلفائے رسول اور پدران زنان آنحضرت کے تھے
پس حضرت فرمائین گے کہ آیا ہے کوئی ایسا جو ان کو دیکھے تو پہچان لے وہ
کہین گے ہم صفات سے پہچانتے ہین پھر فرمائین گے کہ آیا کسی کو اُن کے

دفن ہونے مین یہان کے شک ہے وہ کہین گے نہین پس بعد تین روز کے
حضرت حکم دین گے کہ دیوار کو چیر ڈالین اور اُن دونون کو قبر سے نکال
لین پس لوگ اُن دونون کو بابدن تازہ و صورت اصلی سابقہ قبر سے
نکالین گے پس حضرت ارشاد فرمائین گے کہ کفنون کو اُن کے کھولین اور
مابین خلق ایک خشک درخت پر اُن کو کھینچین[ل] پس امتحان خلق کے لیے
اُسی وقت وہ درخت خشک سبز ہو جاے گا اور اُس مین پتے نکل آئین گے
اور شاخین اُسکی بلند ہو جائین گی پس جب اُن کی لاشون سے ایسے اُمور
عجیب مشاہدہ کرین گے تو وہ جماعت کہ جو اُن کی دوست ہے کہے گی
کہ یہی واللہ شرف و بزرگی ہے پس ہم رستگار ہوے بسبب اُن کی
محبت کے جب یہ خبر منتشر ہو گی تو جس شخص کے دل مین بقدر حبہ بھی اگر
اُن کی محبت ہو گی تو وہ حاضر ہو گا اور منادی حضرت صاحب الامر
علیہ السلام کی طرف سے ندا کرے گا کہ جو کوئی ان دونون مصاحبان
و پدران زنان حضرت رسول کو دوست رکھتا ہے سب آدمیون سے
جدا ہو جاے اور ایک طرف کھڑا ہو جاے پس خلائق دو گروہ ہو جائینگی
یعنی ایک تو اُن کے دوست اور دوسرے اُن کے دشمن اور نفرین کرنیوالے

ل کھینچین یہ ترجمہ ہے کشند کا جس سے غالباً مراد لٹکا دینے کے ہوگی جیسے مثلاً بردار کشند کا ترجمہ
سولی چڑھا دین یا سولی پر کھینچ دین ہو سکتا ہے ۱۲ عفی عنہ

پس حضرت اُن کے دوستون پر یہ بات ظاہر فرمائین گے کہ تم ان دونون سے
بیزار ہو یعنی ان کی محبت سے نفرت و علٰحدگی کرو ورنہ عذاب الٰہی مین گرفتار
ہو گے وہ جواب دین گے کہ اے مہدی آل محمد پہلے اس سے کہ ہم اُن کے
قرب و منزلت کو نزدیک خداے تعالیٰ کے معلوم کرین اُنسے بیزار نہ تھے
اب آج اُن سے کیونکر بیزار ہو جائین درانحالیکہ اُن کی بہت سی کرامتین
ہمپر ظاہر ہو چکی ہین اور ہم سمجھ لیے ہین کہ یہ مقرب درگاہ خدا ہین بلکہ ہم تم سے
بیزار ہین اور اُس شخص سے جو تمھارے ساتھ ایمان لایا ہے اور اُنکے
ساتھ ایمان نہین لایا اور اُنکو خواری سے نکالا اور دار پر لٹکایا پس
حضرت حکم فرمائین گے ایک ہواے سیاہ کو کہ انپر چلے اور سب کو ہلاک
کرے پھر فرمائین گے کہ ان دونون ملعونون کو درخت سے نیچے اُتارین
اور پھر بہ قدرت الٰہی حضرت اُنکو زندہ کرین گے اور سب خلائق کو
حکم کرین گے کہ سب جمع ہون پس جو ظلم و کفر اول عالم سے آخر تک
ہوا ہے اُس سب کا گناہ اُن دونون ملاعین کے ذمہ عائد و لازم فرمائین گے
اس لیے کہ اگر وہ اول مین حق خلیفہ برحق کو یہ غصب نہ کرتے تو یہ
کچھ عالم مین نہ ہوتا مثل مارنے سلمان فارسیؓ کے اور آگ لگانے
دروازہ امیر المومنینؑ و فاطمہ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کے معاذ اللہ اُنکے
جلانے کے لیے اور زہر دینے حضرت امام حسنؑ اور قتل امام حسینؑ معہ

اولاد و عزیزان و انصار علیہم السلام کے اور اسیر کرنے ذریت رسول مختار
کے اور گرانے خون آل محمد کے کسی زمانہ مین اور ہر ایک خون ناحق ریختہ کے
اور ہر فرج جماع بحرام شدہ کے اور ہر سود حرام کھائے ہوئے کے
اور ہر گناہ و ظلم و جور کے کہ واقع ہوا ہو قیام قائم آل محمد علیہم السلام
تک پس بعد سب گناہ عائد کرنے کے حضرت اُن سے ارشاد فرمائین گے
کہ یہ سب گناہ تم سے سرزد ہوئے اس کا وہ ملاعین اعتراف و اقرار
کرینگے پس حضرت حکم فرمائین گے کہ جو کوئی اُن کے مظالم[1] مین حاضر ہو اپر
قصاص[2] جاری کیا جائے پس اُن کے لیے فرمائین گے کہ درخت پر کھینچ دین
اور آگ کو حکم فرمائین گے کہ زمین سے باہر نکلے اور اُنکو معہ درخت جلا دے
اور ایک ہوا کو حکم فرمائین گے کہ اُنکی خاکستر کو دریاؤن پر چھڑک دے
مفضل نے عرض کیا کہ اے سید میرے کیا یہ آخری اُن کا عذاب ہوگا
فرمایا ہیہات اے مفضل واللہ کہ سید اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و صدیق اکبر امیر المومنین و فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا و باقی
جمیع ائمہ ہدیٰ علیہم السلام یہ سب زندہ ہونگے اور جو کہ محض ایمان خالص
رکھتا ہوگا اور جو کہ محض کافر ہوگا سب زندہ ہونگے اور واسطے جمیع

[1] مظالم اس جگہ کو کہتے ہین جہان ظالم کو سزا پر پہونچائین ۱۲ غ [2] قصاص عربی تو کسی کے قتل کو جو کسی کے خون کے بدلے واقع ہو کہتے ہین اور فارسی والے مطلق تعزیہ کو کہتے ہین ۱۲ چراغ ہدایت

ائمہ علیہم السلام کے اور جمیع مومنین کے اُن کافرون پر عقاب کرین گے
یہان تک کہ ایک شب و روز مین ہزار مرتبہ اُن کو ہلاک کرین گے
اور وہ پھر زندہ ہونگے پس پھر خدا تعالی جہان چاہے گا اُن کافرون کو
لیجائیگا اور عذاب کریگا پھر اُس جگہ سے حضرت مہدی علیہ الصلوۃ والسلام
متوجہ کوفہ ہونگے اور مابین کوفہ و نجف اُترین گے معہ چھیالیس ہزار
ملک اور چھیالیس ہزار جن اور تین سو تیرہ تن نقبا کے مفضل نے پوچھا
کہ بغداد اُسوقت کس حالت مین ہوگا فرمایا کہ محل لعنت و غضب آلہی کا
ہوگا وائے اُس شخص پر جو وہان ساکن ہو زرد علمون اور مغرب کے
علمون اور اُن دور و نزدیک کے علمون کے وقت جو اوسکی طرف متوجہ ہونے
والے ہین واللہ کہ اُس شہر پر طرح طرح کے وہ عذاب نازل ہونگے جو گذشتہ امتون پر نازل
ہوتے تھے اور چند عذاب آلہی اُنپر ایسے نازل ہونگے کہ نہ آنکھون نے دیکھے ہون نہ
کانون نے سنے ہون اور جو طوفان کہ اہل بغداد پر نازل ہوگا وہ طوفان تلوار کا ہوگا
واللہ کہ ایک وقت بغداد ایسا آباد ہوگا کہ لوگ کہین گے کہ دنیا یہی ہے اور کہین گے
کہ گھر اور قصر اسکے بہشت ہین اور لڑکیان وہان کی حور العین ہین
اور لڑکے یعنی پسر وہان کے ولدان بہشت ہین اور گمان کرینگے
لوگ کہ خدا تعالی نے روزی بندون کی نہین تقسیم کی ہی مگر بغداد
مین اور ظاہر ہوگا اُس شہر مین افترا خدا اور رسول پر اور حکم بناحق

اور گواہی ناحق اور شراب پینا اور زنا کرنا اور ربا حرام کھانا اور خون ناحق
کرنا اس قدر کہ تمام دنیا مین اُتنا نہو پس خدا تعالی اُسکو خراب کریگا
معہ اُن فتنون اور لشکرون کے اسقدر کہ اگر کوئی وہان سے گذرے
تو صرف اتنا پتہ دے سکے کہ یہان زمین بغداد کی ہے پس خروج کرے
ایک جوان حسینی خوش رو طرف دیلم اور قزوین کے اور باواز فصیح ندا کرے
کہ فریاد کو پہونچو اے آل محمد علیہم السلام مضطر و بیچارہ کی کہ تم سے مدد
چاہتا ہے پس قبول کرینگے اُسکے کہنے کو گنجہاے خدا طالقان مین
اور وہ خزانے سونے اور چاندی کے نہ ہونگے بلکہ چند مرد ہونگے
جو شجاعت و عزم و صلابت مین مثل پارہ ہاے آہن شہب یابون
پر سوار او مکمل و مسلح ظالمون کو برابر مارتے یعنے قتل کرتے ہون گے
اور تا بہ کوفہ آوینگے اُسوقت کہ اکثر زمین کو کافرون سے پاک کیا ہو
پس وہ کوفہ مین ساکن ہونگے اور اُسکو خبر پہونچے گی کہ مہدی اور
اُنکے اصحاب نزدیک کوفہ کے پہونچے ہین پس حضرت اپنے اصحاب سے
کہین گے کہ آو چلین دیکھین کہ یہ کون شخص ہے اور کیا چاہتا ہے
واللہ وہ خود جانتا ہے کہ یہ مہدی آل محمد ہے لیکن مطلب اُسکا
یہ ہے کہ اپنے اصحاب پر ظاہر کرے حقیقت کو اُن حضرت کے
پس وہ جوان حسینی آے گا برابر حضرت مہدی کے اور کھڑا ہوگا اور

کہے گا کہ اگر سچ فرماتے ہین آپ کہ آپ ہی مہدی آل محمد ہین پس کہان
ہے عصا آپکے جد رسولخدا کا اور انگوٹھی اونکی اور زرہ کہ اوسکو
فاضل کہتے تھے اور عمامہ کہ اسکو سحاب کہتے تھے اور گھوڑا آنحضرت کا کہ اُسکا نام یربوع تھا اور
ناقہ آنحضرت کا کہ اُسکو غضبا کہتے تھے اور اُشتر[ط1] انکا کہ اُسکو دلدل کہتے تھے اور انکا حمار
جسکو یعفور کہتے تھے اور براق اور بزرگ و معتبر مصحف امیر المومنین کا بے تغیر و
تبدل حضرت نے جمع کیا تھا پس اُن سب تبرکات عالی درجات کو حضرت مہدی
علیہ السلام حاضر فرمائین گے یہانتک کہ عصا حضرت آدم و نوح
کا اور ترکہ ہود و صالح کا اور مجموع حضرت ابراہیم کا اور صاع
حضرت یوسف اور کیل و ترازوے شعیب اور عصا و تابوت موسی
اور زرہ داؤد اور انگوٹھی سلیمان کی اور اُن کا تاج اور اسباب
عیسی اور میراث سب پیغمبرون کے پس حضرت مہدی علیہ السلام
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عصا کو سنگ جلبی پر ضرب
فرمائینگے کہ ایک ساعت مین وہ درخت بزرگ ہو جاوے گا ایسا
کہ سب لشکر اُسکے سایہ مین رہے پس جوان حسینی کہے گا کہ اللہ اکبر
اب آپ اپنے ہاتھ کو بڑھائین تا مین آپ سے بیعت کرون
اے فرزند رسولخدا پس حضرت ہاتھ بڑھائین گے کہ سید حسینی اور

ط1 اشتر کے الف اور تا پر زبر ہے اس کے معنے خچر کے ہین ۱۲ غ

سب لشکر اوس کا بیعت کریگا بغیر چالیس ہزار نفر زیدیہ کے کہ اُسکے
لشکر مین ہونگے اور قرآن گردنون مین حمائل کیے ہونگے اور کہین گے
کہ یہ سب معاذاللہ سحر عظیم ہے پس حضرت مہدی آل محمد علیہم السلام
ہر چند اُنکو نصیحت کرینگے اور معجزے دکھلائین گے تین روز تک مگر
اُنکو کچھ اثر نہوگا آخر کار حضرت حکم فرمائین گے کہ ان سب کو قتل کرو۔ مفضل نے
پوچھا کہ مولا میرے پھر کیا کام کرینگے فرمایا کہ پھر بہت سا لشکر سفیانی
پر بھیجین گے تا آنکہ اُسکو دمشق مین گرفتار کرین گے اور صخرہ بیت المقدس
کے سامنے ذبح کرین گے پس حضرت امام حسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ
ظاہر ہونگے معہ بارہ ہزار صدیقون اور اُن بہتر تن شہداء کے جو اُن
حضرت کے ساتھ کربلا مین شہید ہوے تھے اور کوئی رجعت اس
رجعت سے خوشتر نہین ہے پھر ظاہر ہووین گے صدیق اکبر امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور واسطے اُنکے ایسا قبہ نجف اشرف
مین نصب کیا جائیگا کہ ایک رکن اُسکا نجف مین ہو اور ایک بحرین
مین اور ایک صنعا مین اور ایک مدینہ طیبہ مین اور گویا مین دیکھتا ہون
قندیلون اور چراغون کو اُس قبہ کے کہ آسمان و زمین کو روشنی دیتے
ہین زیادہ آفتاب و ماہتاب سے پس ظاہر ہوتے ہین سید اکبر معہ اُن
سب مہاجر و انصار وغیرہم کے کہ ایمان لاے ہین ساتھ اُن حضرت کے

اور معہ اُن سب کے کہ جو اُن حضرت کی لڑائیون مین شہید ہوے ہین پس زندہ
کرتے ہین اُس جماعت کو کہ جنہون نے آنحضرت کی تکذیب کی تھی اور
شک کرتے تھے اُنکی حقیقت مین یا اُنکے ارشاد کو رد کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ یہ معاذ اللہ ساحر ہین یعنی جادوگر ہین اور کاہن ہین اور دیوانے ہین
اور اپنی خواہش سے بات کہتے ہین پس وہ جوان حسینی اُن سے جنگ یا
نزاع کریگا اور اُن سب کو اُنکے فعل بد کی سزا دیگا اور یہی طرح اُن لوگون کو
جنہون نے پھیرا ہے لوگون کو ائمہ سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام
تک اور اُسکو کہ جس نے یاری اُن کی کی ہے اور اُن لوگون کو جنھون نے
حضرت کو آزار پہونچایا ہے تا آنکہ پیش از آخرت عذاب و خواری دنیا
مین مبتلا ہونگے اُسوقت ظاہر ہوگی تاویل اس آیہ کریمہ کی
وَنُرِیدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ
تا آخر آیہ اور ترجمہ اُسکا پہلے لکھا جا چکا ہے مفضل نے پوچھا کہ یا حضرت
مراد فرعون و ہامان سے اس آیہ مین کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر
و عمر مفضل نے پوچھا کہ حضرت رسو لخدا و حضرت امیر المومنین علی حضرت
صاحب الامر علیہم السلام کے ساتھ ہونگے فرمایا کہ ہان ضرور ہے کہ
وہ سب زمین پر پھرینگے یہانتک کہ پشت کوہ قاف پر اور تمام ظلمات مین
اور تمام دریاؤن مین یہانتک کہ زمین سے کوئی جگہ ایسی نرہیگی کہ

جسکو وہ حضرات طے نہ کرین اور دین خدا کو وہان قائم نہ کرین پس فرمایا
کہ گویا دیکھتا ہون مین اے مفضل اُس دن کو کہ ہم سب گروہ ائمہ اپنے
جد رسولخدا کے نزدیک کھڑے ہین اور اُن حضرت سے شکایت کر رہے
ہین اُس جور کی جو ہمپر واقع ہوا ہے اس امت جفا کار سے بعد وفات
اُن حضرت کے اور جو ہمکو رنج اُن ظالمون نے پہونچایا ہے اُن باتون
کو رد کرنے سے اور جھٹلانے سے اور دشنام دینے اور لعن کرنے سے
اور قتل سے ڈرانے سے اور نکال دینے سے ہمارے خلفاء کو حرم خدا
و رسول سے اور اپنے ملک کے شہرون مین لیجانے سے اور ہمارے
شہید کرنے سے زہر سے اور قید کرنے سے پس حضرت رسالت پناہ رو کے
فرمائینگے کہ اے میرے فرزندو نازل نہین ہوئی تمپر کوئی چیز مگر یہ کہ
تمھاری جد کے موافق کہ تم سے پہلے واقع ہو چکی تھی پس ابتدا کرینگی
حضرت فاطمہ صلوات اللہ وسلامہ علیہا اور شکایت کرینگی ابوبکر و عمر
کی کہ فدک مجھ سے چھین لیا اور جتنی حجتین مینے اُنپر قائم کین اُن مین سے
ایک بھی اُنکو موثر نہ ہوئی اور جو نامہ کہ آپ نے میرے لیے لکھدیا تھا
فدک کی بابت وہ لے لیا مجھ سے مہاجر و انصار کے سامنے اور اسپر
آب دہن بخس ڈالکر پارہ پارہ کیا اور مین آپ کی قبر مطہر کی طرف آئی
اور شکایت اُنکی آپ سے کی اور ابوبکر و عمر سقیفہ بنی ساعدہ مین گئے اور

دیگر منافقون سے اتفاق کیا اور خلافت کو میرے شوہر امیر المومنین کی
غضب کیا پھر جب آئے کہ اُنکو بیعت کے لیے لیجائین تو اُن حضرت نے جانے سے
انکار کیا پھر لکڑیان ہمارے گھر کے دروازہ پر جمع کین کہ اہلبیت رسالت
تو معاذ اللہ جلائین پس مین چلائی کہ اے عمر یہ کیا جرات ہے کہ خدا و رسول
پرتو کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ نسل پیغمبر کو زمین سے مٹا دے معاذ اللہ
عمر نے کہا کہ بس کر اے فاطمہ کہ محمد موجود نہین ہین کہ ملائکہ آئین اور
امر و نہی لائین علی سے کہو کہ آئین اور بیعت کرین ورنہ آگ مین
تمہارے گھر مین ڈالے دیتا ہون اور سب کو جلائے دیتا ہون پس
مینے کہا کہ خداوندا مین تجھ سے شکایت کرتی ہون کہ پیغمبر تیرے دنیا
سے چلے گئے اور امت اُنکی کافر ہو گئی اور حق ہمارا غصب کرتے
ہین پس عمر نے آواز دی کہ عورتون کے احمقانہ حرفون کو چھوڑو
خدا نے پیغمبری اور امامت دونون تمکو نہین دی ہین پس عمر نے
تازیانہ مارا اور ہاتھ میرا شکستہ کیا اور دروازہ میرے شکم پر گرا دیا
کہ حمل ششماہہ میرے فرزند محسن کا ساقط ہو گیا اور مینے فریاد کی کہ
وا ابتاہ وا رسول اللہ تمہاری بیٹی فاطمہ کا دروغ گو نام رکھا ہے
اور تازیانے اُسپر مارتے ہین اور فرزند کو اُسکے شہید کرتے ہین اور چاہا
مینے کہ بال اپنے سر کے کھولون کہ امیر المومنین دوڑے اور مجکو اپنے سینہ سے

لگایا اور کہا کہ اے دختر رسول خدا تمھارے باپ رحمت عالمیان تھے
تمکو قسم خدا کی دیتا ہون کہ مقنعہ اپنے سر سے نہ کھولو اور سر آسمان کی
طرف بلند نہ کرو واللہ اگر ایسا کروگی تو خداوند کریم ایک جنبندہ بھی زمین
مین اور ایک پرندہ بھی ہوا مین زندہ نہ چھوڑیگا پس مین باز رہی بددعا
کرنے سے اور شہید ہوئی اُس آزار و درد شدید سے پس حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ شکایت کرین گے کہ کتنی ہی
راتون کو مین حسنین کو لیکر مہاجرین و انصار کے گھر پر گیا اور یہ وہ لوگ
تھے کہ جن سے مکرر آپنے میری خلافت کی بابت بیعت لی تھی پس
مینے انکو طلب کیا اپنی مدد کے لیے اور سبنے وعدہ میری مدد کا کیا
لیکن جب صبح ہوئی تو ایک بھی میری مدد کو نہ آیا اور بہت رنج مجھے
اُنسے پہونچے میرا قصہ مثل ہارون کے تھا کہ بنی اسرائیل کے
درمیان مین وہ حضرت موسے سے کہتے تھے کہ اے فرزند مادر تحقیق
تمھاری قوم نے مجکو ضعیف کیا اور نزدیک تھا کہ مجکو قتل کرین
پس یا رسول اللہ صبر کیا مین نے واسطے خدا کے اور جتنے آزار مجھے اس طرح
کے پہونچے ہین کہ کسی وصی نے کسی پیغمبر کی امت سے اس طرح کے آزار نہ اُٹھائے
ہونگے یہانتک کہ مجکو شہید کیا بضرب عبد الرحمن ابن ملجم پھر حضرت امام
حسن سلام اللہ علیہ اُٹھین گے اور کہین گے کہ اے جد بزرگوار میں

جب خبر شہادت میرے پدر بزرگوار کی معاویہ علیہ ما علیہ کو پہونچی تو
زیاد کو ڈیڑھ لاکھ آدمی سے کوفہ کی طرف بھیجا کہ مجکو اور میرے بھائی
حسینؑ اور سب بھائیون اور اہالی کو پکڑین اور بیعت لین معاویہ کے
ساتھ اور جو کوئی قبول نہ کرے اسکو قتل کرین اور سر اُسکا معاویہ کے
واسطے بھیجدین پس مین مسجد مین گیا اور خطبہ پڑھا اور آدمیون کو نصیحت
کی اور اُنکو جنگ معاویہ کے لیے مینے بُلایا لیکن بجز بیس آدمیون کے
کسی نے جواب بھی میری بات کا نہ دیا پس مینے آسمان کی طرف مُنھ
کیا اور عرض کی کہ خداوندا تو گواہ رہیو کہ مینے اُن لوگون کو بلایا اور
تیرے عذاب سے ڈرایا اور امر و نہی سے اُنکو آگاہ کیا مگر اُنھون نے میری
مدد نہ کی اور میری فرمانبرداری مین تقصیر کی خداوندا تو بھیج اُنپر اپنے
بلا و عذاب کو پس منبر پر سے مین اوتر آیا اور اُنکو چھوڑ دیا اور مدینہ کی
طرف روانہ ہوا پس آے وہ لوگ میرے پاس اور کہا کہ یہ قریب
معاویہ نے بہت لشکر معہ انبار بھیجا ہے کہ اُنھون نے مسلمانون کو
غارت کیا ہے اور بچون اور عورتون کو ناحق قتل کیا ہے آؤ تو اُنسے
جہاد کرین مینے اُنسے کہا کہ تم مین وفا نہین ہے تاہم ایک جماعت
کو مینے اُنکے ساتھ بھیجا اور کہدیا کہ تم معاویہ کے پاس چلے جاؤگے
اور اُنکی معیت مین مجکو شکست دوگے اور مجکو مضطر کروگے معاویہ کے

ساتھ صلح کرنے مین آخر کار وہی ہوا جسکی مینے خبر دی تھی پھر اٹھینگے
امام معصوم و مظلوم و شہید حسین ابن علی سلام اللہ علیہم اپنے خون سے
خضاب کیے ہوے معہ اُن سب شہداء کے جو اُنکے ساتھ شہید ہوے تھے
پس حضرت رسول کی نظر اُنپر پڑیگی تو آنحضرت رونے لگین گے تا اُنکے
رونے پر سب اہل آسمان و زمین رونے لگین گے اور حضرت فاطمہ ایسا
نعرہ مارینگی کہ زمین لرزنے لگے گی اور حضرت امیر المومنین اور امام حسن
حضرت رسولخدا کے سیدھی طرف کھڑے ہونگے اور جناب سیدہ بائین
طرف استادہ ہون گی پس حضرت امام شہید قریب اپنے نانا کے
آوینگے اُسوقت آنحضرت اپنے نواسہ کو گلے سے لگائین گے اور
فرمائین گے کہ مین فدا تجھپر اے حسین آنکھین تیری روشن ہون اور
میری آنکھین تیرے بارہ مین روشن ہون اور سیدھی طرف حضرت
امام حسین علیہ السلام کے حمزہ سید الشہداء اور بائین طرف جعفر طیار
ہون گے اور محسن کو حضرت خدیجہ اور فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین
فریاد کنان اٹھائے ہوئے لائین گی اور حضرت فاطمہ وہ آیت تلاوت
فرماتی ہونگی کہ جسکے ظاہر الفاظ کا یہ ترجمہ ہے کہ اسی روز کا تمکو
وعدہ دیتے تھے آج کے روز چاہیے جس نفس نے جو کچھ کار خیر کیا
ہے حاضر نہین کیا گیا ہے اور جس نے کار بد کیا ہے آرزو کرتا ہے

کہ کاش اس مین اور اوس کار بد مین دوری و فاصلہ ہوتا پس حضرت
صادق علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا کہ نہ روشن ہو وہ آنکھ کہ
قریب اس قصہ کے تذکرہ کے گریان نہو پس مفضل رویا اور عرض
کی کہ اے مولا میرے کیا ثواب ہے اُن حضرت پر رونے کا ارشاد
فرمایا کہ اسکا ثواب بے انتہا ہے اگر شیعہ ہو مفضل نے پوچھا پھر کیا
ہوگا فرمایا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اُٹھین گی اور کہین گی کہ
خداوندا وفا کر اُس وعدہ کو جو تو نے مجھ سے کیا تھا اُن لوگون کے
باب مین جنھون نے مجھپر ظلم کیا ہے اور حق میرا غصب کیا ہے اور
مارا ہے اُن ظلمون سے جو سب میرے فرزندون پر کیے ہین اور مجھے
بے صبر کرنا چاہا پس رونے لگین گے سب ملائکہ آسمان ہاے ہفتگانہ
کے اور حاملان عرش الٰہی اور جو کچھ تحت الثرے مین ہے سب
خروش کرینگے مصیبت پر اُن حضرت کی پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص
ہمارے قتل کرنے والون سے اور ہمپر ظلم کرنے والون سے اور ایسے
جو اُس ظلم سے راضی ہوے ہین مگر یہ کہ ہزار بار اُس روز قتل
کیا جائے گا مفضل کہتا ہے کہ مین نے عرض کی اے مولا میرے
ایک جماعت آپ کے شیعون کی ایسی ہے کہ وہ اسکے قائل نہین
ہین کہ اُس روز آپ کے دوست اور دشمن زندہ ہون گے فرمایا

کیا نہین سنا اُن لوگون نے قول ہمارے جد رسول اللہ اور ہم
اہلبیت کا کہ مکرر خبر دی ہے ہمنے رجعت سے کیا نہین سنا اُن لوگون نے
اس آیت وَلَنُذِیقَنَّهُمۡ مِّنَ ٱلۡعَذَابِ ٱلۡأَدۡنَىٰ دُونَ ٱلۡعَذَابِ ٱلۡأَكۡبَرِ
کو یعنے چکھائین گے ہم اُنکو عذاب پست تر سوائے عذاب بزرگتر کے
فرمایا کہ عذاب پست تر عذاب وقت رجعت ہے اور عذاب بزرگتر
عذاب ہنگام قیامت ہے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک جماعت
اُن شیعون سے کہ جنھون نے ہماری شناخت مین تقصیر کی ہے کہتی ہے
کہ معنے رجعت کے وہ ہین کہ بادشاہی ہمکو واپس ملے گی اور مہدی ہمارا
بادشاہ ہوگا پس واے ہو اُنپر کس نے بادشاہی دین و دنیا کی
ہم سے لے لی ہے کہ ہمکو واپس ملے گی حالانکہ بادشاہی نبوت
و امامت و وصایت کی ہمیشہ ہمارے لیے ہے اے مفضل اگر
غور کرین ہمارے شیعہ قرآن مین تو بہ تحقیق ہماری فضیلت مین
شک نہ کرین مگر نہین سنا ہے اُنھون نے آیہ کریمہ وَنُرِيدُ
أَن نَّمُنَّ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱسۡتُضۡعِفُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ الخ
تا آخر آیہ کو کہ ترجمہ اسکا گذر چکا واللہ کہ تنزیل اس آیہ کی بنی اسرائیل

لہ رجعت کے معنی پھر آنے والے کے ہین چونکہ عدم مین جاکر پھر آئینگے لہذا پھر آنا کہا گیا
جس سے مراد مردون کا زندہ ہونا ہے ۱۲ عفی عنہ

مین ہے اور تاویل اُسکی ہم اہلبیت کی رجعت مین ہے فرعون ہامان
ابوبکر و عمر۔ پس فرمایا کہ بعد اسکے اُٹھین گے میرے جد علی ابن الحسین
اور والد ماجد میرے محمد باقر علیہم السلام پس شکایت کرینگے اپنے
جد رسولخدا سے اُس ظلم و ستم کی جو اُنپر گذرے ہین پھر مین اُٹھونگا
اور شکایت کرونگا اُسکی جو منصور دوانقی سے اذیت و آزار
مجکو پہونچے ہین پھر اُٹھے گا فرزند میرا امام موسے اور شکایت کریگا
اپنی جد سے ہارون الرشید ملعون کے ظلم کی پھر اُٹھے گا علی ابن موسے الرضا
اور شکایت کریگا مامون ملعون کی پھر اُٹھے گا امام محمد تقی اور شکایت
کریگا مامون ملعون وغیرہ کی پھر اوٹھے گا علی نقی اور شکایت کرے گا
متوکل ملعون کی پھر اوٹھے گا امام حسن عسکری اور شکایت کریگا
معتمد ملعون کی پھر اُٹھے گا امام مہدی آخر الزمان اپنے جد رسولخدا کا
ہمنام با جامہ خون آلودہ رسولخدا یعنے جس دن جنگ اُحد مین
رسولخدا کی پیشانی نورانی کافرون نے مجروح کی تھی اور دندان
مبارک شکستہ کیے تھے اور جامہ آلودہ بخون ہوا تھا معہ اُس جامہ
کے حضرت مہدی علیہ السلام اُٹھین گے اور گرد و کنار حضرت کے
ملائکہ ہونگے تا آنکہ کھڑے ہونگے آگے اپنے جد امجد کے پاس اور
عرض کرینگے کہ میرا وصف آپنے آدمیون سے بیان کیا اور

ہدایت فرمائی اور نام نسب کیفیت میری اُن سے بیان فرمائی لیکن آپ کی امت نے
میرے حق کا انکار کیا اور اطاعت میری نہ کی اور کہا کہ پیدا نہین ہوا ہی اور نہوگا
یا کہا کہ خدانخواستہ مردہ ہی اگرچہ پیدا ہو چکا ہی کیونکہ اگر موجود ہوتا تو اسقدر غائب
نہوتا پس صبر کیا مین نے خدا کیواسطے ابتک اب حقتعالی نے مجھے اجازت
عطا فرمائی کہ ظاہر ہون مین پس حضرت رسول فرمائین گے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ
اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ یعنی سب تعریف اُس خدا کو سزاوار ہی کہ جسنے سچ کیا ہمسے اپنے وعدہ کو
اور وارث کیا ہمکو زمین کا اور مقیم ہونگے ہم جنت مین جہان چاہین گے پس خوب ہے مزدوری
عمل کرنیوالونکی۔ اور فرمائین گے کہ آئی مدد و فتح الٰہی اور ظاہر ہوا فرمایا ہو حق کا
کہ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ
یعنی وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا غالب کرے کل دینون پر
اگرچہ مشرکین کراہت کرین پھر حضرت اس آیت کو پڑھینگے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ
اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا
وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا یعنی تحقیق کہ فتح دی ہمنے تمکو فتح آشکار خدا بخشے گا تمھارے
گناہونکو جو پہلے ہو چکے اور جو بعد کو ہونگے اور تمام کریگا اپنی نعمت کو تمپر اور ہدایت کریگا تمکو
سیدھی راہ کی اور نصرت کریگا تمھاری اللہ نصرت غالب مفضل نے پوچھا کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذمہ کونسا گناہ تھا کہ پروردگار عالم فرماتا ہے

کہ بخشے گا خداوند عالم اگلے جو کچھ گناہ کہ گذر گئے ہین اور جو کچھ کہ باقی ہین اور جو کچھ بعد ازین ہونگے حضرت صادق سلام اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ای مفضل سو بخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا کی کہ خداوندا میرے بھائی علی ابن ابی طالب اور میرے اوصیاء یعنی میرے فرزندون سلام اللہ علیہم کے شیعون کے گناہ گذشتہ و آیندہ تاقیامت مجھپر بار کر اور بسبب ان کے گناہون کے اور پیغمبرون کے گروہ مین مجھکو رسوا نہ فرما پس حق سبحانہ و تعالی نے ان سب شیعون کے گناہون کو حضرت پر بار کیا اور سب کو حضرت کی خاطر سے بخشدیا پس مفضل بہت روئے اور کہا کہ ای سید میرے انبیا ہمیں فضل خدا ہین بہ برکت تم ہمارے امام اور پیشوا اون کے حضرت نے فرمایا کہ ای مفضل یہ مخصوص تیرے لیے اور تیرے مثل شیعیان خالص کے لیئے ہی اور اس حدیث کو ایسی جماعت کے سامنے بیان نہ کرنا جو کہ آسانی چاہتے ہین اور بہانہ ڈھونڈھتے ہین معصیت خدا مین پس اعتماد اس فضیلت پر کرتے ہین اور ترک عبادت کرتے ہین ایسے لوگون کے لیے ہم کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتے کیونکہ حق تعالی فرماتا ہی کہ شفاعت نہین کرینگے ہم مگر اسکی جو پسندیدہ ہو اور شفاعت کرنے والے انکو خوف خدا سے ڈرتے ہین مفضل نے پوچھا کہ وہ آیت جو حضرت رسول پڑھینگے کونسی ہی فرمایا کہ لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ مفضل نے عرض کیا اگر آنحضرت سب دینون پر خدا کے غالب نہین ہوئے فرمایا ای مفضل اگر سب دینون پر غالب ہوئے ہوتے تو مذہب یہود و نصاری

سلہ یعنی ایک مذہب حق کا دنیا مین قائم ہو گا انشاء اللہ بظہور امام آخر الزمان و رجعت پیغمبر آخر الزمان کے وقت ہوگا ۱۲ مولف عفی عنہ

و مجوس و صابئیان و غیرہم و نیہائے باطل زمین پر ہوتے بلکہ یہ امر زمان مہدی اور رجعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین ہوگا اور یہ آیت بھی اُسی زمانہ مین عمل مین آئیگی کہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ اور قتال کرو انسے یہانتک کہ نرہے فتنہ اور ہو دین خدا کے لیے پس صادق آل محمد نے فرمایا کہ پھر متوجہ ہونگے حضرت مہدی ع طرف کوفہ کے اور حقتعالی بشکل ملخ سونا اُنپر برسائیگا جیسا کہ حضرت ایوب پر برسایا تھا اور تقسیم کریگا اُنکے اصحاب پر زمین کے خزانونکو طلا و نقرہ و جواہرات سے مفضل نے پوچھا کہ اگر کوئی آپکے شیعون سے مرجائے اور کسی برادر مومن کا قرضہ اُسکے ذمہ ہو تو اُسکی کیا صورت ہوگی فرمایا کہ اول مرتبہ حضرت مہدی ندا فرمائینگے کہ تمام عالم مین جس کسی کا قرضہ ہمارے شیعون کے ذمہ ہو وہ حاضر ہو اور بیان کرے پس سب قرضہ کو آپ ادا فرمائینگے حتی ایک کلہ سیر اور ایک دانہ رائی -

حدیث نہم شیخ بزرگوار محمد ابن بابویہ قمی نے بسند معتبر روایت کی ہے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے کہ آنحضرت نے روایت فرمائی ہے اپنے آبا رطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین حضرت امام حسین علیہ السلام سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ایکدن مین اپنے جد بزرگوار سید انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین گیا تو دیکھا کہ ابی بن کعب خدمت آنحضرت مین حاضر ہے حضرت نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ مرحبا تجھکو اے زینت آسمانون اور زمینون نے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ سواے آپکے اور کوئی کیونکر زینت زمینون

ع کلہ مخفف کلاہ یعنی لہسن کے اوپر کی ٹوپی ۱۲ مولف عفی عنہ

اور آسمانون کی ہو سکتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بحق اُس خداوند کے جسنے مجھے
راستی کے ساتھ خلق مین بھیجا ہی رتبہ حسین کا آسمانون مین بزرگتر ہی اُس سے کہ جو
اُسکا مرتبہ زمین مین ہی اور سیدھی طرف عرش معظم کے لکھا ہی کہ وہ چراغ راہ
ہدایت ہے اور کشتی نجات امت ہے اور پیشواے خلق ہی اور اُس مین سستی اور ضعف نہین ہے
اور وہ فخر ہی اور علم ہی اور ذخیرہ نجات ہی عالم کے لوگون کا اور تحقیقکہ حقسبحانہ و تعالی
نے اُسکے صلب مین نطفہ طیب و مبارک و پاکیزہ ترکیب دیا ہی اور اسکو چند دعائین
تلقین فرمائی ہین کہ جو کوئی مخلوق سے خدا کو ساتھ اُن دعاؤن کے یاد کرے
تو اللہ تعالی اُسکو قیامت مین ساتھ آنحضرت کے محشور فرمائیگا اور آخرت مین
آنحضرت شفاعت خواہ اُسکے ہونگے اور حقتعالی غمون کو اُسکے زائل فرمائیگا
اور قرض کو اُسکے ادا کریگا اور کام کو اُسکے آسان فرمائیگا اور راہ دین و دنیا کو
اُسکے واضح فرمائیگا اور اُسکو دشمن پر غالب فرمائیگا اور اُسکے عیبون کا پردہ
نہ چاک کریگا ابی نے کہا وہ دعا کونسی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ جب تو نماز سے
فارغ ہو تو اُس حالت مین کہ بیٹھا ہو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ
خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے بحق کلمات تیرے کے
وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ
اور بحق تیرے حاملان عرش کے اور آسمانون کے رہنے والون کے اور انبیا اور رسولون کے اس امر کا یہ کر
تَسْتَجِيبَ فَقَدْ رَهِقَنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ
مستجاب کر میرے لیے تحقیق کہ لاحق ہوا ہی مجھکو میرے امر مین عسر پس سوال کرتا ہون تجھسے اس امر کا کہ صلوات بھیج محمد و آل محمد
مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ عُسْرِي يُسْرًا جب یہ دعا پڑھیگا تو خدا تیرے کامون کو
اور میرے لیے قرار دے میری تنگی سے آسانی کو
آسان کریگا اور سینہ تیرا ساتھ علم و معرفت کے کھول دیگا اور تجھکو شہادت

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مرتے وقت تلقین فرمائیگا ابی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کونسا نطفہ ہے
نہین ہے کوئی خدا مگر اللہ
کہ میرے حبیب امام حسین علیہ السلام کے صلب مین ہے فرمایا مثل اس نطفہ کی مثل ماہ کی ہے
اور بسبب اس نطفہ کے علوم و معارف الٰہی ظاہر ہونگے اور جو کوئی تابع اسکا ہو نیک ہو
اور جو کوئی اسکو بھول جائے اور اسکی پیروی نہ کرے تو گو وہ[1] ضلالت مین گر جائے
پوچھا اسم مبارک ان کا کیا ہے اور دعا ان کی کونسی ہے فرمایا نام اسکا علی ہے اور دعا
اسکی یہ ہے یَا دَائِمُ یَا دَیْمُوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ
ای ہمیشہ ای زندہ ای قائم ای دور کرنے والے غم کے ای کھولنے والے فکر کے ای بھیجنے والے
الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الْوَعْدِ جو کوئی اس دعا کو پڑھے حقتعالیٰ اسکو حضرت علی بن الحسین
رسولون کی اور ای سچے وعدہ کے
صلوات اللہ و سلامہ علیہ کے ساتھ محشور فرمائیگا اور وہ حضرت قائد اس کے یعنی
لیجانیوالے بہشت کی طرف ہونگے ابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آیا ان کا کوئی بیٹا
اور وصی ہے فرمایا ہان اسکے لیے میراثین ہین زمینون اور آسمانون کی پوچھا کہ ان
میراثون کے کیا معنی ہین فرمایا حکم بحق کرنا آدمیون مین اور تاویل و تفسیر احکام
الٰہی کا اور جو ہو چکا اور جو ہونیوالا ہے قیامت تک اسکا بیان کرنا ابی نے پوچھا کہ انکا نام کیا ہوگا
فرمایا نام اسکا محمد ہے اور بتحقیق ملائکہ آرام پاتے ہین اسکے سبب سے آسمانون مین اور
وہ اپنی دعا مین کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ
خدایا اگر ہو میرے ای تیرے لیے رضا اور دوستی تو بخش میرے لیے
وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ[2] وَطَیِّبْ مَا فِیْ صُلْبِیْ پس حقتعالیٰ نے
اور ان لوگون کے کہ پیروی کی میری بھائیون مین میرے اور شیعون اور پاک کر جو کچھ میرے صلب مین ہے
مرتب فرمایا ہے اسکے صلب مین ایک نطفہ مبارک سب برائیون سے پاک و پاکیزہ اور

[1] وہ اں یعنی گمراہ ہو
[2] اگر دیگرے بخواند بجائے شِیْعَتِیْ شِیْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ بخواند

خبر دی مجھکو جبرئیل ع نے کہ خدائے عزوجل نے اُس نطفہ کو طیب و نیک کیا ہی اور اپنے
نزدیک اُس کا جعفر نام رکھا ہی اور اُسکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت پایا ہوا اور راضی
بقضای الٰہی اور پسندیدہ اپنے جناب کا کیا ہی اور وہ خدا کو اس دعا سے
یاد کرتا ہے یَا دَانٍ غَیْرَ مُتَوَانٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِجْعَلْ لِشِیْعَتِیْ مِنَ النَّارِ
ای نزدیک بیر سستی کے ای بڑے رحیم تمام رحم کرنیوالوں سی زیادہ قرار دی میرے شیعون کیلیے
وِقَاءً وَّلَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ دُيُوْنَهُمْ
آگ سے بچاؤ اور واسطے انکے نزدیک تیری رضا ہو اور بخشدے گناہون کو انکے اور آسان کر کامونکو انکی اور ادا کر قرض
وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ الضَّيْمَ
اور ڈھانک عیبون کو انکے اور بخشش کر انکی ایسی کبائر کی ایسے کہ جو تیرے اور انکے درمیان ہین ای وہ کہ نہین ڈرتا ظلم سے
وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا جو شخص اس دعا کو پڑھے
اور نہین طاری ہوتی اسپر اونگھ اور نہ نیند قرار دے میرے لیے ہر غم سے آزادی و نجات
حقتعالی جعفر بن محمد کے ساتھ اس کا روسفید حشر فرمائیگا بہ سوے بہشت ای
ابی تحقیق خداتعالی وجود مین لانے والا ہی اُس سے ایک نطفہ پاک و مبارک اور
ایسا نیک کہ خداتعالی نے اپنی رحمت کو اُسپر نازل فرمایا ہی اور اپنے نزدیک
اُسکا نام موسیٰ رکھا ہی اُبی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ گویا وہ سب ایک
دوسرے کا وصف کرتے ہین اور ہر ایک سابق سے دوسرے متولد ہوتے ہین
اور میراث علم ایک دوسرے سے پاتے ہین اور ہر ایک دوسرے کی فضیلت بیان
کرتے ہین فرمایا کہ انکا وصف بیان کیا ہی مجھسے جبرئیل ع نے پروردگار عالم
کی جانب سے ابی نے پوچھا کہ انکی دعا سوائے انکے آباء طاہرین کے بھی کوئی ہی
فرمایا ہان وہ اپنی دعا مین کہتے ہین یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ
ای خالق خلق کے اور ای کشادہ کرنیوالے رزق کے
الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَبَارِئَ النَّسَمِ وَمُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ
اور ای پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے اور ای جلانیوالے ہوا کے ای زندہ کرنیوالے مردونکے اور مردہ کرنیوالے زندونکے ای ہمیشہ ثابت رہنیوالے

اِفعَل بِی مَا اَنتَ اَھلُہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے تو خدا تعالیٰ حاجت اسکی بر لائے
کر میرے لیے وہ جسکا تو اہل ہے
اور قیامت مین اسکو موسیٰ بن جعفرؑ کے ساتھ محشور فرمائے اور تحقیق کہ حقتعالیٰ نے اسکے
صلب مین ترکیب دیا ہی ایک نطفہ مبارک وطیب وپاکیزہ وپسندیدہ کو اور اپنے
نزدیک اسکا نام رکھا ہی علیؑ اور وہ پسندیدہ خدا ہی اسکے علم وحکم مین اور اسکو حجت
اسکے شیعون کے لیے قرار دیا ہی کہ قیامت مین بسبب اسکے اپنی حجت تمام کرین اور
دعا اسکی یہ ہی اَللّٰھُمَّ اَعطِنِی الھُدٰی وَثَبِّتنِی عَلَیہِ وَاحشُرنِی عَلَیہِ اٰمِنًا
خدایا عطا کر مجھکو ہدایت اور ثابت رکھ مجھکو اسپر اور محشور کر مجھکو اسپر از روئے بیخوفی
اٰمِنَ مَن لَا خَوفَ عَلَیہِ وَلَا حُزنَ وَلَا جَزَعَ اِنَّکَ اَھلُ التَّقوٰی وَاھلُ المَغفِرَۃِ
اس شخص کی کہ جسکو نہ خوف ہو نہ حزن ہو نہ جزع تو صاحب تقویٰ ہے اور صاحب بخشش ہے
اور تحقیق کہ خدائے عز وجل نے اسکے صلب مین ترکیب دیا ہی ایک نطفہ مبارک
وطیب پاکیزہ وپسندیدہ اور نام اسکا رکھا ہی محمد بن علیؑ اور وہ شفاعت کرنیوالا ہی
شیعون کا اور وارث علم الٰہی ہے اور علامت وبینہ راہ ہدایت اور حجت ظاہر پروردگار
ہی اور پیدا ہونے کے وقت کہیگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ اور کہتا ہے
نہین ہی کوئی خدا مگر اللہ محمد رسول ہی اللہ کا
اپنی دعا مین یَا مَن لَا شَبِیہَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ وَلَا خَالِقَ اِلَّا اَنتَ
اے وہ کہ نہ شبیہ ہی اسکے لیے نہ مثال تو اللہ ہی کہ نہین ہی خدا مگر تو اور نہین ہی خالق مگر تو
تُفنِی المَخلُوقِینَ وَتَبقٰی اَنتَ حَلُمتَ عَمَّن عَصَاکَ وَفِی المَغفِرَۃِ رِضَاکَ جو کوئی اس
فنا کریگا تو مخلوقین کو اور باقی رہیگا تو حلم کیا تونے اس شخص سے کہ جسنے تیرا گناہ کیا اور بخشش مین تیری رضا ہی
دعا کو پڑھے حضرت امام محمد تقیؑ اسکی شفاعت کرین روز قیامت مین اور اللہ تعالےٰ
نے اسکے صلب مین ایک نطفہ قرار دیا ہی کہ ظلم وفساد کنندہ نہین ہی اور نیک کار و
مبارک وطیب وطاہر ہی اور اسکا نام اپنے نزدیک علیؑ بن محمد رکھا ہی اور خلعت سکینہ
ووقار اسکو پہنایا ہی اور اپنے علمون کو اسکے سپرد کیا ہی اور ہر راز نہان اسپر آشکار

فرمایا ہی جو کوئی اُسکی ملاقات کرے اور کوئی راز رکھتا ہو اپنے سینہ مین تو اُس
راز سے وہ خبر دیتا ہی اور اُسکے دشمن کو اُسکو بتا دیتا ہی اور وہ اپنی دعا مین کہتا ہی
یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ
ای نور ای برہان دلیل ای نور دینی کرنیوالی ای ظاہر و آشکارا ای رب میری کفایت کر شر اہل شرور سے اور زمانے کی آفتون
وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ جو کوئی اس دعا کو پڑھے تو حضرت امام علی نقی
سے اور سوال کرتا ہون تجھسے نجات کا اُس روز کہ جسروز صور پھونکا جائیگا
قیامت مین اُسکے شفیع ہونگے اور بہشت مین اُسکو لیجائینگے اور تحقیق کہ حقتعالی نے
اُسکی پشت مین ایک نطفہ قرار دیا ہی پاک پاکیزہ اور اسکا نام اپنے نزدیک حسنؑ رکھا ہی
اور اسکو نور قرار دیا ہی شہرون مین اور اپنا جانشین مقرر کیا ہی زمین مین اور اُسکی جد
کی امت کے واسطے سبب عزت اُسکو قرار دیا ہی اور راہ نما مقرر کیا ہی اُسکو اسکے شیعون
کے لیے اور شفاعت خواہ مقرر کیا ہی اُسکے شیعون کے لیے اپنے نزدیک اور
عذاب مقرر کیا ہی اُسکے ہر ایک مخالف کے لیے اور حجت مقرر کیا ہی اُس کو
ہر شخص کے لیے جو ولایت و محبت اُسکی بجان و دل قبول کرے اور برہان یعنی
یعنی دلیل و حجت روشن مقرر کیا ہی اُسکو واسطے اُس ہر شخص کے جو اُسکو اپنا
امام قرار دے اور وہ اپنی دعا مین کہتا ہی یَا عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّهٖ مَا اَعَزَّ
ای عزیز العز عزت مین اُس عزیز کی جو عزیز [illegible]
عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّهٖ یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ وَ اَیِّدْنِیْ بِنَصْرِكَ وَ اَبْعِدْ
[illegible] ای عزیز عزت دے مجھکو ساتھ اپنی عزت کے اور تائید کر اپنی نصرت سے اور دور کر
عَنِّیْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ ادْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِكَ وَ امْنَعْ عَنِّیْ بِمَنْعِكَ
مجھ سے وسوسے ڈالنے والے شیاطین کو اور دفع کر مجھ سے بسبب کام تیرے کے اور منع کر مجھ سے ساتھ اپنی منع کے
وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِكَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ جو کوئی اس دعا کو
اور قرار دے مجھکو نیکون خلق اپنی سے ای واحد ای احد ای اکیلے ای بے نیاز.

ف اس جگہ کے درمیان مین ابتدا کتاب اصل رسالۂ رجعت سے کچھ ہو ہوا ہی ۱۲ مؤلف عفی عنہ

پڑھے تو خدا تعالی اُسکو آنحضرتؐ کے ساتھ محشور فرمائے اور آتش جہنم سے نجات
عطا فرمائے ہرچند کہ مستحق جہنم ہوا ہو اور اللہ تعالی نے اُسکی پشت مین قرار دیا ہی ایک نطفۂ
مبارک و پاکیزہ و طیب و طاہر و مطہر ایسا کہ انشاء اللہ تعالی راضی ہو اُس سے وہ
ہر مومن کہ خدا تعالی نے روز الست کو اُس سے پیمان و عہد آنحضرتؐ کی ولایت کا
لیا ہی اور کافر ہو ساتھ اُسکے وہ ہر ایک منکر جسنے اُس روز پیمان و عہد اُسکی ولایت کا
نہین قبول کیا ہی پس وہی ہی امام پرہیزگار و پاکیزہ کردار و خوشنود کنندہ ابرار و پسندیدہ
پروردگار اور ہدایت کنندہ و ہدایت یافتہ حکم فرماتا ہی ساتھ حق کے اور حکم فرماتا ہی
ساتھ عدالت کے اور وہ خدا کی تصدیق کرتا ہی اور خدا اُسکی تصدیق کرتا ہی
ہر ایک اُسکے کلام کی اور خروج کریگا مکہ سے جسوقت کہ دلیلین اور علامتین اُسکی
ظاہر ہون اور اُسکے خزانہ ہین مگر نہ سونے کے نہ چاندی کے بلکہ نفیس و فربہ گھوڑے
اور مردان شجاع و صاحبان علامت اور خدا تعالی فراہم فرمائیگا اُسکے لیے
دور دور کے شہرون سے تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی موافق تعداد اہل بدر اور اُسکے ساتھ
ایک صحیفہ ہوگا سربمہر کہ اُسمین اُسکے اصحاب کی گنتی اور نام اور نسب اور اُنکے شہر
اور اُنکی طبیعتین اور صفتین اور کنیتین درج و تحریر ہونگی اور اُس جماعت کے
لوگ ایسے ہونگے کہ بہت کوشش اور اہتمام آنحضرتؐ کی اطاعت مین رکھتے ہونگے
اُبی نے پوچھا کہ دلیلین اور علامتین آنحضرت کی کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا کہ اُسکا
ایک علم ہی کہ جب وقت خروج اُسکا ہوگا تو وہ علم بے سبب کھل جائیگا اور

بلند ہوگا اور خدا تعالیٰ اُس علم کو گویا فرمائے گا پس وہ علم حضرت کی طرف ندا کریگا کہ اے دوست خدا کے ظاہر ہو اور قتل کر دشمنان خدا کو اور اسکے دو رایت اور دو علامتین ہونگی اور بوقت خروج اُسکی شمشیر خود بخود غلاف سے باہر نکل آئیگی اور ندا کریگی آنحضرت کو کہ ظاہر ہو اے ولی خدا جائز نہین ہے تیرے لیے کہ تو بیٹھے جہاد سے دشمنان خدا کے پس وہ خروج کریگا اور قتل کریگا دشمنان خدا کو جہان ملیگا اور حدود الٰہی کو برپا رکھے گا اور ساتھ حکم خدا کے حکم کریگا اور جب ظاہر ہوگا تو جبرئیل علیہ السلام اُسکی سیدھی طرف اور میکائیل بائین طرف ہونگے اور اسرار تم پر وہ ظاہر ہوگا جسکی خبر مین نے دی ہے اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو اور اپنے امور کو مین خدا کو سونپتا ہون اے ابی خوشا حال اُس شخص کا جو اُسکی ملاقات کرے اور بہشت اُسکے لیے ہے جو اُس امام کو دوست رکھے اور وہی سعادتمند ہے کہ جو اُسکی امامت کا قائل ہو اُسکے سبب سے خدا تعالیٰ شیعون کو ہلاکت سے نجات بخشے گا اور بہ اقرار خدا و رسول خدا و جمیع ائمہ ہدیٰ سلام اللہ علیہم حقتعالیٰ درہائے بہشت اُن کے لیے کھولیگا صفت ان اماموں کی زمین مین مانند مشک کے ہے کہ بوئے خوش اُسکی ہمیشہ بلند رہے اور متغیر نہو مثل اُن کی آسمان مین ایسے نور بخشندہ چاند کی ہے کہ اُسکا نور ہرگز زائل نہو ابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا نے بخشندہ کیجانب سے انکا وصف کیونکر کیا کیفیت ہے اور کیا حال ہے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے بارہ صحیفے مہر کرکے آسمان سے بھیجے کہ نام ہر امام کا مہر پر نقش ہے اور وصف و احکام اُسکے اُسکے صحیفے مین لکھے ہین

حدیث دہم محمد بن بابویہ اور شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہما نے بسند ہائے معتبر حضرت علی
ابن موسیٰ الرضا صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ لازمی
ہے شیعون کے لیے ایک فتنۂ عظمیٰ کہ اُس فتنہ مین بہت سے شیعہ معاذ اللہ دین سے
نکل جائینگے اور یہ اُسوقت ہوگا کہ تیسرا میرے فرزندون مین سے وفات پائیگا
اور بعد اُسکے امام اُنکا غائب ہو اور اہل آسمان و زمین اُسپر گریان ہون اور بہت
مومنون سے اُسپر دل سوختہ اور محزون ہون اور چشمۂ زلال امامت منبع اُسکا
اُن سے مخفی رہے اور جب ظہور اُسکا نزدیک ہو تو ماہ رجب مین تین آوازین
آسمان سے اُنکو پہونچین کہ نزدیک و دور والے اُس آواز کو سنینگے ایک صدا تو یہ ہوگی
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی البتہ لعنت الٰہی ثابت ہے ستمگارون پر دوسری
صدا یہ ہوگی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ یعنی نزدیک ہوا وہ امر کہ اُسکو ساتھ نزدیکی کے
وصف کرتے تھے یا نزدیک ہونیوالا تھا تیسری صدا یون ہوگی کہ ایک بدن و جسم
ظاہر ہوا آگے قرص آفتاب کے اور آواز آئیگی کہ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ كَرَّ
فِیْ هَلَاكِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی یہ امیر المومنین ہے کہ پھر آیا ہے دنیا کی طرف اسلیے
کہ ہلاک کرے ظالمون کو پس اُسوقت فرح و سرور مومنون کو پہونچے اور
مُردے آرزو کرین اس امر کی کہ کاش ہم زندہ ہوتے پس خدائے لم یزل و
جلشانہ مومنون کے سینون کو منافقون کے کینون سے اور غمون سے نجات
عطا فرمائے اور بہت سے روایات معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام

سکے خروج کے دن اول روز ایک فرشتہ ندا کریگا کہ تحقیق حق ساتھ علی ؑ ابن ابی طالب
علیہ السلام اور اُنکے شیعون کے ہی اور آخر روز مین شیطان علیہ اللعن ندا کریگا
کہ معاذ اللہ حق عثمان اور اُسکے دوست کے ساتھ ہی پس وہ لوگ کہ صاحب
یقین نہون گے اور دل اُن کے مرض شک وشبہہ مین مبتلا ہون گے وہ دوسری صدا پر
گمراہ ہو جاوینگے اور وہ لوگ کہ صاحب یقین ہونگے اور اُنھون نے احادیث
اہلبیت علیہم السلام سُنے ہون گے وہ جانتے اور سمجھتے ہون گے کہ یہ دوسری آواز
شیطان علیہ اللعن کی ہی اور ارشاد اہلبیت علیہم السلام پر اعتقاد رکھتے ہونگے اور ایمان حق پر
انشاء اللہ تعالیٰ ثابت رہین گے اور معتبر حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت ؑ
شب عاشورہ محرم کو ظاہر ہونگے اور حجر الاسود پر پشت ڈالین گے[1] اور اول وہ
شخص کہ اُنکے ساتھ بیعت کریگا وہ جبرئیل امین ہونگے کہ ایک مرغ سفید کی صورت مین نازل ہونگے اور بیعت کرینگے
پس جبرئیل ؑ اپنا ایک پاؤن بام کعبہ پر رکھینگے اور دوسرا بیت المقدس پر اور باواز فصیح ایسی ندا کرینگے کہ خلائق تمام
سُن لیگی کہ اَتیٰ اَمرُ اللہِ فَلا تَستَعجِلُوہُ یعنے آیا امر الٰہی پس طلب اُسکے جلد آنیکی مت کرو
اور بروایت دیگر یہ ہی کہ نام ونسب حضرت قائم کی جبرئیل ایسی ندا کرینگے کہ ہر ایک
سوتا ہوا جاگ اُٹھے گا اور ہر ایک بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور جو کھڑا ہوگا دہشت
سے بیٹھ جائیگا اور تمام علامتون سے حضرت کے ظہور کی چند علامتین یہین کہ ماشاء اللہ
جوانون کی صورت مین ظاہر ہون گے ایسے کہ جو کوئی دیکھے تو گمان کرے کہ چالیس برس کے

۱؎ یہ ترجمہ ہی پشت بر حجر الاسود انداز دکا غالباً یہ مراد ہو کہ سنگ اسود کی طرف پیٹھ کرکے یا اُسکو پشت لگا کے مقیم ہون"

یا اس سے بھی کم عمر کے ہین اور ہمیشہ ایک حالت پر رہین گے وفات کے وقت
تک اور بڑھاپا اُن حضرت پر ظاہر ہوگا اور بہت سی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ پانچ
علامتین حضرت مہدی علیہ السلام کے خروج کی قبل خروج ہین ایک تو صدائے
آسمانی کا ہونا دوسرے خروج سفیانی تیسرے زمین مین لشکر سفیانی کا غائب
ہوجانا چوتھے قتل ہونا نفس زکیہ کا سادات حسینی سے کعبہ کے آگے یا پشت کوفہ پر
پانچوین خروج کرنا یمانی کا یمن کی طرف سے اور جس ساعت مین حضرت خروج فرماینگے
اُسوقت تین سو تیرہ آدمی نیکون اور شیعون سے آنحضرت کے شہرہاے مختلف
اطراف عالم سے آنحضرت کے پاس حاضر ہونگے بعضے رات کو بستر خواب سے غائب
ہوجائینگے اور صبح کو مکہ معظمہ مین حاضر ہون گے اور بعضے علانیہ براہ سوار ہونگے
اور اسی صبح کو حضرت کے پاس پہونچین گے اور حضرت تین سو تیرہ تلوارین آسمانی
اُن کو تقسیم فرمائین گے کہ ہر ایک شمشیر پر نام اُس شخص کا اور اُسکے باپ کا اور
حلیہ اُسکا اور نسب اُسکا لکھا ہوگا اور جملہ علامات ظہور آنحضرت ع سے جیسا کہ اخبار
معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہی یہ ہی کہ غرہ یعنے ادھوار پر ماہ مبارک رمضان کے آفتاب کو
گہن لگیگا اور آخر مہینے مین چاند گہن ہوگا کہ یہ دونون امر خلاف عادت قواعد
منجمین ہین اور ایک یہ کہ زمین مین دھنس جانا آدمیون کا بیدا مین جیسا کہ اوپر
تحریر ہوچکا ہی اور آفتاب کا مغرب مین اور ماہتاب کا مشرق مین قائم ہونا اور پھر
قائم ہونا آفتاب کا درمیان آسمان کے اول زوال سے اوسط وقت عصر تک اور

طلوع کرنا آفتاب کا مغرب سے اور ظاہر ہونا ستارہ دمدار کا مشرق کی طرف کہ روشنی اسکی چاند کی روشنی کی طرح ہو پس اتنا خم ہو کہ نزدیک دونون طرف ملجانے کے ہو جائے اور سرخی آسمان مین ظاہر ہو اور اطراف آسمان مین منتشر ہو اور آتش طولانی کہ مشرق کی طرف ہو اور تین روز تک یا سات روز تک رہے اور عرب کے لوگ شہرون پر غالب ہون اور اہل مصر اپنے بادشاہ کو قتل کرین اور شام خراب ہو اور تین علم خلافت و بادشاہی کے شام مین بلند ہون اور علمہائے بنی قیس و عرب داخل مصر ہون اور علمہاے قبیلۂ کندہ عرب سے متوجہ خراسان ہون اور ساٹھ دروغ گو ہم پہونچین کہ سب دعوی پیمبری کا کرین اور بارہ علم آل ابیطالب کے بلند ہون کہ سب دعوی امامت کا کرین اور ہواے سیاہ بغداد مین اول روز مع زلزلہ آئے کہ جسکے سبب سے اکثر شہر زمین مین دھنس جائین اور خوف قتل و طاعون دکمی[٥] اموال و زراعت و میوہ جات عراق پر غالب ہو اور ٹڈی وقت وبیوقت نازل ہو اور دو گروہ عجم باہم جنگ کرین اور بہت خونریزی انمین ہو اور ایک جماعت اہل بدعت سے بندر اور سور کی صورت مین مسخ ہو اور علامت دیگر بہت ہین کہ کتاب بحار الانوار مین تمام و کمال ان کا تذکرہ ہم نے کیا ہے **حدیث یازدہم** محمد ابن بابویہ و جعفر بن قولویہ و محمد بن ابراہیم نعمانی نے روایت کی ہو کہ حضرت ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے

---

[٥] دکمی یہ لفظ بہ صورت کمی رسالہ فارسی مین مرقوم تھا حالانکہ کمی یہان معنی کے راہ سے چسپان نہین ہوتا۔

کہ آنحضرت نے فرمایا کہ گویا مین دیکھتا ہون حضرت قائم علیہ السلام کو نجف کوفہ مین کہ زرہ
حضرت رسول پہنے ہین اور ایسے سیاہ گھوڑے پر سوار ہین کہ درمیان اُس گھوڑے کی
پیشانی کا سفید ہے پس گھوڑے کو حرکت مین لاتے ہین اسطرح کہ باعجاز آنحضرت
ہر شہر کے آدمی دیکھتے ہین اور ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا حضرت انھین کے شہر مین اور
اور انھین کے درمیان مین ہین پس علم رسولخدا کو کھولتے ہین اور قائم فرماتے ہین اور
وہ ایسا علم ہے کہ چوب اُسکی عمود عرش سے ہے اور تمام چیزین اُسکی یعنی سب
اجزا اسکے نصرت و یاری حقتعالی سے ہے اور وہ علم کسی جماعت کی طرف
متوجہ نہ کرینگے مگر یہ کہ حقتعالی اُس جماعت کو ہلاک فرمائیگا پس جب اُس علم کو
حرکت دینگے تو کوئی مومن ایسا نہ ہوگا کہ دل اُسکا شجاعت مین مانند قطعہ آہن کے ہوجائے
اور ہر مومن کو خدا تعالی چالیس مرد کی قوت کرامت فرمائیگا اور کوئی مومن قبر مین نہ رہیگا
مگر یہ کہ حقتعالی اُس کشائش کو اُسکی قبر مین اُسپر داخل کرے گا اور مومنین قبرون
مین ایک دوسرے کی زیارت کو جائینگے اور ایک دوسرے کو بشارت
دینگے ظہور قائم آل محمد علیہم السلام کی پس نازل ہون گے آنحضرتؑ پر تیرہ ہزار ۱۳۳۱۳
تین سو تیرہ ملک ان ملائک سے جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی مین تھے اور
انھین سے کہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ تھے اُسوقت کہ جبکہ نمرود مردود نے خلیل
انکو آگ مین ڈالا تھا اور ان مین سے کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے جسوقت کہ دریا
بحکم الہی ان کے لیے شگافتہ ہوا تھا اور ان مین سے کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ تھے

اُسوقت کہ جب وہ حضرتؑ (یعنے حضرت عیسیٰ ع) بحکم الٰہی آسمان پر گئے ہین اور چار ہزار ملائک علامت دار
اور ہزار ملائک اور کہ ایک دوسرے کے ردیف نازل ہون گے اور تین سو تیرہ ۳۱۳
ملائک جو جنگ بدر وغیرہ مین حضرت رسالت پناہؐ پر نازل ہوئے تھے اور وہ
چار ہزار ملائک جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لیے نازل ہوئے تھے
اور حضرتؑ نے انکو اجازت لڑنے کی نہ دی تھی اور اب وہ ژولیدہ مو گرد آلودہ حضرتؑ
کی قبر مطہر کے پاس موجود ہین اور روتے ہین اور روتے رہین گے انحضرتؑ (یعنی امام حسین ع) پر
قیامت تک اور سردار ان کا ایک فرشتہ ہی کہ اُسکو منصور کہتے ہین جو کوئی
انحضرت کی زیارت کو جاتا ہی تو وہ ملائکہ اُسکے استقبال کو جاتے ہین اور جو کوئی
وداع ہوتا ہی تو اُسکی مشایعت کرتے ہین یعنے تھوڑی دور رخصت کرنے کیلیے
اُسکے ہمراہ جاتے ہین اور جو کوئی زائر بیمار ہوتا ہی تو اُسکی عیادت کرتے ہین اور
جو کوئی زائر مرجاتا ہی تو اُسکے جنازہ پر نماز پڑھتے ہین اور اُسکے لیے استغفار
کرتے ہین اور یہ سب روے زمین پر موجود ہین اور انتظار کر رہے ہین اس امر کا
کہ حضرت صاحب الامر قائم آل محمد علیہم السلام ظہور فرمائین اور یہ اُنکی مدد کرین
لیکن جو کچھ کہ روایات معتبرہ کثیرہ سے کہ بطریق متعددہ مشائخ عظام نے
روایت کی ہی معلوم ہوتا ہی حال سیرت و اوصاف اُن حضرتؑ کا چنانچہ بعض
اُن مین سے بر سبیل اختصار بحذف اسناد اس رسالہ مختصر مین درج کرتا ہون۔
بہت سی سندون کے ساتھ منقول ہی کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ذوالقرنین کو مخیر

فرمایا درمیان ابر ذلول[1] اور ابر صعب[2] کے حضرت ذوالقرنین نے ابر ذلول کو اختیار کیا
اور ابر صعب کو واسطے قایم آل محمد علیہم السلام کے ذخیرہ کیا اور حضرت اُن ابروں
پر سوار ہون گے اور ساتون آسمان اور ساتون زمینون پر گشت فرمائین گے
اور طرح طرح کی ہوائین حضرت عہ کے لیے مسخر ہونگی اور بوڑھون کے سن اور
جوانون کی صورت مین ظاہر ہون گے اور قوت بدنی حضرت کی ماشاء اللہ
اس قدر ہوگی کہ اگر ہاتھ ڈالین تو بڑے سے بڑے درخت کو زمین کی جڑ سے
اُکھیڑ لین اور اگر پہاڑون کے بیچ مین آواز دین تو سب پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین
اور مشرق و مغرب عالم کی سیر فرمائینگے اور کوئی پہاڑ اور دریا اور صحرا ایسا باقی
نہ رہے گا کہ حضرت وہان سے عبور نہ فرمائین اور دین حق کو وہان قائم نفرمائین
اور خزانے اور دفائن زمین کی سب حضرت کے لیے ظاہر ہونگی اور جسطرف
حضرت متوجہ ہون ایک مہینے کی راہ تک رعب اور ڈر حضرت کا دلون اثر
کرجائے اور جس شخص کو ملاحظہ فرمائین تو صورت سے پہچان لین کہ یہ مومن ہے یا منافق
نیکوکار ہے یا بدکار اور حضرت داؤد اور سلیمان کے طریقہ سے حکم ساتھ علم
واقعی کے درمیان آدمیون کے فرمائین اور آدمیون سے گواہ نہ طلب
فرمائین اور جسجگہ حضرت تشریف لیجائین ایک ابر آنحضرت عہ کے سر انور پر سایہ افگن رہے
اور اُس ابر سے ایسی آواز بزبان فصیح آوے کہ سب خلق سنے کہ یہ مہدی

---

[1] ابر ذلول یعنی ابر بے صورت و صدا ۱۲ مترجم فارسی ح [2] ابر صعب یعنی ابر باصاعقہ و رعد و برق ۱۲ مترجم فارسی ح

آل محمد علیہم السلام ہین اور زمین کو پُر از عدالت کرین بعد اُسکے کہ پُر از جور ہوگئی ہو اور
زمین حضرت اور لشکر حضرت کے پاؤن کے نیچے سے ایسی سمٹے کہ مسافتہاے بعیدہ
کو تھوڑے زمانہ مین طے فرمائین اور اون حضرت کا سایہ نہوگا اور جب مکہ سے باہر
آئینگے تو منادی حضرت کی طرف سے ندا کریگا کہ کوئی شخص پانی اور کھانا زاد کا اپنے
ساتھ نہ لیوے اور سنگ حضرت موسیٰؑ کہ ایک اونٹ کا بوجھ ہوگا حضرتؑ کے ساتھ
ہوگا اور جس منزل پر حضرتؑ اُترینگے تو سنگ موسیٰ کو نصب کرینگے بارہ چشمے اُس سے
جاری ہونگے جو کوئی پیاسا اور بھوکا اُس سے پیے گا سیر ہو جائیگا۔ جب نجف
اشرف میں پہونچین گے اور وہان قیام فرمائین گے تو ہمیشہ پانی اور دودھ اُس پتھر سے
جاری رہیگا کہ ہر ایک بھوکا اور پیاسا اُسکے پینے سے سیر ہوگا اور دوسری
روایت مین ہے کہ پانی اور کھانا اور گھانس اُس پتھر سے نکلے گی کہ خود اور چارپایہ
اُن کے اپنی اپنی خوراک کھائینگے اور پیئینگے اور عصائے حضرت موسیٰؑ آنحضرتؑ کے
ساتھ ہوگا کہ جس وقت اُسکو ڈالدینگے تو اژدہا بنجائیگا اور جب وہ منھ کھولیگا تو اوپر کے
تالو سے نیچے کے تالو تک چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور جسکو حضرتؑ حکم فرمائینگے اُسکو
نگل جائیگا اور حضرت ابراہیمؑ کے واسطے جو پیراہن کہ حضرت جبرئیلؑ بہشت سے
اُسوقت لائے تھے جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تھا اور جب حضرت ابراہیمؑ
نے پہنا تو آگ نے اُنپر کچھ اثر نکیا اور یہی پیراہن تھا کہ مصر مین حضرت یوسفؑ نے
جو اُسکو کھولا تو حضرت یعقوب نے کنعان مین اُسکی بوی خوش سونگھی اور جب اُن

حضرت کے روئے مبارک پر ڈالا گیا تو انکی آنکھیں روشن ہوگئیں
وہی جامہ جب حضرت صاحب الامر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو پہنے ہونگے
اور دست مبارک میں حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی پہنے ہونگے اور تابوت
بنی اسرائیل مع سب اسباب و آثار انبیاء کے اپنے ساتھ رکھتے ہونگے اور
کسی کافر کو روئے زمین پر نہ چھوڑینگے اگر کوئی کافر درخت یا پتھر کی طرف
پناہ لیجائیگا اور اُس میں پوشیدہ ہوگا تو وہ پتھر اور درخت فریاد کریگا کہ کافر میرے
پاس ہے یا حضرت تشریف لائیے اور اسکو قتل کیجیے اور جب حضرت ظاہر
ہونگے تو دست مبارک اپنا مومنون کے سر پر پھیرینگے پس عقلین اُن کی
کامل ہونگی اور اس زمانہ میں ہر شیعہ کی قوت چالیس مردون کے برابر ہوگی اور
دل اُنکے آہن سے زیادہ تر محکم ہونگے اور اگر وہ ہمت باندھینگے تو پہاڑون کو
اُن کی جگہ سے کندہ کر ڈالینگے اور سب چیزین اُن کی اطاعت کرینگی حتی درندگان
زمین و پرندگان ہوا اور جب کوئی اصحاب آنحضرتؑ سے زمین پر پاؤن رکھے گا تو
وہ زمین فخر کریگی اور زمینون پر کہ میں ایسی ہون کہ اصحاب حضرتؑ سے ایک شخص نے
مجھپر پاؤن رکھا ہے اور حقتعالی ترس و خوف کرنے کو اُنکے دلون سے اُٹھا لیگا اور اُنکے
دشمنون کے دلون میں ڈالدیگا اور ہر ایک اُن میں کا نیزہ گزار تر اور شمشیر زن
تیز تر ہوگا اور دشمن کو پاؤن کے نیچے مل ڈالنے اور ریزہ ریزہ کر ڈالنے کی قوت رکھتا ہوگا

ع ترس و خوف اس سے ظاہر ا مراد بیان یہ معلوم ہوتی ہے کہ ترس و بیم خراب و مفسد اسباب سے جو مفاسد ہین انکے دلون سے دور کر دیا جائیگا

حقتعالی انکی آنکھون اور کانون کو ایسا نور عطا فرمائیگا کہ جسجگہ ہونگے وہانسے جمال باکمال حضرت کو دیکھ لینگے اور حضرت سے بات چیت کرینگے اور جواب سنینگے اور جمیع درد و بلا و ضعف و سستی بہ برکت حضرت ع اُن لوگون سے دور ہوگی اور برکات آسمان و زمین زیادہ ہونگے اور باران آسمانی کہ جس روز سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت غصب ہوئی ہے قطع ہوگیا ہی اُس زمانہ مین جیسا چاہیے ویسا نازل ہوگا اور آدمیون کی دلون سے کینے برطرف ہوجاینگے اور جو درماندہ و عاجز ہین وہ اور حیوانات آپس مین بایکدیگر آشتی و دوستی کرینگے اور ایک دوسرے کو ضرر نہ پہونچائینگے حتی کہ ایک تنہا عورت عراق سے شام تک چلی جائیگی اور ہر جگہ سبزہ اور گھانس ہی پر پاؤن رکھیگی اور زینتین[1] اُسکی اُسکے سر پر ہونگی اور کوئی چور و درندہ اُسکو ضرر نہ پہونچا سکیگا اور پہلے جو وہ حضرت ظاہر ہونگے تو فرمائینگے کہ بنی شیبہ جو کلید دار کعبہ ہین اُنکے ہاتھ کاٹ ڈالین اور کعبہ کے اوپر لٹکا دین اور ندا کرینگے کہ یہ لوگ خدا کے گھر کے چور ہین اور فرزندان قاتلان حسین ع کو قتل کرینگے اسلیے کہ وہ اپنے بابون کے کردار سے راضی تھے پس جو برے کام سے راضی ہوگا تو وہ مثل برا کام کرنیوالونکے سمجھا جائیگا اور وہ زندہ کیا جاویگا اور انتقام فاطمہ زہرا اور ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم کا[2]

[1] زینتین یہ ترجمہ ہی زینتہای وبرسرش باشد کا جسکے معنی واضح نہین ہوے کہ سر پر زینتین کیسی ہونگی [2] یہ فقرہ ترجمہ ہی اُس فقرہ فارسی کا رد آن شیعہ زندہ گرداند و انتقام فاطمہ زہرا و ماریہ مادر ابراہیم از و بکشند کاتب نے غالبا سہو کیا یہان معنی انکے سمجھ مین نہین آتے

اُس سے لیا جاویگا اور جو کوئی زکوٰۃ نہ دیگا اُسکو قتل کرینگے اور زمین نور سے
اُن حضرت کے روشن ہوگی اور تاریکی دور ہوگی اور آدمیون کو چاند اور سورج کی احتیاج
نہ رہیگی اور ہر ایک شیعیان حضرت کے اسقدر زندہ رہیگا کہ ہزار پسر ہر ایک سے
پیدا ہوئے اور پشت کوفہ مین ایک مسجد بنا فرماینگے کہ ہزار در اُسکے ہونگے اور
پشت قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف سے ایک نہر نجف اشرف کی طرف جاری
کرینگے کہ پانی اسکا دریاے نجف مین گریگا اور درمیان مین اُسکے چکیان اور
پل باندھے جاینگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ گویا دیکھتا ہون
مین کہ ایک بڑھیا ایک زنبیل گیہوُون کی سرپر رکھے لیجا رہی ہے طرف نہر کربلا کی
چکی مین بغیر کرایہ دیے آٹا پیسنے کے واسطے اور انحضرت اور عیال انحضرت ع
مسجد سہلہ مین قیام و قرار کرین گے اور مسجد کی عمارتون کو خراب کرینگی اور ایک چوب
بست راست کرینگے مثل اُس چوب بست کے جو حضرت موسیٰ کے زمانے مین تھی
اور مسجد کے کنگرؤن کو خراب کرینگے اور مینارون کو خراب کرینگے اور مسلمانونکی
شاہ راہ کو ساٹھ ذراع[۱] کا کرینگے اور مسجد کہ راہ مین بنانے والون نے بنائی ہوگی
اسکو برطرف کرینگے اور جو روزن یا جالی یا ناودان یا بیت الخلا کہ شارع[۲] پر
واقع ہوگا اُسکو خراب کرینگے اور آسمان کو خداتعالیٰ حکم فرمائیگا کہ دیر مین حرکت کرے
ایسی کہ ہر روز برابر دس روز کے ہو اور خانۂ کعبہ کو خراب کرکے جیسا کہ حضرت ابراہیم ع نے

[۱] ذراع یعنے گز کہنی سے سرانگشتان تک ۱۲ غ [۲] شارع یعنی راہ راست یعنی بڑی راہ ۱۲ غ

پہلے بنایا تھا اُسی طرح کا بنا کرینگے در مسجد رسول اور مسجد الحرام کو خراب کر کے زمانہ رسول خدا کی ہیئت اور طرز کے موافق بنائینگے اور مقام ابراہیم کو اُس جگہ پر کہ جہاں حضرت رسولؐ نے چھوڑا اور عمر ابن خطاب بیجا بنے تعصب و جاہلیت سے تغیر دیدیا تھا پھر لائینگے اور جمیع بدعتون کو زائل کرینگے اور جمیع سنتون کو قائم رکھین گے اور شیعیان حضرت اُس زمانے مین اتنے مستغنی ہون گے کہ اگر کوئی دنیا بھر مین پھرے اسلیے کہ کوئی فقیر بہم پہونچ جائے زکوٰۃ و تصدق دینے کے واسطے تو فقیر میسر نہ آئیگے اور جزیہ اہل کتاب سے نہ قبول کرینگے اور کسی شخص سے بغیر از اسلام راضی نہ ہون گے بہت ایسا موقع ہو گا کہ کوئی شخص بالائے[ل] سر آنحضرتؑ استادہ ہو اور حضرتؑ اُسکو امر و نہی فرما رہے ہونگے کہ ناگاہ حکم دین کہ اُسکو سامنے لاؤ پس حکم دین کہ اُسکی گردن مارو بسبب اُس امر کے کہ ضمیر سے اُسکے ظاہر ہوا ہو اور وہ قرآن مجید جو حضرت امیر المومنینؑ نے جمع کیا تھا اور اُسکو مخالفین نے نہ قبول کیا تھا ظاہر فرمائین گے اور حضرت امیر المومنین نے فرمایا تھا کہ گویا مین دیکھتا ہون کہ ہمارے شیعون نے مسجد کوفہ مین خیمے برپا کیے ہین اور آدمیون کو قرآن شریف تازہ کی تعلیم کرتے ہین اور جب حضرت کسی ولی و حاکم کو کسی شہر مین دنیا کے شہرون مین سے بھیجین گے تو اُس سے فرمائین گے کہ کتاب تیری ہتیلی ہی جو امر کہ تجھکو درپیش ہو اور تجھپر مشتبہ ہو اور حکم الٰہی کو اُس قصہ مین تو نہ جانتا ہو تو نظر اُسی

لہ بالائے سر سے مراد پس پشت ہے ۱۲ مؤلف عفی عنہ

ہتھیلی پر کرنا کہ اُس مین بقدرت خدا جو تو چاہے گا وہ لکھا ہوا پائیگا اور حضرت ایک لشکر
استنبول کو بھیجین گے پس جب لشکر استنبول مین پہونچے تو کچھ اپنے قدمون پر لکھے اور پانی پر
راہ چلے جب روم کے آدمی اس کیفیت کو دیکھین تو کہین گے کہ جب یہ لشکر پانی پر جا رہا ہے
تو صاحب لشکر کیسا کچھ صاحب قدرت ہوگا پس دروازہ شہر کا کھولین گے اور داخل
شہر ہون گے اور جو کچھ حضرت نے حکم فرمایا ہوگا عمل مین لاوینگے اور جب آدمی حضرت
کی خدمت مین حاضر ہون گے تو یون سلام کرینگے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰہِ
اور زمانۂ آنحضرت مین مسجد کوفہ مین ایک چشمہ روغن کا اور ایک چشمہ دودھ کا اور ایک
چشمہ شراب طہور کا اور ایک چشمہ پینے کے پانی کا جاری ہوگا اور جب حضرت قائم کوفہ مین
قرار و قیام فرمائینگے تو شام کی طرف ایسا لشکر بھیجین گے کہ بنی امیہ کو قتل کرے
پس بنی امیہ فرنگستان کی طرف بھاگین گے فرنگی اُن سے کہینگے کہ ہم اپنے شہر مین
تم کو نہین آنے دینگے جب تک کہ تم نصرانی نہ ہو جاؤ اور ہمارے دین مین نہ آجاؤ
پس وہ لوگ دین نصاری قبول کرلین گے اور صلیبین گردنون مین ڈال لینگے اور شہر
فرنگ مین داخل ہون گے جب لشکر حضرت قائم سلام اللہ علیہ وارد فرنگ ہوگا تو نصاری
امان و صلح طلب کرینگے اور اصحاب حضرت کہین گے کہ ہم تمکو امان نہین دینگے جب تک تم ہمارے
بھاگے ہوؤن کو ہمکو نہ دیدوگے پس سب بنی امیہ کو پکڑ دینگے اور گردنین مارینگے اور
جیسا کہ حضرت رسول نے بعد نبوت جاہلیت کے آدمیون کی افعال کو عفو فرمایا تھا
اور کسیکو امور گذشتہ پر عقاب نہین فرمایا تھا اور احکام تازہ کو اُن پر جاری فرمایا تھا اسی طرح

حضرت صاحب الامر علیہ السلام بھی کرینگے اور جو کچھ حضرت کے ظہور کے پہلے واقع ہو چکا ہی
اُس سے معترض نہ ہونگے پس یہ مختصر تھا احوال خیر مآل اُس معدن رفعت وجلال کا
لیکن جو کوئی بسط کلام کا اس باب مین طالب ہو تو وہ رجوع کرے طرف کتاب بحار الانوار کے

حدیث دوازدہم شیخ قطب الدین راوندی اور سوائے اُن کے اورون نے
بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت امام حسین نے قبل شہادت
اپنے اصحاب کے سامنے یہ خُطبہ ارشاد فرمایا کہ میرے نانا رسولخدا نے مجھ سے فرمایا ہی
کہ ای فرزند میرے بہت جلد ایسا ہوگا کہ تجھکو عراق کیطرف ایسی سرزمین پر لیجائینگے
کہ پیمبرون اور اون کے اوصیا نے وہان ملاقات کی ہی اور اُسکو عمورا کہتے ہین
اور تم اُس زمین پر شہید ہوگے اور ایک جماعت تمھارے اصحاب سے
تمھارے ساتھ شہید ہوگی کہ لوہے کا درد اُنکو نہ پہونچے گا یعنی تکلیف آہن اُنکو
نہ ہوگی پھر حضرت نے اس آیہ کی تلاوت فرمائی کہ قُلْنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّسَلَامًا
کہا ہمنے ای آگ ہو تو ٹھنڈی اور سلامتی
عَلَیٰ اِبْرَاھِیْمَ بعدہ فرمایا جیسا کہ آگ بحکم خدا ابراہیم پر سرد ہوگئی تھی اُسی طرح لڑائی کی آگ
ابراہیم پر
تم پر اور تمھارے اصحاب پر سرد ہوجائیگی پس حضرت امام حسین علیہ السلام نے
فرمایا اپنے اصحاب سے کہ بشارت ہو تم کو واللہ اگر اعدا ہمکو قتل کرینگے تو ہم پیغمبر کے
پاس پہونچین گے پھر اُس عالم مین ہم اسقدر رہین گے کہ جتنا خدا چاہے پس اول وہ
شخص کہ جسکے لیے زمین شگافتہ ہو اور وہ باہر آوے پہلی قیامت سے وہ مین ہون گا
کہ میرا باہر آنا ... ہوگا امیر المومنین اور قائم اہلبیت علیہم السلام کے ظاہر ہونے سی

پس آسمان سے نیچے اُترے ایسا گروہ ملائکہ خداوند عالمیان کی طرف سے میرے
واسطے کہ کبھی وہ گروہ قبل اسکے زمین پر نہ آیا ہو۔ اور نازل ہون جبرئیلؑ و
میکائیلؑ و اسرافیلؑ اور چند لشکر ملائکہ کے اور نازل ہون محمدؐ و علیؑ اور بھائی
میرے اور وہ سب کہ حق تعالیٰ نے بہ عطائے امامت اُن پر احسان کیا ہے
اور وہ سوار ہون۔ ایسے نور کی ابلق گھوڑون پر کہ پہلے ہم سے کوئی مخلوق
اُن پر سوار نہین ہوئی ہو پس حضرت رسالتؐ پناہ اپنے علم کو جنبش دینگے اور
اپنی تلوار۔ قائم آل محمد علیہم السلام کے ہاتھ مین دینگے پس ہم بعد اُسکے
زمین پر اسقدر رہینگے کہ جسقدر خدا چاہے پس حق تعالیٰ ظاہر فرمائیگا مسجد کوفہ سے
چشمہ روغن کا اور چشمہ پانی کا اور چشمہ دودھ کا پس حضرت امیر المومنینؑ مجھے
شمشیر پیغمبرؐ دے کر بھیجین مشرق و مغرب عالم کی طرف اور کسی دشمن خدا سے
خوف نہ کرون مگر یہ کہ بحکم الٰہی اُس کا خون گراؤن اور جو بت کہ زمین پر ہو اُسے
جلادون یہانتک کہ ہند مین پہونچون اور سب ہند کے شہرون کو فتح کردون اور
حضرت دانیالؑ اور حضرت یوشعؑ دونون زندہ ہون اور حضرت امیرالمومنین
کے پاس آئین اور کہین کہ سچ فرمایا خدا و رسولؐ نے اُس باب مین جسکا
وعدہ تم سے کیا تھا پس حضرت امیر المومنینؑ ستر آدمی اُن کے ساتھ کر کے
بصرہ کی طرف بھیجین گے کہ لشکریان بصرہ کو قتل کرین پھر لشکر فرنگ کے
شہرون کی طرف بھیجینگے کہ سب کو فتح کرین پس ہلاک کردون گا مین ہر جانور

حرام گوشت کو یہانتک کہ روئے زمین پر بغیر طیب و حلال گوشت کے حرام گوشت
باقی نہ رہے اور یہود و نصاری اور تمام ملتون کے آدمیون کے لیے ظاہر کرونگا
مین اسلام کو اور مخیر[۱] کرون گا اُن کو مسلمان ہونے اور قتل ہونے مین جو کوئی مسلمان
ہوا اسپر احسان کرونگا اور بخشونگا اور جو اسلام سے کراہت کریگا تو بحکم خدا اُسکو قتل
کرونگا اور ہر شیعہ کے لیے حقتعالیٰ ایک فرشتہ کو نازل فرمائیگا کہ ہاتھ اُسکے منھ پر
ملے اور غبار اُسکے منھ سے پاک کریگا اور عورتون کو اُسکے اور درجون کو اُسکے
بہشت مین اُسکو دکھائے گا اور روئے زمین پر کوئی زمین گیر مبتلا نہ رہے گا مگر
یہ کہ خدائے رحمٰن ہم اہلبیت کی برکت سے اُسکے دردون کو زائل کردیگا اور حقتعالےٰ
اپنی برکت کو آسمان سے زمین پر بھیجے تا آنکہ اسقدر درخت بار آور ہون کہ شاخین
اُنکی ٹوٹ جائین اور تم شیعہ جاڑون کے میوے گرمیون مین اور گرمیون کے
میوے جاڑون مین کھاؤ جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ
كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی اگر شہرون والے ایمان لائین
اور پرہیزگار ہون تو ہر آئینہ کھولون مین اُن پر برکتون کو آسمان و زمین کے
لیکن تکذیب کی اُنھون نے پیغمبرون کی پس پکڑا اُن کو مین نے اور عذاب کیا
اُنکے بدگروہون پر پس فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ بخشے گا اُس زمانہ مین شیعونکو

[۱] مخیر یعنے اختیار دیا گیا اور مرد نیک اور بہت خیر کرنے والا ۱۲ غ

ایسی کرامت کہ زمین مین کوئی چیز اُنپر پوشیدہ نہ رہے گی یہانتک کہ خبر دین اپنے گھر والونکو
اُس سے کہ جو کچھ اُنھون نے کیا ہو اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ اول جو شخص کہ رجعت
مین زندہ ہوگا حضرت امام حسین علیہ السلام ہونگے اور اتنی مدت زندہ رہینگے اور زمین پر
بادشاہی کرینگے کہ ابروئے مطہر کے بال چشم منور پر آجائینگے اور دوسری روایتون مین
وارد ہوا ہی کہ تفسیر مین اس آیہ کریمہ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کی حضرت امام حسینؑ
ظاہر ہون معہ ستر آدمیون کے اپنے اُن اصحاب سے جو آنحضرتؑ کے ساتھ شہید ہوئے ہین
اور وہ سب خود طلا سر پر رکھے ہون گے اور دوسری روایت مین ہی کہ ایسے
ستر پیغمبر آنحضرتؑ کے ساتھ ظاہر ہون گے جیسے حضرت موسیٰؑ تھے اور وہ
سب آدمیون کو مطلع کرینگے کہ یہ حسین ابن علی علیہم السلام ہین کہ خروج
فرمایا ہی تا اینکہ آدمی اُنکی طرف سے شک نہ کرین اور جان لین کہ دجال و شیطان
ملاعنہ سے نہین ہین اُسوقت حضرت صاحب الامر علیہ السلام اُنکے درمیان مین ہونگے
پس جب معرفت حضرت امام حسین علیہ السلام مومنون کے دلون مین قرار پالیوے
تو حضرت قائم دنیا سے رحلت فرمائین اور حضرت امام حسین علیہ السلام اُن کا غسل و
کفن و حنوط کرین اور نماز پڑھین اور لحد مین رکھین اسلیے کہ امام کو بغیر امام کے
دوسرا غسل نہین دیسکتا اور نہ نماز پڑھ سکتا ہی اور دوسری روایت مین وارد
ہوا ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بعد حضرت صاحب الامر کے تین سو نو سال تک
جمیع روئے زمین کی بادشاہی کرینگے پس جب مدت آنحضرتؑ کی تمام ہوگی تو حضرت

امیر المومنین ع ظاہر ہون گے اور اُن کی بادشاہی کی نوبت اور وقت سلطنت ہوگا
اور بہت اخبار مین حضرت ابی عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے منقول ہی
کہ برید عجلی نے آنحضرت ؑ سے پوچھا کہ وہ اسماعیل ؑ جن کا حقتعالیٰ نے قرآن مجید مین
صادق الوعد سے وصف فرمایا ہی آیا وہ پسر ابراہیم ؑ ہین حضرت نے فرمایا نہ بلکہ وہ
فرزند حزقیل ؑ ہین کہ حق تعالیٰ نے اُن کو ایک جماعت پر مبعوث کیا تھا
پس لوگون نے اُن کی تکذیب کی اور پوست سر اور مُنھ کا اُن کے کندہ کیا
اُسوقت حق تعالیٰ نے اُن ظالمون پر غضبناک ہوکر وسطاطائیل فرشتہ
عذاب کو بھیجا وہ فرشتہ عذاب اسماعیل ع پیغمبر کے پاس آیا اور عرض کیا کہ
خداوند تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہی اسلیے کہ اگر تم چاہو تو تمھاری قوم کو طرح طرح کے
عذاب سے معذب کرون اسماعیل نے کہا کہ میری حاجت اُن پر عذاب کرنیکی
نہین ہی حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اچھا پھر کیا حاجت تمھاری ہی عرض کرو
حضرت اسماعیل ؑ نے عرض کی کہ پروردگارا تو نے ہم پیغمبرون سے اپنے لیے
پروردگاری اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیغمبری اور اُن کے
اوصیاء کے لیے ولایت و امامت کا عہد و پیمان لیا ہی اور خبر دی ہی تو نے
خلقت کو اس امر سے کہ ستمگار اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتقام حسین
ابن علی علیہم السلام کے ذریعہ سے لیا جائیگا اور حسین ابن علی علیہما السلام سے
تو نے وعدہ کیا ہی کہ اُن کو پھر دنیا مین تو پھیر لائے گا تا اپنے ظالمون سے وہ

خود انتقام لین پس میری حاجت بھی یہی ہو تیری جناب مین کہ ای خالق میرے
مجھکو بھی تو پھر دنیا مین پھیر کر لاتا تاکہ مین خود اپنی قوم ظالم و نوم سے انتقام
لون پس حق تعالیٰ نے حاجت اُن کی قبول فرمائی یعنی وہ اسماعیل بھی حضرت
امام حسین علیہ السلام کے ساتھ پھر دنیا مین پلٹ کر آئین گے اور دوسری روایت
مین وارد ہوا ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام معہ پچھتر ہزار مردہ آدمیون کے
دنیا مین رجعت فرمائین گے **حدیث سیزدہم** شیخ حسن ابن محمود
ابن جمہور نے کتاب واحدہ مین روایت کی ہی عاصم بن حمید سے کہ حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ع نے ایک دن خطبہ مین ارشاد
کیا کہ تحقیق حقسبحانہ وتعالیٰ یگانہ اور فرد وبہمتا ہی اور اپنی یگانگی مین متفرد ہی
اور اول پیدائش خلقت مین اُسنے ساتھ ایک کلمہ کے تکلم فرمایا پس وہ
کلمہ نور ہوا اور اُس نور سے جناب مقدس نبوی کو اور مجھکو اور میری
ذریت کو پیدا کیا پھر دوسرے کلمہ سے تکلم کیا اور اُسکو روح مقرر کیا اور
اُس مین نور ساکن کیا اور اُس نور کو اُس روح کے ساتھ ہم اہلبیت کے
بدنون مین جگہ دی پس ہم ہین روح برگزیدہ پروردگار اور ہم ہین کلمات
تامات الٰہی اور خدا تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے اپنی حجت کو خلق پر تمام
کیا ہی پس ہمیشہ ہم نور سبز مین تھے اُسوقت کہ نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب
اور نہ رات تھی نہ دن اور کوئی صاحب حیات عالم مین نہ تھا مگر ہم

عبادت خدا کرتے تھے اور اُسکی تقدیس و تسبیح کرتے تھے اور یہ حال
خلائق کے پیدا کرنے سے قبل تھا پس خدا تعالیٰ نے عہد و پیمان لیا
سب ارواح پیمبرون سے کہ ہمپر ایمان لائین اور ہماری مدد کرین اور
یہی معنی ہین اس آیہ کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ
وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کے مفاد ظاہر الفاظ کا یہ ہی کہ یاد کرو اُسوقت کو کہ خدا نے اپنے
پیغمبرون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ جب تم کو مین کتاب و حکمت دون
تو آئے تمھاری طرف ایک پیغمبر کہ تصدیق اُس چیز کی کرے کہ جو تمھارے
پاس ہی دین و کتاب سے ہر آئینہ البتہ تم اُسکی یاری کرو حضرت امیرؑ نے
فرمایا کہ یاری سے یہ مراد ہی کہ ساتھ محمدؐ کے ایمان لاؤ اور اُسکے وصی
کی یاری کرو اور جلد وہ وقت آیگا کہ سب وصی پیغمبر کے یاری کرین
اور تحقیق کہ خدا نے میرے پیمان کو پیمان پیغمبر کے ساتھ لیا ہی کہ ایک
دوسرے کی ہم مین سے یاری کرے اور تحقیق کہ مین نے یاری کی پیمبرؐ
کی اور برابر اُن کے جہاد کیا اور اُن کے دشمنون کو قتل کیا اور وفا کیا
مین نے اُس عہد کو کہ خدا نے مجھ سے لیا تھا اپنے پیغمبر کی یاری کے
واسطے لیکن کسی ایک نے پیغمبرون اور رسولون سے ابھی تک میری
یاری نہین کی ہی اسلیے کہ میری امامت کے پہلے وہ دنیا سے جا چکے تھے

البتہ بعد ازین میری نصرت و یاری کرینگے پس اُسوقت مابین مشرق و مغرب
سب عالم میرا ہوگا اور خدا سب پیغمبرون کو آدم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک زندہ فرمائیگا اور آگے میرے وہ سب جہاد کرینگے اور کافران
زندہ و مردہ کے سرون پر کہ خدا نے زندہ کیا ہی برابر تلوارین مارینگے
زہے تعجب اور کیونکر تعجب نہ کرون مین اُن مردون سے کہ خدا اُنکو زندہ کریگا
اور وہ سب تلبیہ کی صدا بلند کرتے ہون گے اور فوج فوج یعنے بہت
آئینگے اور کہینگے لبیک لبیک یا داعی اللہ یعنی قبول کیا ہم نے اور تمھاری
خدمت مین حاضر ہین اور استادہ ہین ای بلانے والے خدا کی طرف سے
آدمیون کو اور میان کوفہ کے کوچون اور بازارون مین آئین گے کاندھون
پر تلوارین رکھے ہونگے اور مارینگے کافران و جابران و ظالمان اولین و آخرین کے
سرون پر یہانتک کہ خداوند کریم عمل مین لائے اُس وعدہ کو کہ جو اہلبیت ع
رسالت کے ساتھ کیا ہی اُس آیہ کریمہ مین کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا یعنے وعدہ کیا ہی
خدا نے اُس جماعت سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور اعمال شائستہ
کیے ہین کہ البتہ اُنکو خلیفہ اور جانشین اپنا کریگا زمین مین جیسا کہ خلیفہ کیا

ایک جماعت کو نیکون سے کہ پہلے اُن سے تھے اور ممکن و ثابت کرے
اُنکے لیے اُنکے دین کو کہ پسندیدہ ہی اور خوف و ترس کو اُن کے بدل دیوے
امنی سے کہ عبادت میری کرین اور کسی طرح کا شرک میرے ساتھ نہ لاوین
حضرت نے فرمایا کہ یعنے میری عبادت امنی سے کرین یعنے اس سے مراد
یہ ہی کہ بخوف ہو کے عبادت کرین اور کسی ایک سے بھی میرے بندون
سے نہ ڈرین اور تقیہ اُن کے نزدیک نہ ہو بہ تحقیق کہ پھر مجھکو آنا ہی بعد
پھر آنیکے اور مجھکو زندہ ہونا ہی بعد زندہ ہونے کے اور مین صاحب
رجعتہاے بسیار و برگشتنہاے بشمار ہون اور صاحب دولت و انتقام
و صولت ہائے عجیبہ و غریبہ ہون مین ہون حصار آہن مین ہون بندہ خدا
اور اُسکے رسول کا بھائی مین ہون امین خدا اور خزینہ دار علم خدا اور
صندوق سر خدا اور حجاب خدا اور صراط خدا اور میزان خدا اور مین ہون
کلمہ خدا اور مین ہون اسمائے حسنیٰ خدا اور مین ہون امثال علیا اور مین ہون
آیات کبریٰ اور مین ہون صاحب بہشت و دوزخ اہل بہشت کو بہشت
مین ساکن کرونگا اور اہل جہنم کو جہنم مین پہونچاؤن گا اور مجھی سے متعلق ہی
تزویج اہل بہشت اور میری ہی طرف ہی بازگشت خلق خدا کی قیامت مین
اور اُن کے حساب کی اور مین ہون موذن اعراف مین اور مین ہون
کہ آگے چشمہ آفتاب کے ظاہر ہون گا اور عصائے موسیٰؑ اور انگشتر سلیمانؑ کو

مومن و کافر کی پیشانی پر رکھونگا کہ نقش مومن حقا اور کافر حقا کا پیشانی پر ہوجائے گا
اور مین ہون بادشاہ مومنون کا اور پیشوا متقیون کا اور زبان سخن گویان اور خاتم
اوصیاء پیغمبران اور وارث اُن کا اور خلیفہ پروردگار عالمیان کا اور مین ہون وہ
شخص کہ خدا نے مجھکو دیا ہی علم آدمیون کی موت کا اور اُنکی بلاؤن کا اور حکم و علم بیان
خلائق کا اور مین ہون وہ کہ خدا نے میرے لیے مسخر کیا ہی ابر و رعد و برق و تاریکی کو و
روشنی کو اور ہواؤن کو اور پہاڑون کو اور دریاؤن کو اور مہر و ماہ کو اور ستارون
کو ای گروہ مردم پوچھو مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو اور دوسری روایت مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب شیطان علیہ اللعن نے کہا کہ مجھکو مہلت دیجیے
اُس دن تک کہ آدمی مبعوث ہون تو حق تعالی نے اُس ملعون کے کہنے کو قبول فرما کے
ارشاد کیا کہ تو مہلت دیئے گئے ہو ؤن سے ہی روز وقت معلوم تک پس جب وہ دن
ہوگا تو شیطان لعین ظاہر ہوگا مع اپنے اُس سب لشکر کے اور تابعین کے جو روز خلقت آدم
سے روز وقت معلوم تک خلق ہوتے چلے آئے ہین اور یہ زمانہ آخری رجعتون کا
امیر المومنین علیہ السلام کی ہی راوی نے عرض کیا کہ کیا آنحضرت کے لیے اتنی
رجعتین ہون گی آپنے فرمایا ہان آنحضرت کے لیے بہت سی رجعتین ہین ساتھ ہر امام کے
ہر گروہ اور ہر زمانے مین کہ ہوئے ہین اور پھرتی رہی ہین دنیا کی طرف اسیطرح آنحضرت کی طرف
پھرینگے اور نیک کار و بدکار جو اون کے زمانے مین ہوئے ہین تا خدا مومنون کو کافرون
پر غلبہ عطا فرمائے کہ انتقام لینا لین اور جب روز وقت معلوم ہوگا تو حضرت

امیر المومنین علیہ السلام رجعت فرمائین گے مع اپنے اصحاب کے اور شیطان ملعون آئیگا
مع اپنے اصحاب کے اور دونون گروہ ایکدوسرے سے ملاقات کرینگے کنار شط
فرات اُس مقام پر جس کو روحا کہتے ہین کوفہ کے نزدیک پس ایسی جنگ لڑائی کرینگے
کہ ہرگز ایسی لڑائی اول دنیا سے آخر دنیا تک نہ ہوئی ہوگی اور گویا مین
دیکھتا ہون اصحاب امیر المومنین ع کو کہ شکست کھائی ہی اور سو قدم پس پشت ہٹ گئے ہین
اور بعض کے پاؤن داخل فرات ہوئے ہین اُسوقت خداوند جبار ایسے ابر کو بھیجیگا
کہ درمیان اُس کا پر از ملائک ہوگا اور حضرت رسالت پناہ ابر کے آگے آئینگے
اور نور کا حربہ حضرت کے ہاتھ مین ہوگا جب نظر شیطان کی آنحضرت پر پڑے گی
تو اُلٹے پاؤن پھر جائیگا پس اصحاب اُسکے اُس لعین سے کہینگے کہ اب کہان
پھرا جاتا ہی جبکہ فتح پا چکا ہی اُسوقت شیطان کہیگا کہ مین اُس چیز کو دیکھتا ہون کہ
تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون عذاب عقاب پروردگار عالمیان سے پس حضرت
رسول ع پہونچینگے اور نیزہ شیطان ملعون کے دونون شانون کے بیچ مین مارینگے ایسا
کہ وہ اور سب اصحاب اُسکے اُسی ایک ضرب سے ہلاک ہو جائینگے پس بعد ازان بحکم الٰہی
عبادت خالص زمین پر کیجائیگی اور شرک و کفر زمین سے دور ہو جائیگا اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام چوالیس ہزار سال زمین پر بافضال الٰہی بادشاہی کرینگے
اور ہر شیعہ کے صلب سے ہزار پسر بہم پہونچینگے کہ ہر سال ایک لڑکا ہوگا اور اُسوقت
ہو دو باغ سبز کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید کے سورہ رحمن مین مُدْهَامَّتَانِ فرمایا ہے

نزدیک مسجد کوفہ اور حوالی کوفہ کہ بہم پہونچینگے اور وہ اتنی وسعت رکھتے ہونگے
جتنی خدائے تعالی چاہیگا اور بہت احادیث معتبر وارد ہوئے ہین اس آیۂ کریمہ
وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ کی تفسیر مین یعنی جو کوئی موجود ہی اور فرمایا
قتل ہونا اسکے لئے مقسوم و مقرر ہی اگر پیش از رجعت مریگا تو رجعت مین قتل کیا
جائیگا اور اگر قتل ہوا ہی تو رجعت مین مریگا اور معتبر حدیثون مین وارد ہوا ہے
کہ آیۂ کریمہ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا یعنی جس دن
کہ محشور کرینگے ہم ہر ایک امت سے وہ گروہ کہ تکذیب کرتے تھے ہمارے آیات کی
دربارۂ رجعت ہی کیونکہ قیامت مین خداوند کریم سب کو محشور فرمائیگا جیسا کہ اور
دوسری جگہ فرمایا ہی کہ محشور کرتے ہین ہم اون کو اور کسی ایک کو اُن مین سے
ترک نہین کرتے اور دوسری حدیث مین منقول ہی آیۂ کریمہ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً
ضَنْكًا کی تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیہ ناصبیون اور
مخالفون کے باب مین ہی کہ رجعت مین فضلۂ بنی آدم اُن کی خوراک ہوگی اور
حدیثین اس باب مین کہ حضرت امیر المومنین دابۃ الارض ہین کہ قیام قیامت
کے نزدیک ظاہر ہونگے طرق عامہ اور خاصہ سے مستفیض ہین اور بعضی معراج
کی حدیثون مین منقول ہی کہ خداوند عالمیان نے حضرت رسول سے خطاب
فرمایا کہ ای محمدؐ علیؑ وہ شخص آخر ہی اماموں سے کہ مین خود اُس کی روح قبض
کرونگا اور وہ ہی دابۃ الارض کہ آدمیون سے بات کریگا اور بعضی اخبار

معتبرہ سے وارد ہوا ہی کہ جو کوئی رجعت مین زندہ کیا جائیگا تو عمر اُس کی دونی
ہوگی اُس عمر سے جسکے ساتھ اُسنے رجعت کی پہلی زندگانی کی ہی اور دوسری حدیث
مین حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت امیر المومنین
حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایک رجعت فرمائین گے اور سب
بنی امیہ اور معاویہ اور آل معاویہ سے یا جو کوئی اُن حضرات سے لڑا ہے
اُس سے اپنا انتقام لین گے پس خداوند تعالیٰ زندہ کرے گا تیس ہزار
آدمیون کو اُن حضرت کے مددگارون سے اہل کوفہ مین باقی سائر مردم سے
ستر ہزار نفر اور صفین مین کہ معاویہ اور اُسکے اصحاب سے کہ زندہ ہوئے ہین ملاقات
فرمائین گے اُسی جگہ کہ اول مین جہان ملاقات ہوئی تھی اور معاویہ اور اُسکے
سب اصحاب کو قتل فرمائین گے پھر دوبارہ وہ زندہ ہونگے اور اُن کو فرعون
و آل فرعون کے ساتھ بدترین عذاب سے معذب فرمائینگے پھر دوسری بار حضرت
امیر المومنین حضرت پیغمبرؐ کے ساتھ رجعت فرمائین گے اور سب پیغمبر ظاہر
ہونگے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے علم کو اُن حضرت کو دینگے اور سب انبیاؑ
اُس علم کے نیچے ہونگے اور آنحضرت کو اپنا خلیفہ مقرر کرینگے اور سب
امام عامل و نائب اُن حضرت کے ہون گے اطراف عالم مین اور خدا کی عبادت
آدمی بلا تقیہ ظاہر کرینگے اور حق تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کو عطا فرمائیگا کئی حصہ برابر
اُس بادشاہی کے جو اول دنیا سے آخر دنیا تک جمیع اہل دنیا کو ملی ہے

یہانتک کہ عمل مین آئے وہ وعدہ کہ قرآن مجید مین اُن حضرت کے ساتھ فرمایا
ہی کہ آنحضرت کو تمام دینون پر غالب فرمائیگا اور دوسری روایت مین منقول ہی
کہ جب قیام قائم آل محمد علیہم السّلام نزدیک ہوگا تو ماہ جمادی الآخر مین اور دس روز
رجب مین مینھ برسیگا ایسا مینھ کہ خلائق نے مثل اُسکے نہ دیکھا ہو پس اُس
باران سے گوشت مومنون کے اُن کے بدنون پر قبرون مین رویدہ ہونگے
اور گویا مین دیکھتا ہون اُن کو کہ جہینہ کی طرف سے آتے ہین اور خاک
اُن کے سرون سے گر رہی ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ جب حضرت
قائم علیہ السّلام ظاہر ہون گے تو پشت کوفہ سے اُن کے ساتھ ستائیس
آدمی ہون گے کہ مُردون سے زندہ ہوئے ہون گے پندرہ نفر تو مین
قوم موسیٰ سے ہون گے جو آدمیون کو بحق ہدایت کرتے تھے اور بحق عدالت
کرتے تھے اور سات نفر اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون وصی موسیٰ
اور سلمان رضؓ فارسی اور ابو دجانہ رضؓ انصاری اور مقداد رضؓ ابن اسود اور مالک رضؓ اشتر
پس یہ سب یاور اور حضرت کی طرف سے اُن کے شہرون مین قائم ہون گے
ایضاً منقول ہی کہ جب حضرت ظاہر ہون گے تو ہر مومن کی قبر مین ایک
فرشتہ آئیگا اور کہے گا کہ امام تیرا ظاہر ہوا ہی اگر تو چاہے تو ہم تجھکو زندہ
کرین کہ اُن کے ساتھ ملحق ہو اور اگر چاہے تو نعمتون مین اپنے پروردگار
کے رہ قیامت تک اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ

جب حضرت رسول رجعت فرمائین گے تو پچاس ہزار سال رجعت مین بادشاہی
کرینگے اور حضرت امیر المومنین چوالیس ہزار سال اور معتبر حدیثون مین وارد ہوا ہے
کہ سوال کیا اُن حضرت سے تفسیر سے اس آیہ کی کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ
عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ یعنے قرآن تجھپر نازل و واجب کیا
ہی تجھکو پھیرتا ہی محل بازگشت پر حضرت نے فرمایا کہ واللہ دنیا منقضی نہ
ہوگی یہانتک کہ حضرت رسولؐ اور حضرت امیر المومنینؑ دونون حضرات
دنیا مین پھر تشریف لائین اور نجف اشرف مین ایک دوسرے سے ملاقات
فرمائین اور وہان ایسی مسجد بنائین کہ جسکے بارہ ہزار در ہون اور ابن طاؤس نے
بعض کتب معتبرہ سے روایت کی ہی کہ عمر دنیا کی سو ہزار سال کی ہی جس مین
بیس ہزار سال تو اور تمام آدمیون کے لیے ہی اور اسی ہزار سال مدت
ملک و بادشاہی آل محمد علیہم السلام ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ فرمایا گویا دیکھتا ہون مین ایک تخت نور کا کہ رکھا گیا ہے
اور ایک قبہ یاقوت سرخ کا اُس تخت پر جو انواع جواہرات سے مزین ہی
مرتب کیا گیا ہی اور حضرت امام حسین علیہ السلام اُسپر جلوہ افروز ہین اور
نزدیک و دور اُنحضرت کے نوے ہزار قبے نور سبز کے ہین اور مومنین فوج فوج
یعنے بہت کثرت سے اُن حضرت کے دیکھنے کو آتے ہین اور سلام کرتے ہین
اور حق تعالی کی طرف سے اُنکو ندا ہوتی ہی کہ ای میرے دوستو جو چاہو مجھسے سوال کرو

کہ بہت آزار تم نے اُٹھائے اور ذلتیں دیکھیں اور مظلوم ہوئے تم آج وہ روز
ہے کہ جس حاجت کا دنیا و آخرت کی حاجتون سے تم سوال کروگے مین بر لاؤنگا
اور آب و غذا اُن کی بہشت سے آویگی جاننا چاہیے کہ جملہ اجماعیات شیعہ سے
یہ ہے کہ قبل قیامت حضرت قائم علیہ السلام کے زمانے مین ایک جماعت اعلی درجے
نیکون کی اور ایک جماعت بدون کی پلٹ کے دنیا مین پھر آئیگی نیک تو
اسلیئے کہ اُنکے ائمہ کے بدولت اُنکی آنکھین روشن ہون اور بعض اُن کی
نیکی کا بدلہ اُن کو دنیا مین ملے اور بد اس لیے آئینگے کہ آزار و سختی اُٹھائین اور
وہ دولت کہ جس کو وہ نہ چاہتے تھے کہ اہلبیت علیہم السلام کو پہونچے اب اس سے
دو چند ان خاصان الٰہی کے پاس دیکھین اور نیک اُن بدون سے
انتقام لین اور تمام آدمی قبرون مین رہین گے قیامت تک یعنے جب تک
کہ محشور ہونگے کیونکہ بہت حدیثون سے ثابت ہے کہ رجعت مین کوئی رجوع
نہ کریگا سوائے اُن لوگون کے جو ایماندار محض ہون گے یا محض کافر ہونگے
باقی اور تمام مخلوق کو انھین کے حال پر چھوڑ دین گے اور آیۂ کریمہ بھی
رجعت پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ سابقا بیان کیا گیا اور اکثر ہمارے علما نے
دعوی اجماع حقیت رجعت پر کیا ہے مثل محمد ابن بابویہ کے رسالہ اعتقادات
مین اور شیخ مفید اور سید مرتضی اور شیخ طبرسی وغیرہم نے اکابر علمائے
امامیہ سے اور ہمیشہ شیعہ اور مخالفین کے درمیان اس مسئلہ مین نزاع ہوتی رہی ہے

اور مخالفون نے اس بات مین شیعون پر طعنہ زنی بھی کی ہے اور انھون نے جواب
شافی دیے ہین اور بہت سی کتابین اس باب مین تصنیف کی ہین اور شیخ
نجاشی نے کتاب رجال مین نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ مؤمن الطاق کے پاس
کہ اکابر محدثین شیعہ سے ہین آیا اور از راہ تمسخر کہا کہ تم کو جو رجعت کا اعتقاد ہے
تو پانچ سو درہم مجھے قرض دو کہ رجعت مین تم کو واپس دیدونگا انھون نے
جواب مین کہا کہ تم مجھے اس امر کی ضمانت دو کہ تم وہان آدمی ہی کی صورت
مین پھروگے کیونکہ خدا معلوم تم کس صورت مین پھرو کوئی شخص اس تبدیل صورت کو تناسخ نہ سمجھے
کیونکہ تناسخ اوسکو کہتے ہین کہ روح کسی شخص کی دوسرے بدن سے متعلق
ہوجائے اور اگر اسی بدن اصلی مین پھرے اور خداوند کریم عقوبت کے
لیے صورت اسکی دوسری بدل دی تو یہ تناسخ نہین ہے۔ ورنہ چاہیے تھا
کہ جو صورتین کہ مسخ ہوئی ہین اور خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین ارشاد فرمائی ہین۔
کہ امتہای سابق مین واقع ہوئے ہین تناسخ ہون باوجودیکہ یہ نقل کسی معصوم سے نہین ہے
مگر یہان اسلیے مذکور ہوئی کہ اگلے زمانے مین نسبت دینا اس مذہب کا
شیعہ سے درمیان سنی اور شیعہ کے معلوم ہوا ہے اور یہ جو بعض روایات مین
وارد ہوا ہے کہ دو امام ایک زمانے مین نہین ہوتے واسطے جمع میان احادیث
کے محتمل ہے کہ یہ امر محمول رجعت سے زمانہ قبل پر ہو بلکہ ظاہر اسکا یہی ہے
باوجود اسکے کہ احادیث سے معلوم نہین ہے کہ ایک زمانے مین ہونگے

یا مختلف زمانون مین جبکہ احادیث مین اختلاف ہی اور یہ جو سوال کرتے ہین کہ
بر تقدیر اجتماع ان مین کون تابع اور کون متبوع ہونگے پس ہمکو نہین چاہیے کہ
اُسکا تفحص کرین وہ جسپر خداوند کریم کی طرف سے مامور ہین وہی کرین گے اور
اسطرح کے استبعادات کی رد احادیث معتبر مین نہین کر سکتے اور اس قسم کے امور
کہ اصل تو اُن کی معلوم ہی مگر خصوصیات معلوم نہین ہین انکے اعتقادات
اجمالی رکھنا چاہیے اور تفسیرون کو اُس کے علم پر چھوڑنا چاہیے کیونکہ وہ
طولانی ہین کہ اُن کی بعض ائمہ علیہم السلام کے انتظار مین گذرین اور اخبار احادیث
سے منقول ہین اور بعض اخبار اُسکے معارض ہین پس رد اُن احادیث کا
خوب نہین ہی اور اعتقاد کرنا بھی جب تک اخبار صحیحہ معتبرہ تک نہ پہونچے لازم
نہین ہی چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہی کہ جو کچھ ہم سے تمکو پہونچے اور عقل
تمہاری اُسکو قبول نہین کرتی اور تم اُسکو رد کرتے ہو پس شاید ہم نے کہا ہو
اور رد مین تم سے ہماری تکذیب ہو اور ہماری تکذیب خدا کی تکذیب ہے
پس تکذیب ہماری نہ کرنا چاہیے پس اعتقاد رکھنا چاہیے کہ ایک جماعت مومنونکی
اور ایک جماعت کافرون کی اور مخالفون کی اور ایک جماعت انبیا اور
ائمہ اطہار صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی قیامت سے قبل دنیا مین رجوع
کریگی اور جو کچھ خصوصیات سے روایات شاذہ مین وارد ہوا ہی مرتبہ
احتمال پر چھوڑنا چاہیے اور رد نہ کرنا چاہیے اور جو معارض نہ رکھتا ہو

اور لبسندہای معتبر وارد ہوا ہی اُسے قبول کرنا چاہیے اور یہ رسالہ گنجائش اُسکے تذکرہ اور تفصیل کی نہین رکھتا ہان انشاء اللہ تعالی علاحدہ رسالہ مین بیان ہون گے اور شیخ ابن بابویہ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین روایت کی ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا ہم سے نہین ہی وہ شخص کہ ایمان ہماری رجعت پر نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نہ جانے اور اس حقیر نے کتاب بحار الانوار مین جن احادیث کو چالیس مصنفین علمای امامیہ سے زیادہ علماء نے بچاس اصل معتبر مین ایراد کیا ہی اُس طرح کی حدیثین قریب دو سو کے زیادہ لکھی ہین اگر کسی کو شک ہو تو اُس کتاب کی طرف رجوع کرے اور حدیثین باب رجعت حضرت امیر المومنین ع اور امام حسین علیہم السلام مین باعتقاد فقیر متواتر ہین اور سائر ائمہ علیہم السلام کے باب مین بھی نزدیک بہ تواتر ہین اور جو کچھ مین نے اس رسالہ مین ایراد کیا ہی مصنف کے لیے کافی ہی وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاۗءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(اور خدا ہدایت کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی راہ مستقیم کی طرف)

حدیث چہاردہم

شیخ صدوق محمد ابن بابویہ نے لبسند معتبر حضرت ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہم السلام سے روایت کی ہی کہ آدمیون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ غائب و پوشیدہ ہو جائے گا اُن سے امام اُن کا پس خوشا حال اُس جماعت کا کہ اُس زمانے مین اعتقاد حق ولایت اہلبیت علیہم السلام پر باقی رہے تحقیق کہ کمتر اُس ثواب کا کہ اُن کے لیے مقدر ہوا ہی یہ ہی کہ خداوند

خداوند عالمیان اُنکو ندا کریگا کہ ای میرے بندو تم جو ایمان لائے ہو میرے راز پنہان
پر اور تصدیق کی تم نے میری غیبت مین پس بشارت ہو تم کو ثواب نیک کی میری طرف سے
تحقیق تم غلام اور لونڈیان ہو میری حق و راستی کے ساتھ تم سے عبادت قبول
کرتا ہون اور پس تم سے عفو کرتا ہون اور بس تمکو بخشتا ہون اور بسبب تمھارے
باران بھیجتا ہون مین بندون پر اور دفع کرتا ہون مین بلاؤن کو اُن سے اور
جو تم نہ ہوتے تو بتحقیق اپنے عذاب کو اُن پر بھیجتا راوی کہتا ہی کہ مین نے عرض کی کہ
یا ابن رسول اللہ کونسا عمل ہی کہ جو اُس زمانے مین بہترین اعمال ہی فرمایا زبانکا نگاہ
رکھنا اور ملازم خانہا ہونا اور دوسری روایت مین نقل کیا ہی زرارہ بن اعین سے
کہ کہا اُسنے سُنا مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ تحقیق قائم
آل محمد علیہم السلام کی ایک غیبت ہوگی قبل قیام با مر جدال و قتال کے عرض کیا
مین نے کیون فرمایا قتل کے خوف سے پس فرمایا کہ ای زرارہ وہ شخص وہ ہی
کہ مومن اُسکے ظہور کا انتظار کر رہے ہین اور آدمی اسکی ولادت مین معاذ اللہ
شک کرینگے بعض کہین گے کہ ابھی شکم مادر مین ہی پیدا نہین ہوا ہی اور بعضے کہین گے
کہ وہ غائب ہی بعضے کہین گے کہ ابھی بہم نہین پہونچا ہی بعضے کہین گے کہ اپنے
والد کی وفات کے دو سال پہلے متولد ہو چکا ہی اور حق تعالیٰ نے غیبت سے اُنکے
شیعون کا امتحان کیا ہی اور اسوقت مین شک کرینگے صاحبان لطافت و ضلالت
زرارہ نے عرض کی کہ مین فدا آپ پر اگر اُس زمانہ کو پاؤن تو کیا کرون فرمایا کہ

اگر اس زمانے کو تو پائے تو اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ
خداوندا پہچنوا مجھکو اپنی نفس کو پس تحقیق کہ تو
إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ
اگر نہ پہچنوا دے مجھکو اپنے نفس کو نہ پہچانونگا مین تیرے نبی کو خداوندا پہچنوا مجھے اپنی حجت کو پس تحقیق کہ تو اگر نہ
تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي اور حدیث معتبر دیگر مین حضرت علی بن
پہچنوائیگا مجھے اپنی حجت کو گمراہ ہونگا مین اپنے دین سے
الحسین علیہما السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ممتد اور دراز ہوگی غیبت بارھوین امام کی اوصیاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق کہ اُن کی غیبت کے زمانے کے وہ لوگ جو ان کی امامت کے قائل ہون اور ظہور کا اُن کے انتظار کر رہے ہون بہترین اہل زمان ہونگے کیونکہ اُن کو حقتعالی نے اتنی عقلین اور سمجھین اور پہچانین عطا فرمائی ہین کہ غیبت اُن کے نزدیک بمنزلہ دیکھنے کے ہوگی اور انکو اُس زمانے مین ثواب ایسی جماعت کا ہوگا کہ جو زمانہ رسولخدا مین سامنے اُن حضرت کے دشمنون سے اُن کے جہاد بشمشیر کرتے تھے حقیقت مین وہی ہین صاحبان اخلاص اور وہی ہمارے شیعہ ہین براستی اور وہی ہین آدمیون کو دین کی طرف دعوت کرنیوالے بظاہر و آشکار اور فرمایا کہ انتظار کشایش کا کھینچنا بہترین کشائش ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی اعتقاد بامامت حضرت صاحب الامر علیہ السلام رکھتا ہو اور انتظار ان حضرت کی کشائش کا کھینچے تو بمنزلہ اُس شخص کے ہی کہ اُن حضرت کے علم کے نیچے ہو بلکہ بمنزلہ اس شخص کے ہی کہ درمیان اُن حضرت کے خیمہ کے ہو بلکہ بمنزلہ اُس کے ہی جو اپنے خون مین ہاتھ اور پاؤن مارتا ہو

جہاد در راہ خدا مین اور در روایت معتبر مین حضرت صادق علیہم السلام سے منقول ہی کہ
جلد ایسا ہوگا کہ تمکو شبہہ پیش آوے اور امام تمہارا غائب ہو اور کوئی نجات نہ پاوے
اُس زمانے مین مگر وہ شخص کہ دعاء غریق کو پڑھے اور وہ دعا یہ ہے یَا اَللّٰہُ
ای خدا
یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ اور سید بزرگوار
ای رحمن ای رحیم ای پلٹنے والے دلون کے ثابت کر میرے قلب کو اپنے دین پر
علی ابن طاؤس نے کتاب مصباح الزائرین مین روایت کی ہی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہ جو کوئی اس دعا کو چالیس صبح پڑھے تو حضرت قائم آل محمد علیہ السلام
کے یارون اور انصارون سے ہو اور اگر پیش از ظہور آنحضرتؐ کے وفات پاوےگا
تو اُسکو ارحم الراحمین حضرت کے زمانے مین زندہ فرمائےگا اور قبر سے باہر لائےگا
اسلیے کہ اُن حضرت کی یاری و مددگاری کرے اور خداوند کریم اس دعا کے
ہر کلمہ کے عدد کے موافق ہزار حسنہ اُسکو عطا فرمائیگا اور ہزار گناہ اُسکے
نامہ عمل سے محو فرمائےگا اور وہ دعاے مکرم یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہون خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ
ای خدا نور بزرگ کے اور ای خدا کرسی بلند کے اور ای خدا اُبلتے ہوے دریا کے
وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ
اور نازل کرنیوالے توریت اور انجیل اور زبور کے اور خدا سایہ اور دھوپ کے
وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالْاَنْبِیَآءِ وَ
اور نازل کرنیوالے قرآن بزرگ کے اور خدا ملٰئکہ مقربین کے اور انبیاء اور
الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْھِكَ الْمُنِیْرِ وَ
رسولون کے خداوندا مین سوال کرتا ہون تجھ سے بحق تیری وجہ بزرگ کے اور بحق تیرے نور وجہ روشن کے اور
مُلْکِكَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ
تیرے ملک قدیم کے ای زندہ ای قائم سوال کرتا ہون تجھ سے بحق تیرے نام کے ایسا نام کہ چمکا اُس سے آسمانون
وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ یَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
اور زمینون کو اور بحق تیرے نام کے ایسا نام کہ اصلاح کرتا ہے اُس سے پہلون اور پچھلون کی

يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَمُمِيتَ

اے زندہ قبل ہر زندہ کے اے زندہ بعد ہر زندہ کے کہ نہ رہیگا اسوقت کوئی زندہ اے زندہ کرنیوالے مردوں کے اور

الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ

مردہ کرنیوالے زندوں کے اے زندہ نہیں کوئی خدا مگر تو خداوندا پہونچا دے ہمارے امام ہدایت کرنیوالے

الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ

ہدایت کیے گئے قائم تیرے امر کے صلوات خدا ہو انپر اور انکے آبا طاہرین پر

عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا

تمام مومنین اور مومنات جو مشارق زمین میں ہیں اور مغارب زمین میں سہل میں انکے

وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ

یا پہاڑوں میں انکے یا خشکی میں انکے یا تری میں انکے اور میری طرف سے اور میرے والدین کی طرف سے اس صلوات کے برابر

عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ اللّٰهُمَّ

عرش خدا کی ہے اور سیاہی کہ اسکے کلمات کی اور وہ شے کہ احصا کیا ہے اسکو اسکے علم نے اور احاطہ کیا ہے اسکو اسکی کتاب نے خداوندا

إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هٰذَا وَمَا عِشْتُ فِي أَيَّامِي عَهْدًا وَعَقْدًا

میں تجدید کرتا ہوں آنحضرت کے لیے اس آج کی صبح اور اس دن میں اور جب تک میں زندہ رہوں اپنے زمانے میں عہد کو اور عقد کو

وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَزُولُ أَبَدًا اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي

اور بیعت کو آنحضرت کے لیے اپنی گردن میں نہ روگردانی کرونگا میں اس سے اور نہ زائل کرونگا میں اسکو ہمیشہ خداوندا مجھے قرار دے

مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ

ان حضرت کے انصار سے اور اعوان سے اور حمایت کرنیوالوں میں سے انکے اور سرعت کرنیوالوں کو آنحضرت کی طرف قضائے

حَوَائِجِهِ وَالْمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُحَامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ

حوائج میں اور امتثال اوامر انکے میں اور حمایت کرنیوالوں میں ان کے اور سبقت کرنیوالوں میں

إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ اللّٰهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

انکی ارادت میں اور ان کے سامنے شہید ہونیوالوں میں خداوندا اگر حائل ہو جائے میرے اور انکے درمیان

الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْمًا فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِرًا

موت وہ موت کہ جسکو تو نے اپنے بندوں کے لیے حتمی مقرر کیا ہے پس نکال مجھے میری قبر سے مسلح و مکمل

كَفَنِي شَاهِرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَنَاتِي مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي

کفنی ہوئی تلوار سے میری کفایت کر گھوڑے پر سوار ہوں قتال میں صدا سے دعوت دینے والے کی شہر میں اور جنگل میں

اللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي

خداوندا دکھا مجھے طلعت نیک اور پیشانی نیک اور سرمگین کر دے میری آنکھوں کو اسکی

بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ

طرف کرنے میں اور جلد کر کشادگی کو انکے اور سہل کر خروج کو انکے اور وسیع کر راہ کو انکے

وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ فَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ

اور سوال کرتا ہوں مجھکو بھی لیجا اسکی راہ میانہ کا پس نافذ کر امر کو اسکے اور قوی کر بازو کو انکے اور آباد کر خدایا اس سے

بِلَادَكَ وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي

اپنے شہروں کو اور زندہ کر انکے ساتھ اپنے بندوں کو پس تو نے کہا اور تیرا قول حق ہے کہ ظاہر ہوا فسا بر میں

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ

اور بحر میں لوگوں کے ہاتھوں بس ظاہر کر خدایا ہمارے لیے اپنے ولی کو اور ابن بنت نبی کو

الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ

کہ جو ہمنام ہے تیرے رسول کا تا ظاہر ہو کسی شے کے ساتھ باطل سے مگر پارہ پارہ کردے اسکو اور حق کو

الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ

حق اور بحق اسکے اور قرار دے اسکو خداوندا جای فریاد مظلوم بندوں اپنے کا اور مددگار اس شخص کے لیے کہ جسکا

لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا

کوئی ناصر نہو بجز تیرے اور مجدد ان چیزوں کا کہ جو معطل ہو گئے ہیں احکام تیری کتاب کے اور مضبوط کرنیوالا ان

وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ

چیزوں کا کہ جو وارد ہوئی ہیں علامتیں تیرے دین کی اور سنتیں تیرے نبی کی اور قرار دے اسکو اس شخص سے کہ جو محفوظ ہو

بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ اللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهِ

خوف دشمنان سے خداوندا اور خوش کر نبی محمد کو انکی دیدار سے اور اس شخص کو جو انکا مطیع ہو انکی دعوت پر

وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اور رحم کر طلب سکونت کو ہماری بعد انکے خداوندا کھول دے اس غم کو اس امت سے

بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ

انکے حاضر ہونے سے اور جلدی کر ہمارے لیے انکے ظہور کی تحقیق کہ وہ دیکھتے ہیں دور سے اور ہم دیکھیں انکو قریب سے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پس اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران پر تین بار مارے

اپنی رحمت سے اے بڑے رحم کرنیوالے رحم کرنیوالوں سے

اور ہر بار یہ کہے الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

جلدی جلدی اے آقا اے صاحب زمان

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَنَا مُنْتَظِرٌ إِلَيْكَ حَتّٰى يُمَكِّنَنِي اللّٰهُ مِنْ رُؤْيَتِكَ

صلوات خدا ہو تم پر میں منتظر ہوں آپ کا یہانتک کہ خدا تمکین دے آپ کی رویت

وَسَعَادَتِكَ وَيُمْنِكَ يَا مَوْلَانَا الْعَجَلَ الْعَجَلَ السَّاعَةَ اور یہ بہت کہے

کی اور آپ کی سعادت کی اور آپ کی برکت کی اے مولا ہمارے جلدی جلدی اسی گھڑی کی

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ أَدْرِكْنِي بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ

اے صاحب الزمان فریاد کرتا ہوں فریاد کرتا ہوں پہونچو مجھ تک بحق اپنے اور بحق اپنے آباء

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيِّرِينَ الْفَاضِلِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

طیبین وطاہرین بہترین فاضلین سے اور سلام بھیج کر اور دے تسلیم کے بہت بہت

اللّٰهُمَّ أَرِنِي طَلْعَتَهُ الْبَهِيَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

خداوندا عطا کر مجھے دکھادے صورت نیک کو ساتھ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درین زمان بہجت رسالہ تحقیق الرجعت اردو ترجمہ رسالہ رجعت فارسی جناب علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان جسکو عالیجناب مستغنی عن الالقاب عمدۃ الفضلا زبدۃ العرفا فاضل جلیل کامل نبیل الادیب و الاریب و الحسیب و النسیب صاحب المجد والاعطاف جناب نواب سید الطاف حسین صاحب الشہیر جناب نواب منے صاحب رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد نے سابقا ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ روز چہارشنبہ کو تمام کرکے یوسفی پریس دہلی مین طبع کرایا تھا اور جناب نواب سید محمد جعفر علیخانصاحب المعروف بہ نواب پیارے صاحب مرحوم رئیس اعظم شمس آباد نے اس رسالہ کا نام تاریخی تحقیق الرجعت رکھا تھا جسمین بسبب نافہمی کاتب اور تساہل اور تکاسل صاحب مطبع اکثر مقام پر خرابی زبان اور تقدیم و تاخیر الفاظ و نیز دیگر اغلاط رہگئے تھے ابکی مرتبہ بار دوم پھر اُسی رسالہ کو نہایت حسن اسلوب و سواد خط و خوبی کتابت اور وضاحت و صحت عبارت سے بقدر امکان درست کرکے اوراد عیہ و آیات کا ترجمہ کرکے ماہ مبارک شوال سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق مارچ سنہ ۱۹۲۹ع مین باہتمام تمام جناب سلطان الذاکرین مولانا المولوی مرزا صفدر حسین صاحب محدث لکھنوی کے مطبع ارض المومنین لکھنؤ کاظمین مین طبع کرکے شائع کیا خداوند عالم تمام مومنین و مومنات کو اس سے نفع تمام اور اجر مالا کلام عطا فرمائے بحق محمد و آلہ وعلیہم السلام اللہم اہدنا من عندک وافض علینا من فضلک وانشر علینا من رحمتک وانزل علینا من برکاتک وصل اللہم علی محمد و آل محمد ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

اطلاع یہ رسالہ خاص واسطے اہل تشیع کے ہے حضرات اہل سنت قطعاً نہ ملاحظہ فرمائیں